



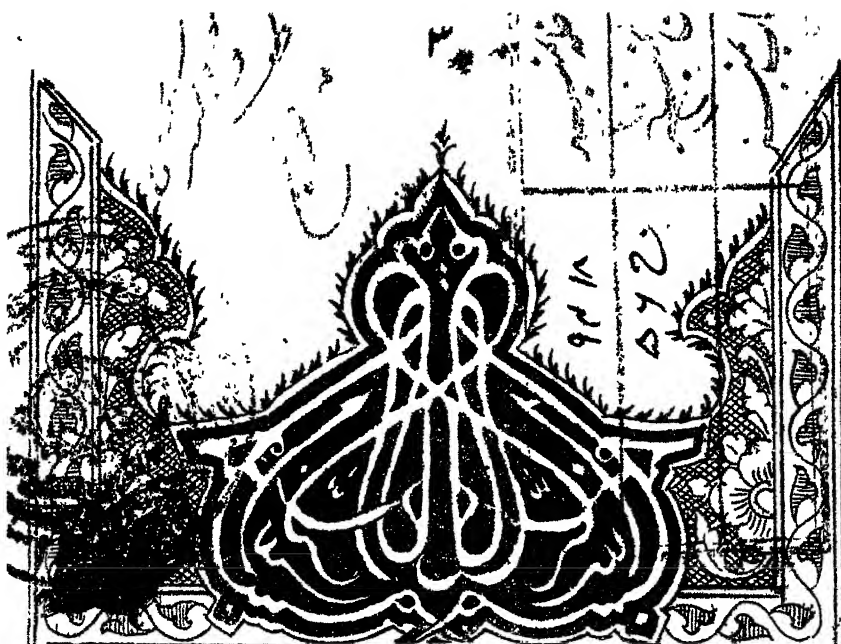








مخدومی و مکرمی جناب معلی القاب مخزن علوم مجمع فنون فلاحون عصر اسکو  
 دہر سیحان مان خان بھارڈاکر رحیم خان صاحب ممبر سنٹ ڈیکل فیلو  
 پنجاب یونیورسٹی لاہور و سپرنٹنڈنٹ آنریری سرجن دام اقبال کرم فاضل  
 کے احسانات برغایات و توجہات برہنایات جو مجھ پر ہمہ نازیدہ غلام پر  
 مسند ولہین احاطہ تحریر سے باہر ہیں ۵ ہر موکر بدن بنکر زبان مختار  
 تب ہی نذرہ ایک تنکرا و نجاد اہو موہم چند اوراق جو آپ کی استعداد  
 و فضیلت کے روبرو خد فی پارہ بلکہ اس سے بھی کم ہیں بنام نامی ام  
 گرامی فرین کر کے نذر بامید شرف قبولیت کرتا ہوں کیونکہ  
 خالص صاحب ممدوح الوصف کے الطاف برپایان پر تہ دل سہو یقین  
 واثق اور امید صادق ہے کہ اس بضاعت فرجات پر ایک نظر التفات  
 اثر سے مجھے سچیدان کو اقران و امثال میں ممتاز فرماویں گے۔ کہ قبول  
 اندر ہے بخیر و شرف۔



شائد بے انتہاد سپاس خارج از احصار اوس حکیم علی الاطلاق کو لایق و فایق ہے کہ جس نے حرکات  
 سرینہ بصری فلک کو اپنے ید قدرت سے جاری کر رکھا ہے اور مختلف اجزائے ذرع اجسام زمینی حیات  
 کو بوسیلہ اتھار شرائین و آورده کے خوشی آباپاشی سے سرسبز اور تروتازہ کر رکھا ہے اور فایق حکمت  
 بالغہ اوسکی کے کائنات کی پیدائش میں گواہ صنعت بے پایان ہیں اور حقایق قدرت کاملہ اوسکی  
 کی موجودات کی آفرین میں شواہد ہدایت پرزدان ہیں انسان ضعیف البنیان کی کیا طاقت کہ  
 پیوستہ طبع اس راہ میں آزمائے اور سمند عقل کو اس میدان وسیع میں دوڑائے ورنہ عجب  
 نچھین کہ امراض ایلید میں مبتلا ہو جائے اور زمانہ میں آوارہ گردی کی ٹھوک کھائے ۔ بیت  
 ہے کھان ایسے فہم و عقلا بشر جو کہ ہیں حمد خالق اکبر جو زور اپنا دیکھا گئے ہیں سہمی ہو عقلا  
 حمد حل ہوانہ کہی ۔ حکماء اطباء بلکامل اجرام علوی اور اجسام سفلی اوسکی کتبہ کے دریافت کرنے  
 میں حیران و سرگردان ہیں اور ہر ادلی و اعلیٰ اوسکے آگے تقارہ لاعلمی کو بجاتا ہے اور کچھ کہنا  
 حق و قیاس کو زبان پر لاتا ہے ۔ بیت ہے سب وہ برتر اور اعلیٰ ۔ و اعظم شائبہ  
 تعالیٰ ۔ اس جانتے پے ضرور ہے خموشی ۔ ہے سرور بیان پے گر محوشی ۔

نعمت جواہر صلوٰۃ و اکیات اور آلاءِ توحیات طہیات شاد درگاہ عالم پناہ سید السادات رسول  
 رب العالمین خاتم الانبیاء و المرسلین و شفیع الدینین محمد رسول اللہ علیہ وسلم والہ و اتحایہ اجمعین  
 پر کہ جسکی جلوہ نشہ و سے عالم کون و مکان قائم ہوا۔ نظم ہم آن مدکہ ہست بر سر آدم علامت و  
 زبان میم و دال و دان کہ قد مگاہ احمد است۔ آن مزرعہ دولت سرافشا خایست۔ آدم سر آمد  
 ہمہ عالم ازان مد است۔ التماس عبد محمد یگانہ دلی سوز جل جلالہ اور پیچھے نعمت سید عالم افروز  
 غم نوازیہ کے عاضی پر معاضی خادم اطبا رخا سارا احمد علی چنبیوئی سکونت پذیر لاہور عرض پر داز  
 ہے کہ بعد تحصیل علوم مقبول و منقول کے نیاز مند کو شوق علم طب یونانی دامگیر ہوا اور استادان  
 کامل تجربہ بریدہ صاحب کمال عدیم المثال عالم حقایق مفزوات و مرکبات واقف و قایلین کلیات  
 جزویات جناب فیضاب حکیم محمد بخش صاحب محرم اور جناب مستطاب حکیم شرف علی صاحب لاہوری  
 کی عنایت بنیائیت سے تھوڑے زمانہ میں مفرح القلوب و شرح الاسباب و نفیسی و قانون میں سے  
 فارغ البال ہوا اور اگر کتب اس فن شریف کی افتخار السیاد کی نظر سے گذرین اور جناب نظام الد  
 صاحب محرم لاہوری جو فن جراحی میں اپنا نظیر نہ رکھتے تھے اور محرم مغفور اپنے فن مجرب میں  
 یگانہ اور شہرہ و افاق تھے انکی خدمت فیض و حبت میں حاضر ہو کر عمل جراحی کا حاصل کیا بعد  
 لندن شوق حصول علم و اکثری کا جسکا جاننا آج کل جہاں ہو گیا ہو بدرجہ کمال ہوا اور اسکی ہم پیمانی  
 کا ہی خیال ہوا چنانچہ ذات جامع الکمالات چارہ ساز بے چارگان مسیح و دران جلدینہ سوزان  
 جناب خان بھادر ڈاکٹر رحیم خان صاحب ممبر سینٹ میڈیکل فیلو نجیاب یونیورسٹی  
 و سوپرٹنڈنٹ آنریری سرجن و ام القیاد قبائلی کی خدمت یارکت میں بطور شاگردی داخل لکچر  
 ہوا اور صاحب مدوح کی توجہات اور عنایات مریانہ سے اس علم کی تحصیل میں ایک حصہ  
 عمر صرف کر کے انوار کلی حاصل کیا یعنی مروجہ کتب اکثری کا پاس کر لیا اور بفضل خدا

یزبانی اور ڈاکٹری دونوں کا عرصہ سے مطب جاری کیا جس میں شہر و نواح کے مرین آئین  
 اور خاکسار سے معالجہ کرتے ہیں۔ سبب تالیف کتاب اتفاقاً ایک زشتی ازلے  
 منشی برکت علی صاحب بدوچکی خاکسار کے پاس تشریف لائے اور بعد گفتگو دوستانہ یہ فقرہ  
 زبان مبارک سے فرمایا کہ آپ کو حق سبحانہ جل شانہ نے ایسا نہرے نظیر عطا کیا ہے اور سوت  
 شفا ہی دیا ہے اور خاکسار کے ذرہ نواری میں یہاں تک مبالغہ فرمایا کہ اذن الفاظ کو سر  
 محک نہایت لحاظ آیا اور فرمایا کہ جقدر محتا بالکمال ہوتے چلے آئے ہیں اذن سب آرام  
 طلبی کو چھوڑ ریاضت و مشقت کو اختیار کر کے عوام الناس کے فائدہ کی طرف خیال کیا اس طرح  
 نام اونکا جہان میں روشن ہے اور قیامت تک خوشان دیکھا پس آپ کو یہی مناسب ہے کہ کوئی  
 ایسا شروع کام ہو جہیں نیک نام ہو اور علاوہ اسکے مفید خاص و عام ہو چنانچہ از قسم  
 ادویات مجربات اور فوائد و نتائج فن جراحی کے جو جناب نظام الدین صاحب مرحوم کی زبان  
 و رشتان وغیرہ اور کتب الگڑی سے جو حاصل کئے ہیں بطور کتاب کے ترتیب دی جائے تو  
 بہتر ہے کیونکہ دنیا چندر روزہ ہے اور عمارت خانہ وجود انسان مشابہ جناب بلکہ جناب  
 یہی کم ہے۔ بعیت کیا بہر وساء ہے زندگانی کا آدمی بلبل ہے پانی کا۔ دنیا میں  
 کوئی شخص تیغ اجل کے زخم سے مریم پذیر نہیں ہوا اور کسی شہر کو اس سے کوئی نجات  
 نہیں ملی ایک روز اس عالم فانی سے ملک جاودانی کو کوچ کرنا ہے۔ نظم دیکھ کر  
 چشم ہوشیاری عالم خواب ہے یہ بیداری چکرے جو کچھ کہے کہ فرصت ہے زندگی  
 چاروں غنیمت ہے بقول شاعر نظم کا سہ سر ہونگی ہٹو کروں میں آئنگو۔ سب کمال اکبر و  
 آخر خاک میں لجا بیٹنگ۔ حسرت و اندوہ و حرمان تا بمرقا جائینگے۔ تہ غالی آئے ہیں اور  
 تہ غالی جائینگے۔ اگرچہ خاکسار نے عدم فرصت کثرت علاج و معالجہ بیماروں کے سبب

شیخ مذکور سے بہت ساعدہ کیا لیکن نقش بر آب ہوا۔ آخر الامر روگردانی از حکم اور خاطر شکستہ  
کو پسند نہ لاکر مجبوراً بجزا قرار کے مصلحتاً نگہ نہ سمجھا اور دلو سمجھا یا کہ عدم فرصت کے باعث  
ہمت کو نہ مار بلکہ اپنے ہمت رات کے وقت سے تہوڑا وقت لٹکا لکھ اس کتاب کو تمام کرنا کہ  
رضامندی دوست کی ہو جاوے اور ہموطنوں کو بھی اس سے فائدہ پہنچے۔ ناچار کتب خانہ  
نے کمر ہمت کو چیت باز نہا اور مرکب خامہ کو میدان وسیع مضامین جبراجی میں جولان دیا  
درمیان میں مضمون استغراغ الدم کا طوالت کو پہنچ گیا تو استاد صاحب افلاطون نے مان  
خلاصہ دوران خان بہادر خباب ڈاکٹر حسین خان صاحب دام اقبال نے  
بعد ملاحظہ مسودہ مذکور کے اپنی زبان فیض ترجمان سے تحسین و آفرین بلیغ کر کے بڑی تاکید  
سے ارشاد کیا کہ چونکہ یہ مضمون نہایت مفید خلائق ہے اور زمانہ میں اسکی نہایت ضرورت  
درمیش ہے لہذا مناسب ہے کہ پہلے اسکی کہ تم کل کتاب کو تیار کر کے شائع کرو اس مضمون  
کو رسالہ کے طور پر ترتیب دیکر موسوم بہ رسالہ فصد رکھ کر الگ جاری کر دینا لازم ہے  
لہذا بارشاد خباب مدوح اس رسالہ فصد کو ہدیہ ناظرین بامکین اور قدردانان شائقین  
کی خدمت بابرکت میں پیش کر کے امیدوار ہوں کہ اگر اس راہ کو نظر خود ملاحظہ فرماؤنگے  
تو امید ہے کہ اس سے فائدہ واقعی اوٹھاؤنگے اور اگر کہیں بہود خطا ہو تو دامن اصلاح  
سے چسپاویں اور موروطنہ اور تشیع کا نہ ہراویں اور نکتہ گیر و عیب میں سے بھی استعاض  
کہ عیب پوشی کو کام میں لاویں اور شعر سعدی پر عمل فرماویں۔ شعر حشرم بدائیش کہ برکنہ  
باد عیب ناید ہنرش در نظر گر ہنرے داری و ہفتاد عیب دوست نہ بدینہ بخزان  
یک ہنر اور آئین چارتر کیوں کا بیان موافق کتب حکماء یونان اور طبیب تجربہ کار  
ڈاکٹر ان انگلستان مع نقل تصاویر تاریخ ۱۶۔ ماہ حجب المبارک ۱۲۹۹ھ ہجری مطابق

۴۔ جولائی ۱۸۷۹ء کے لکھا گیا ہے اور ہر ایک ترکیب کئی فوائد پیش ہے \*

## ترکیب اول فصد کے بیان میں

خون کا لگانا دو طریق سے حاصل ہو سکتا ہے۔ ایک عام دوسرا خاص عام میں فصد کا لینا اور خاص میں حجامت اور جو نکلیں لگانا اور پچھنے دینا شامل ہیں۔ اور فصد میں چند فوائد متصور ہیں جو ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ فصد لینے سے مقدار خون کی دفعتاً جسم سے کم ہو جاتی ہے اور جلن کے سبب حج خون کے ہنجر اذرا زیادہ ہو گئے ہنجر مثل سوجن کیسے وغیرہ وی بھی کم ہو جاتے ہیں لہذا جسم کے افعال جو خون کے سبب سر ہوتے تھے وہ تبدیل ہو جاتے ہیں اور پس کی طرف رجوع لاتے ہیں مثلاً عصبی انتظام کے افعال سپت ہو جاتے ہیں دل کی حرکت دباہی اور شرائین کا زور اور جسم کی گرمی اور اسکا دوران خون خاصہ مقام موقوف کا گھٹ جاتا ہے ہنجر کم تیزی اور لبریزی اور قوت اسکی اور سوزش کے عوام عوارض مثلاً جلن درخار وغیرہ ہٹ جاتے ہیں اور کلا وہ فوائد مذکورۃ الصدر کے بہ سبب ظالی ہو جانے وریوں کے قوت مجاذبہ جسم کی تیز ہو جاتی ہے اور اثر سیما یا وسیلہ وغیرہ مستعمل دوا میں کچھ جسم میں جلد تر اور نجوبی ہوتا ہے اور جبکہ کسی ہشریان سے بہت خون جاری ہو تو اس کے بند کرنے کو مدد دیتے ہے۔ اور اعضا کے نرم کر نیکو متعل ہے مثلاً خلق اور دفع حمل کی صورت میں عیان ہے یا دے کہ اگرچہ خون کا لگانا در صورت فساد کیفیت اور اسکی زیادتی کیت میں مفید ہو سکتا ہے اس طرح کہ تمام جسم کو مادہ ہیجان سے تسکین دیتا ہے اور کل جسم کا خون کم اور دوران خون مسکت ہو جاتا ہے لیکن پہر ہی فوائد عظیم خون سیسے کے التہاب اور سوزش کی حالت میں موقوف علیہ ایس بات کے ہیں کہ باعث اس کے دماغ کو تسکین ہوتی ہے اور بوسیدہ دماغ کے حرکت قلت کے بھی پڑ جاتی ہے

اور یہ بات نبض کے دیکھنے سے عیان ہے کہ سختی نبض اور سرعت اسکی بعد فصد کو جلاتی رہتی ہے اور خون سے سُرخ اجزا گہٹ جلتے ہیں اور مقام سوزش میں مرجع خون کا کم ہو جاتا ہے اور علاوہ اسکے بعد فصد کے دوا بہت جلد اثر کرتی ہے +

وینٹی - سگشن یا فصد کا بیان - جب کسی رگ کو بطور معروف چیر کر خون لیتے ہیں تو اس عمل کو فصد کہتے ہیں اور کچھ متضمن ہے اوپر کی فوائد کے +

فایہ اول - تعریف - فصد ایک استغراغ کلی ارادی ہے لکھانے اخلاط ثلاثہ میں - کیونکہ خون جس عضو سے آتا ہے وہ بیشک مرکب الاخلاط ہے لہذا اسکے استغراغ سے سب اخلاط کا استغراغ ہو جاتا ہے مگر زخم شریک اور باریک میں خون رقیق نکلتا ہے اور غلیظ باقی رہتا ہے لہذا تنگ کہو نے فصد سے منع کیا گیا ہے مگر صرف مطلوب الاماکن روا ہے جیسے معروف قلیل الاستعداد میں مہمول ہے - اور جگہ فوائد فصد سے عمدہ وہ ہے کہ تنقیہ اسکا اختیاری ہے - فصد کے بعد اگر عدم فساد معلوم ہو تو فوراً بند کر سکتے ہیں اور کچھ خوف مضرت کا نہیں ہے بخلاف دوائے مسہل اور استقی کے کہ بعد عمل اگر جانین کے اوپر غیر مقصود نکلتا ہے تو اسکا روکنا سہل نہ تصور نقصان کا ہے +

فایہ دوم - اس امر کے بیان میں کہ قابل لکھانے خون کے کون آدمی ہیں چونکہ فصد کا ایسا ہر صورت میں بلا امتیاز کے نہ چاہیئے اسلئے چند باتیں بیان اصول اسکے میں لازم ہیں کہ جن کی روشی خون کا لینا بجا بلکہ ضروریات سے ہے - فصد کے لینے میں تین باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے - اول طاقت مرین اور اسکی طبیعت کا حال - دوسرا مقام ماؤف - تیسرا قسم اور مقدار تکلیف یا سبب منتہی کہ جس نے مرض پیدا ہوا ہو + طبیعت کے لحاظ سے فصد کا لینا بہت ضروریات سے ہے اور ایسے فصد سے ضعیف بالکلیں

ہوتا ہے بلکہ سراسر فائدہ منصور ہے چنانچہ مزاج طوی یا اتسراج و موی و بلغمی متا و سہات  
 کا ہے کہ جب خون زیادہ یا متغیر ہو تو مبتلا مرض موی میں ہو جاتا ہے مثلاً رگن گن گنہیا  
 نقرص - مرض سکتہ - بالیخولیا - خناق - آنکھوں کا دکھنا - یا وہ شخص کہ متا و خون اُسکا بند  
 ہو گیا ہو مثل اعتبار سٹ یا خون بواسیر اور باوجود اُسکے مرین جوان اور مزاج اُدکا  
 کسی مرض سابق یا خراب عادت وغیرہ سے شکستہ نہ ہوا ہو اور اس کے عضلات بڑی قوی  
 اور مضبوط و سخت ہوں اور زور آور - اور دوران خون اچھی طرح ہوتا ہو اور لہین اور  
 چہرہ سرخ اور نبض مشرف یا مرتفع ہو تو ان اشخاص کے لئے بہتر یہ ہے کہ فصل ریح  
 میں قصد کھلوادیا کریں تاکہ وقوع امراض سے محفوظ رہیں - اور بالکس اسکے اگر عضلات  
 بڑے ہوں اور تر ہوں غینن پایا جاوے اور نبض عادت کے رو سے ملایم اور متلی ہو  
 تو قصد کھولیں بلکہ اگر ضرورت ہو تو جو ٹکین وغیرہ استعمال میں لاویں کیونکہ قصد لینے سے  
 بہت تکلیف پہنچتی ہے - اگر رگت چہرہ ولہین و آنکھیں و زبان زردی مایل مانند  
 بیارون کے ہو اور نبض سیرج اور قصیر و کمزور ہو تو قصد سے شفع بدرجہ کمال عاید  
 ہوتا ہے - اگر دل ضعیف ہو تو فوراً ایسی غشی آجاتی ہے جو موجب ہلاکت مرین کا ہوتی  
 ہے - اور نقصان خون سے زایل ہو جانا طاقت اور خفاقت بدن اور ضعف الاعضا  
 کا اس قدر ہوتا ہے کہ پھر عود قوت زائیکہ کا محال اور دشوار ہو جاتا ہے - اور جسم  
 آدمیوں کو قصد لینے سے اکثر تکلیف پہنچتی ہے کیونکہ اُنکے جسم میں فی الحقیقت  
 بلحاظ اوٹنے قد و قامت کے غلبہ بلغم اور کمی خون کی ظاہر ہے اور مخالفت نکالنے  
 خون کی ہی اس میں عیاں بخلاف دُبے پتلے آدمی کے جسکو رگن ریش سخت ہوں  
 کیونکہ طبیعت سببث اگر اہ جائے خون کے تصرف اور بدلتا تحلیل کا نہیں کرتے پس غن



بدن میں زیادہ مقدار سے رہتا ہے جسکے تقلیل اور نکالنا بدن سے واجب ہے \*  
 اور مقام ماؤف کی نسبت ہم بھی بیان کر سکتے ہیں کہ ضروریات اور مفید ہونا فصد کا مرض کی قوت  
 اور تحمل پر منحصر ہے اور جس صورت میں عضو بیکہ وغیرہ امراض میں مبتلا ہوں تو دنیا فصد کا  
 بہت ضروریات سے ہے چنانچہ آبدار غشیہ کے امراض یا ایسی جگہ کی سوزش جو موجب  
 نقصان کا ہے مثلاً عشاء الصفیق اور حجاب القلب و رشح اور امعاء اور سوزش گردہ وغیرہ  
 شدید سوزش اور اجتماع خون میں فصد بیشک بلاتا مل نکالین کہ اسے بدن ضعیف نکال دے  
 کمال متصور ہے مگر اعضائے اندرونی کی بابت یہ بات نہایت تقدیق اور ثبوت کی ہے کہ  
 دماغ کو نسبت جگر کے اور جگر کو نسبت پیرے کے قصد سے کم فائدہ ہوتا ہے یا جو شخص  
 کہ خوف مرض یا پہنچنے آفت سے اُسکے باب میں حکم فصد کا کیا گیا ہو بدن لحاظ کثرت  
 حزن اور متغیر ہونے اُسکے مثلاً ضربے اور سقطے اگرچہ یہ آونی کثرت خون میں نہیں ہے  
 پہ نظر احتیاط حکیم حکم فصد کا کیا کرتے ہیں تاکہ عارضہ دم سے محفوظ رہے مگر یہی شد  
 مرض اور قسم اُسکا اور موقع سکونت مریض کا زیر نظر رکھ کر فصد لیون اور اسی طرح جو شخص  
 امراض دومی میں مبتلا ہے۔ اُسکے حق میں نکالنا اور نکالنا واجب ہے یا سوزش معدیہ یا  
 یا کسی اور میٹ کی سخت بیماری میں جس سے ابتدا شروع کے اعصابی اجزا کو ایسی  
 تکلیف ہو کہ جس سے سخت ضعف شالحال اور نبض کمزور ہو جاوے تو اس وقت میں  
 فصد ضرور لینی چاہیے کیونکہ بعد فصد کے نبض عظیم اور اپنی اصلی حالت پر آجاتی ہے۔  
 یاد رہے کہ امعاء کے اعصابی اجزا کی تکلیف سے نبض ابتدا میں کمزور اور قصیر معلوم ہوتی  
 ہے لیکن پھر فتا ربض کی تکلیف اعصاب سے ہے اس موقع پر ضرور فصد لینی چاہیے  
 اور جب شدید علامات بخار سوزشی کے ظہور پکڑیں اور پچھلے اس مرض کے مریض کی

صحت میں کسی طرح کی خرابی نہ آئی ہو تو فصدے سکتے ہیں یا درم کے عین ابتدا میں کہ جب تک عضو ماؤف کی ساخت میں مادہ رطوبت نے تراوش نہ پایا ہو تو چھ نبت انجام کے فصد لینے سے فائدہ نہیں ملتا ہے۔ یا کسی کو بخار شدید ہے اور سیلان خون عضو ماؤف کی طرف بدرجہ کمال ہے جس سے تصور موجب آفت عظیم کا ہو سکتا ہے چنانچہ خون اس کے ساخت میں ٹھہر گیا ہے اور رگین استرا کے باعث اسیٹنے والی مین یا سپٹ گئی ہیں اور خون عضو ماؤف کی ساخت میں ہیکل آنا رقیق شروع ہو گئے ہیں اور درجہ تغیر غایت کو نہیں پہنچا اور باوجود اسکے کہ بیمار فصد کی برداشت رکھتا ہو خون اس کو نہیں مگر تھوڑا تھوڑا بدفعات لیرین تاکہ بعد ازاں خون کے مرض کی طاقت نہ گھٹ جاوے۔ فائدہ کم سووم۔ وقوع اختلاف فصد کے جواز و مانع میں + یاد رہے کہ بعض حکماء لینے فصد سے بالکل مانع ہیں بلکہ خواہ کسی طرح سے ہوا سکالینا حرام مطلق جانتے ہیں اور ثبوت مطلب اپنے کے پھر دلیل دیتے ہیں کہ خون مادہ اور اصل رادواح و عضا کا ہے اور قوت و صحت بدن کی اسی پر منحصر ہے پس ایسی عمل چیز قابل نکالنے کے نہیں ہے + جواب اس قول کا جمہور اطباء قدیم اور جدید نے مفصل مرقوم کیا ہے اور کہا ہے کہ خون اگرچہ مادہ اعضاء و رادواح کا ہے اور سب قوت اور تنومندی جسم کا ہے لیکن بشرط اعتدال کے ہے کیونکہ جب خون اعتدال متناسب سے تجاوز کر کے مقدار میں زیادہ ہوتا ہے اسطرح کہ زوال زواید خون کا قلیل کرنے غذا سے بدن ضرر شدید کے اشد بہتری کی نہیں ہے یا مستحیل ہوتا ہے بطرف کیفیت رویہ کے اسطرح کہ امید اصلاح اسکو ادویہ سے اور تدابیر معطلہ سے نہیں ہے بالضرر و امر غریبی دفعہ میں آویجا جکا دفع کرنا واجب ہے اور حصول دفع بدن نکالنے کے غیر ممکن ہے

پس استفراغ دم اور اخراج خون وقت حاجت کے ضرور اور واجب ہوا اور نہی اگر  
سے بیا و خطا ہے عقل استفراغ کیونکہ کثرت خون سے حرارت غریزی منفرد ہو کر مغلوب  
و عاجز ہو جاتی ہے جیسا کہ تھوڑی آگ اور بہت لکڑی میں عیان ہے اور علاوہ اس کے  
اظہار میں شش ہے کہ اعتدال خون بہر حال مطلوب ہے اور افراط و تفریط موجب اذکار  
ہے اور بدین صورت بالا کے نکالنا خون معتدل کا ہرگز روا نہیں بلکہ بالاتفاق  
منع ہے +

فایں چھارم - نفع کے بیان میں پوشیدہ نہ ہے کہ مراد نکالنے خون سے کم کرنا مادہ  
کا ہے یا استیصال اس کا اگر کم کرنا مقصود ہے تو بلا توقف نکالین اور انتظاری نفع کی  
نکیرین اگر استیصال مطلوب ہے تو نظر طرف غلظت اور رقت خون کے کریں اگر  
خون غلیظ ہے تو انتظاری نفع کی قصد میں واجب ہے کیونکہ مقصد اخراج دم  
غلظت کا بدون قصد کشادہ کے متصور نہیں ہوتا اور ایسے قصد بالضرور موجب سقوط قوت  
کے ہے اور اگر خون حسب الاستفراغ میں غلظت نہ ہو تو نظر قوام کی طرف کریں اگر معتدل  
ہے تو بدین توقف کر نکالین اور اگر رقیق ہے تو دیکھیں کہ خون تمام عروق میں منتشر  
ہے یا خاص عضو میں اگر منتشر عروق ہے تو محتاج بنفع نہیں ہے بلا توقف نکالین  
اگر خاص عضو میں محصور ہے جیسا کہ نفیس اور وجع مناسیل اور وشل میں ہوتا ہے تو  
انتظاری نفع کی واجب ہے تاکہ قوام معتدل ہو کر قصد میں نکل آوے کیونکہ خون محصور  
بعضو عضو کی اجزاء میں سرایت کیا گیا ہوتا ہے اور بعد ائی اس کی محل مخصوص سے  
نہایت دشوار ہے اور وقوع قصد میں لکھنا مادہ غیر مقصود کا خرید شریک ہوتا ہے +  
فایں پنجم - قصد کھولنے کی احتیاط میں - یاد رہے کہ مزاج شدید البرد میں

فصد سے اجتناب لازم ہے کیونکہ ایسے راج میں خون کم اور بلغم زیادہ ہوتا ہے۔  
 دوسرے بادشہدیاں البردین اسلحہ کہ اسلحہ شہرہ میں خون متکثف در قلیل الحکم ہوتا ہے  
 اگر فصد لیجاوے تو باعد از سال حرارت غریزی کے سردی غالب ہو جاوے گی پس  
 موسم شدید البرد باطنی پیدا کا ہے + دوسویم درو شدید میں اسلحہ کہ او جاع شد بد قوی الخلیل  
 شدید لا ضفاف ارجاع اور قوت جسمانی کو ہوتی ہے پس اس موقع پر نکالنا فصد کا  
 محدود تر یا ضعف ارجاع اور قوت جسمانی کا ہوگی مگر جب عضو سبب یا شریفہ میں بباعث  
 درد کے خوف در کم کا ہو یا سوزش اعضا باطنی کے سبب نازک کردہ بیشش - ذات الحب وغیرہ کہ  
 جہاں خوف جان کا ہے یا مبتلا درد کا ہو - پس اس موقع میں فصد کا لینا بہت مناسب  
 ہے بخلاف بیرونی سوزش کے مثلاً ذہن شکستہ اتخوان وغیرہ کہ اس میں کسی ضرورت فصد لیز  
 کی نہیں ہوتی + چھ سکا کم جماع کے بعد اسلحہ کہ بدنی اور نفسانی حرکات جماع کو لازم  
 ہوتی ہیں پس فصد سے روح کی قوی الخلیل ہووے گی + پنجم لڑکپن جو چودہ برس  
 سے کم ہے اول قوا میں بہت کم ضرورت پڑتی ہے ورنہ خیال احتیاط کا لازم ہے  
 اسلئے کہ رطوبات سہل الخلیل کھرتا ہے بلغم کم اور حاجت نمونکی زیادہ ہے باوجود اسلئے کہ  
 جلد اعضا اسلئے کہ زیادہ حاجت داعی ہے تو باین احتیاط کہ رگین وسیع چہرہ سرخ عصبانیت  
 و مضبوط ہوں بقدر ضرورت نکالیں + ششم سن شیخوخت اسلئے کہ اس سن میں خون کم  
 ضعف قوی قوی ہوتا ہے اگر ضرورت سخت داعی ہو تو باین شرط کہ جسم موافق قوی  
 گوشت سخت رنگت سرخ ہو تو بدون افراط کے فصد نکالیں اسلئے کہ اخراج خون زیادہ  
 سن شباب میں ہی منع ہے چہ جائے سن شیخوخت میں + ہفتم لحاظ پیشہ اور رفت  
 کا ضروریات سے ہے مثلاً ایسے پیشہ رجو مضبوط اور طاقتور ہیں جیسے کاشتکار اور کھیتی

توفصدا انکی با ضرر پہنچنے کے لیے سکتے ہیں کیونکہ اس امر کی بخوبی برداشت کر سکتے ہیں برعکس  
 باشندگان شہر کے کہ وہ باعث مختلف آب ہوا بلاد اور غیر اعتدال عادات اور خاص خست  
 اپنے کے سفید یا زرد پوست و سخت گوشت و عظیم الکھنیز کمزور ہوتے ہیں اور کئی خون  
 کے باعث فصد کے قابل نہیں ہوتی + ہشتم وہ لوگ کہ جو طبعی طویل میں مبتلا  
 ہو گئے ہوں کیونکہ امراض طویل خون میں نقصان لاتی ہیں مگر فساد خون کہ داعی نقصان  
 ہو تو اس صورت میں فصد روا ہے مگر سیر بھی ملاحظہ حال خون کا واجب ہے۔ اگر خون  
 سیاہ غلیظ ہو تو فصد لینا چاہیے ورنہ فی الحال بند کرین کیونکہ ایسے خون کے اخراج  
 میں خطرہ عظیم ہے + ہفتم اگر استلما معدہ طعام سے اور متالی معاشل سے ہو تو فصد نہ کریں  
 کیونکہ اس میں انجذاب مادہ غیر نفعیہ کا ہے بعض اسکے جو نکل گیا ہے اگر اس وقت فصد  
 واجب ہو تو پہلے اعضا مذکور کو قے اور حقنہ کے ذریعہ سے صاف کریں بعد ازاں  
 خون نکالیں + دہم اگر جسم میں زہر کی سرایت کر جانے سے کسی عضو میں سوزش واقع  
 ہو تو فصد بالکل نہ لین یا صرف تھوڑا سا خون لینے پر اکتفا کریں اسلئے کہ جب زہر کا اثر عام  
 جسم میں سرایت کر جاتا ہے اور علامات زہریلی پیدا ہوتی ہیں تو خواہ کچھ ہی کیچھ ہو سکے  
 اثر زایل ہونے میں سرسوزی نہ پڑے بلکہ بخطہ بخطہ ترقی پذیر ہو گا پھر فصد لینے سے  
 کیا فائدہ متصور ہے + یاکہادہم وہ شخص کہ مصلحت اسکا ذکی الحسن یا ضعیف ہو یا جس  
 جسم میں پیش صفرا کی زیادہ ہو تو اس کے خون لینے میں جرأت نہ کریں خصوصاً ہائما  
 کے وقت کہ خطرہ عظیم رکھتی ہے اور بعض اوقات میں ہلاکت جان کی ہو جاتی ہے بالجلہ  
 جب ایسی اشخاص میں فصد لازم ہو تو چند لقمہ نان مر بار تریش طیب الیہ تین آلودہ  
 کر کے کھلا دیں بعد فصد لین اگر ضعف مزاج بارور سے ہے تو روٹی مارا اکتفا کریں کہ گرم

مصالحہ سے قوی کی گئی ہو یا شراب نمناغ یا میہ میں تر کر کے کھلا دین اور حسب صفواوی  
کو پہلے پانی گرم و سنجین پلا کر تھے کرا دین بعد ازاں چند قصبہ کھلا دین اور تھوڑا آرام دیکر فصد  
کریں اور صاحب صفواوی کے بعد فصد کے واسطے خلیفہ پکڑنے خون حید لگائے گئے کے کباب  
کھلا دین بشرطیکہ یا ضمیمہ قوی ہو ورنہ بطور چوسنے کے دیویں اور فصد کے بعد غذا کم کھا دین  
اسلئے کہ یہ بیداشت فصد کے ضعیف ہو جاتا ہے اور کثرت غذا و بال جان کا ہوتی ہے چھپا کر  
ابھی ذکر میں آدھ گیارہ دوامد ہم جس طبیعت اور قویٰ لخت و گرمی میں احتراز فصد سے  
واجب جائیں اسکی کہ فصد باعث جذب کرنے مواد کے آنسٹریوں کے مخالف جانب  
میں مد و جس طبیعت اور قویٰ لخت و گرمی کی ہوتی ہے مگر قویٰ لخت و گرمی کے علان میں  
بدون فصد اور جو کین لگانے کے اور کوئی عمدہ معالجہ نہیں ہے + لیسنا دھم عورت  
حاملہ کو حتی المقدور اجازت فصد کی نہ دیویں اسکی کہ لگالنا خون حاملہ کا بلا ضرورت کم  
سبب کمی غذا جنین کا ہوتا ہے جس سے جنین ضعیف ہو جاتا ہے اور باوجود ان  
باتوں کے ضعف کمال حاملہ کو بھی ہوتا ہے اور طبعیت حاملہ کی برکت جنین اور مستقل  
رکھنے اسکے سے عاجز آ جاتی ہے اور اس طرح استقراغ قوی اور کم غذا یا غذا کرنا اشیاء  
قلیل التغذیہ کا اسقاط جنین میں حکم فصد کا کہتے ہیں مگر وقوع اسقاط کا استقراغ ادویہ سے  
اکثر ابتدا چوتھے اور اتوں میں سے باعث اضطراب کثیر کے ہوتا ہے برخلاف فصد کے کہ وہ  
جنین بزرگ میں کم خورش کے باعث موجب سقاط کا ہوتی ہے اور حاملہ کو اس قدر ضرورت  
میں اجازت فصد کی دیجاتی ہے کہ جس میں مرض دوسری خوفناک کا تدارک بدون فصد کے  
مشکل ہو + چھما کہ ہم ایام حیض اور رضاء میں جہانمک ہو سکی فصد لین تاکہ بآش  
متوجہ ہونے مواد کے آنسٹریوں کی دوسری طرف میں احتباس طمث کا قبل متناظر کے

ہو جاتا ہے اور علاوہ اس کے اخراج خون کثیر کے باعث ضعف شدید ہو جانیکا خطرہ ہے اگر ان دونوں اشکال سے حاجت داعی ہو تو بیشک دکن تال کے خون نکالیں مگر تھوڑا تاکہ قوت قائم رہے + پاکھن ذہم جب خون بدین قوی اور فیکل القدر ہے اور بدین داعی قصد کا قوی ہے تو واجب ہے کہ خون کم مقدار میں لیون بعد ازاں غذا محرومہ کی طبیعت کو تقویت دیون اور بہر مدت مقررہ کے بعد قصد لیون اور اس طرح بہ ترکیب کو تکرار کریں یہاں تک خون فاسد نکل جاوے اور خون جدید محفوظ رہے + مشکاکن ذہم سخت زخم ہونے کے بعد قصد لینے سے عضو مجروح کے ستر جلنے کا اندیشہ ہے تو قصد لینے سے احتیاط کریں + یاد رہے کہ قصد لینے کی ہمیشہ ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ اس سے مریض بہت کمزور ہو جاتا ہے مگر اس حال میں کہ مریض قوی ہو اور کچھ خوب یقین کرتا ہو کہ خون لینے سے کچھ نقصان نہیں ہوگا تو خون لینے کا مضائقہ نہیں +

فایں ششم - یاد رہے کہ جیسے سہال کو سہال سے اور قے کو قے سے بند کرتے ہیں اسی طرح خراج خون سے بھی بند کرتے ہیں جیسے کہ زف الدم رعا (دکسیر) اور رحم اور مقدار سہینہ اور بعض زخموں میں ہو اگر تا ہے - عمدہ علاج نہیں قصد ہی و اس طرح جذب کرنے خون کے طرف مخالف کی مگر قصد تنگ اور کمرہ کر کر کرین تاکہ جذب زیادہ استفراغ سے ہو کیونکہ بیان مقصود انا کا ہے نہ تنقیہ کا + معلوم کریں کہ منع اخراج دم کثیر کا اسوقت ہے کہ زہمت الدم قوی ہو مگر جہاں زف الدم قوی اور خطرہ شدید ہو تو رو آ کہ ایک قدر نکالیں کہ فشی آجاوے بالجلد اجازت اخراج خون کثیر کی وقت ضرورت کے ہے کہ بدون اس کے بند ہونا معتذر ہے ورنہ مصرت اسکی بسبب افراط اخراج خون کے بدیہی ہے + یاد رہے کہ خون بڑے سنگاف سے لینا مریض کو جلدی بیہوش کرتا ہے اور تھوڑا

میں کچھ خون لینا

عروہ میں بہت خون نکل جاتا ہے اور چوڑے شکاف کرنے سے بیہوشی دیرین اور کم ہوتی ہے اور  
اخراج قوی قلیل ہوتا ہے پس متناہیہ ہے کہ ناتوان مریض کی ضد کا خون بحالت ضرورت  
لٹا کر چوڑے شکاف سے اور قوی آدمی کا بڑے شکاف سے بٹھا کر یا کٹھن کر کے لیا جاوے اور  
ابتداء میں ایک یا دو شکاف کا لینا بہت مفید ہے برخلاف اس کے کہ بار بار تھوڑا تھوڑا  
لیا جاوے۔

قائینہ سفیدہ فصد تشیہ کے بیان میں جب تک کہ فصد ملحوظ ہو اور ضرورت نکالنے فصد عروق  
مقابلہ مفصل کے ہو تو چاہیے کہ رگ طویل اور وسیع میں کہلین تاکہ حرکت مفصل کی کہ موجب کہلین  
شق طولانی کی ہے مانع التمام کی ہو اور جلد نکل جاوے اگر باوجود ان سب امور کے خوف  
سرعت التمام کا ہو تو کچھ اور دغن زیت میں کہلین تھوڑا ناک لٹا ہوا ہو اور وہ کہلین  
اور پی سے باندھیں اور اگر کچھ مقام فصد یک کریم لانا ہے اس سبب سے کہ فصد و جابل  
اکندہ ناتراش روغن بدون نکل کر لگاتے ہیں اور پھر سب تدابیر مانع التمام جو بیان میں  
آئی ہیں اگر فصد میں ہیں کہ تشیہ فصد کا بعد ایام کے مطلوب ہو اگر اسیدن تک کہ فصد کرین تو  
اعتیاج استدرتیر کی نہیں ہے صرف وسیع شکاف کافی ہے اگر صاحب فصد مضبوط جلد  
اور زخم اسکا سرعت التمام ہے تو اس حال میں اگر پہلے بعد چھ ساعت کے تشیہ فصد کا کرین  
تو مراحات مذکورہ لازم ہوتی ہیں تاکہ شکاف ملتم نہز جاوے اور فصد کرنے میں جس قدر درد زیادہ  
ہوتا ہے اس قدر دیر میں اچھا ہوتا ہے اسلئے کہ قوت درد کی موجب زیادتی ضعف قوت  
ملتمہ کا ہوتی ہے لیکن اگر نشر کو دغن سے چرب کرین تو سہمہ درد کو کم کرتا ہے مگر موجب  
بطی التمام کا ہوتا ہے چنانچہ چاہیے کہ تھین قریب موضع ضد موجب کمی درد و زخم  
اور مانع سرعت التمام کا ہوتی ہے طریق جسکا کچھ ہے کہ پہلے موضع شکاف کو دغن سے ملین یا

۴  
۵  
۶  
۷  
۸  
۹  
۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰



جگہ زخم کو رغن میں غوطہ دیں بعد ازان کپڑے سے ملکر فصد کولیں + واضح ہے کہ جس جگہ تثنیہ فصد ایک دکان منظور ہو تو صاحب فصد کو منیند کرنے سے باز رکھیں کیونکہ افعال جسمی نیند میں قوی ہو جاتے ہیں اور شگاف کو جلدی الیام میں لاتے ہیں اور بالآخر درج فضول کا ہوتے ہیں بواسطہ جذب کرنے اختلاط کے اندر وئی طرف میں پس جب ہر کہ جب تثنیہ فصد ہوڑی دیر میں یا ایک دن کے فاصلہ میں مقصود ہو تو البتہ صاحب فصد کو نیند سے باز رکھیں اور بہتر تکرار فصد کا وہ ہے کہ دو دن یا تین دن کے بعد واقع ہو + تکرار فصد میں بہترین تاخیر و نکاح نظر کی چیزوں کے ہے + اول - تاخیر تثنیہ کی اکثر تثنیہ کے سبب ہوتی ہر کیونکہ وہ مقدار کہ مطلوب ہے وقتاً نکال نہیں سکتی تو قدر مقتضی کو فاصلہ دیکر نکالتے ہیں + دیم مادہ واجب الاخراج اگر خوب بچہ نہ ہوا ہو اور تخفیف املا کے لئے تھوڑا خون لینا لازم ہو تو اس صورت میں تاخیر تثنیہ کی ظاہر ہونی نفع تک واجب ہر + دیم مادہ لازم الرفع اگر عضو بعیدہ میں محصور ہے تو اس وقت رگ کو کو بکھر خون قلیل المقدار لیون (تا کہ طبیعت حرکت میں آکر توجہ طرف نکالنے مادہ مقصود کے کرے) بعد ازان رگ کو بند کریں - یہاں تک کہ مواد فصد کی تحلیل پا کر مقام مشترکہ پر آ جاویں اور پھر تثنیہ فصد کا کریں اور اندازہ تاخیر کا یہاں ایک گھنٹہ ہے + چھ کام جس حال میں خون قابہ نسبت خون صالح کے زیادہ ہو ورنہ تاخیر تثنیہ فصد کی حصول خون صالح تک لازم جائیں تاکہ بدلے خون مفسدہ کے خون صالح آ جاوے - اور اگر تثنیہ فصد کا تھوڑی دیر میں مقصود ہے تو شگاف رگ کو غرض میں زیادہ چاہیے - اور اگر تثنیہ فصد بفاصلہ ایک دن کے منظور ہے تو اس صورت میں شگاف ترجیحاً بہتر ہے اور اگر تثنیہ خون کر بردہ تھا اور ایام کے بعد کرنا چاہیے تو شگاف طویل مناسب ہر اسلئے کہ شگاف رگ کہ عرض میں ہوتا ہے سیرج الاتحام اور طویل الطبی الاتحام

اور ترجیحاً متوسطین ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ حاجت زانی تنہیہ فصد کے جس قدر روز ہوا جب تک  
 کہ شفاف بلی لاتیام کرین اور فصد کم ہو صریح اللاتیام اور متوسطین تو سب بھتر ہے +  
 انتباہ۔ جاڑے کے دنوں میں بہترین ایام فصد وہ ہے کہ ہوا ساکن ہو اور آخری ثلث دن کا  
 پایا جاوے اور اگر ایسا دن نہ پایا جاوے اور ضرورت فصد کی داعی ہو تو چلنا ہو اے  
 جنوبی کا مناسب ہے۔ اور گرمی کے دنوں میں اگر فصد چاہیے اسلئے کہ تنقیہ کے وقت متبادل  
 ہوا کا ہونا مقصود ہوتا ہے تاکہ تشویش طبیعت میں نہ ہو اور ریاں اگرچہ بہ نسبت بدن کے  
 سب بارو میں لیکن جنوبی بہ نسبت شمالی کے گرم ہے پس چلنا ہو اے جنوبی کا سبب یز  
 کا اور چلنا شمالی کا گرمیوں میں موجب تبرید کا ہوگا +

فائدہ ہشتم قبل فصد اور بعد اسکے کون چیز سے اجتناب اور کس چیز کے رتھا چاہیے۔  
 اوّل۔ فصد لینے کے بعد یمن کو ٹا دین اور اُس سے بول چال نہ کرین اور کوئی محرک  
 فعل جیسے دوران غلن تیز ہو سہ نہ کرادین یہاں تک کہ عروق شعریہ جن میں جلن ہی اپنی  
 اصلی حالت پر آجاوین اور متصل فصد کے قریب ۷ گھنٹہ کے فاصلہ تک خواب طویل ہو کرین  
 اسلئے کہ بعد فصد کے سونا اکثر اعضاؤں کو سستی میں لاتا ہے اور چونکہ فصد اخلاط مزاج حرکت  
 لاتے ہے اور حرکت اخلاط موجب صعود بخروں کا ہوتے ہے۔ پس جب متصل فصد کے نیند کھجاو  
 تو ظاہر ہے کہ نوم کے سبب بخروے مذکور تحلیل سے باز رہیں گے اور عضلات میں بند ہو کر  
 اعضاؤں میں طال لاؤنگی اور اونے فاصلہ فصد اور خواب میں چھ گھنٹہ کا ہے +  
 دویم پہلے فصد کے حمام نہ کرین اسلئے کہ باعث نرم ہونے جلد کے نشر مستعد پہنچ کر جو ہوا  
 و شوری فصد کا ہے ہوتی ہے لیکن اگر صاحب فصد غلیظ الدم ہو تو اتھام قبل فصد کرعمہ  
 تدبیر و نکاح ہے + دوسروں فصد کے بعد استمل حاصل کریں اور غلیظ چیزوں کے دینے سے

پہنیز کر دین کیونکہ وقت نفع اعضا و نفع استلا و بال اعضا کا ہوتا ہے پس سہرہ ہے کہ فصد کا بعد و تین دن تک تغلیل و تلطیف غذا کی کرین اور تدریج جو عادت اصلی کا کرین ۔  
 چھ اہم فصد کے بعد تب اور ریاضت کی باز رہیں اسلئے کہ فصد ثوران (تیز کتنہ) اخلاط کا ہوتی ہے اور اختیار کرنا ریاضت کا بھی محمد اور مزید ثوران کا ہوتی ہے ۔

فایک نہم۔ بیان کلیات فصد کہ بعد اسکے حفظ او نکاح بہتر مقصود و نفع ہے اول اگر بعد فصد کے عضو ماؤن متورم ہو جاوے اور مادہ منتصب یعنی گرنیوالا سلیم ہو تو مقابل کی طرف فوراً فصد کر دین اور اگر مادہ ردی ہے تو واجب ہے کہ وہی رگ پہلے کہولین اگر ممکن ہو ورنہ دوسری رگ اسی عضو متورم کی کہولین اسلئے کہ کہینچنا ایسے مادہ موزی کا عضو متورم سے طرف عضو سلیم کی جودوسری طرف میں واقع ہے موجب فساد و ہلاکت کا ہے پس اس امر میں احتیاط لازم ہے اور نزدیک و دم عضو مفسود کے بدول تحقیق مادہ کے ہرگز فصد طرف مخالف سے نہ کہولین ۔ د ویم۔ اگر فساد فصد رگ مخصوص سے ایک فصد خطا کرے اور چنداں حاجت ضروری نہ ہو تو چاہیے کہ تکرار شکاف اول میں نکرین اور سخت باندھتے ہیں مبالغہ تو ماوین اسلئے کہ خوف و دم کا ہوتا ہے اور ایک دو دن فاصلہ دیکر کہولین اگر اشد ضرورت ہو اور تکرار فصد رگ مجروح کی مطلوب ہو تو شکاف سابق کی بالائی طرف سے کہولین نہ نیچے سے کیونکہ سموت میں گزرنو نکی بالضرورت شکاف پہلے سے ہوگی اور واسطی ضعف مقام مجروح کے خوف و دم کا زیادہ ہے۔ اور ریح مواد کے لئے بہتر ہے کہ گدی کر گلاب یا سرد پانی میں پہنکو کر باندھیں اور بعض جراح تخفیف درد کے لئے تخذیر مقام کی کرتے ہیں اسطرح کہ ایک عشا تک پیڑور سے باندھ رکھتے ہیں اور بعض حصا شتر کو غیز سے ترک کر کے چلاتے ہیں مگر بھیہ امر التیام زخم میں دیر لاتا ہے ۔ د ویم اگر کوئی ششہ

زیادتی اخلاط کی کہتا ہوا خون بہت غنی زیادتی کے نہ لیا جاوے تو فصد کو نہ تریک مواد کے باعث موجب حمی اور فساد عظیم کا ہوتی ہے تدبیر حلیل القدر سہ وقت تکرار فصد اور اخراج خون تزیادہ کا ہے پس اگر تثنیہ فصد کا کفایت کری تو بہتر ہے ورنہ موافق غلبہ خلط باقی کے تدبیر سہل و آسودہ وغیرہ کے کریں \* چنانچہ اگر کسی شخص میں سیاہ سوداوی خون زیادہ پایا جاوے تو ظاہر ہے کہ تہوری مدت میں وہ شخص محتاج فصد کا ہو جاوے گا کیونکہ خون سوداوی طبیعت اعضا کی نسبت شدید الکراہت ہوتا ہے اور بدن میں ہی ثقل پیدا کرتا ہے اگرچہ قلیل المقدار ہوتا ہے پس نکالنا اسکا فوراً موجب تخفیف کا ہوتا ہے لیکن ایک دفعہ نکالیں بلکہ چند مرتبہ تہوڑا تہوڑا نکالیں اور فصد کے بعد متقیہ سودا کر این سہی کہ اگر ایسا نہ کریں تو سنہنجیت میں بیاعت ضعف و خنہ کے بیودت اور بلغم غالب ہو کر امراض باری پیدا ہو جائیں گی \*

انتباہ ہر شخص بعد فصد کے متواغشی کا ہوتا ہے اسکو واسطے واجب ہے کہ پہلے فصد کے فکر اورین کیونکہ یہ امر مل غشی کا ہوتا ہے اور سہی طرح حالت غشی میں قے کرنا جلدی افاقہ لاتی ہے اور نہایت عمدہ ترکیب خون لینے کی جو مل غشی کے ہووے یہ ہے کہ جس قدر ہو سکے اسی قدر جلدی سوراخ کشا وہ سے خون پکڑیں اور ب طریقوں سے اچھا طریق بھی ہے کہ ملین سیدنا بیٹھے یا سیدنا کھڑا ہے اور خون باہنگی نکالا جاوے اور یہاں تک فرصت عروق و بجاوے کہ دے اپنے تئیں لایق کم مقدار خون کے جو ان میں ہے کہ لیون یا ملین کسی طرف خمیدگی پیدا کرے اس طور سے کہ خون دماغ میں برابر پہنچتا رہے تو خون کے نکالنے سے غشی ہرگز واقع نہوے گی گو کہ جان ملین کی نکل جاوے تو

فایده ہسم ویدون کے بیان میں یاد رہے کہ وریدین کل بدن کی دو طرح کی

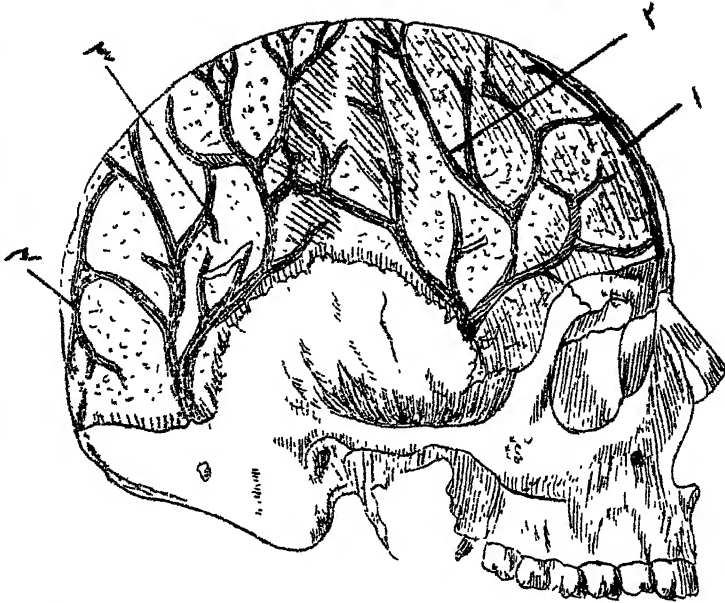
ہوتی ہیں ایک اوریدین جو خون سیاہ ناکارہ تمام جسم کا جمع کر کے دہنے اُذن القلب میں  
 لاتی ہیں اور دوسری وہ وریدین جو سرخ مصفا خون شش کی عروق شعریہ سے اکٹھا کر لے کر  
 اُذن القلب میں پہنچاتی ہیں واضح ہو کہ وریدین ہر چند شرائین کی مثل شاخ در شاخ ہو کر  
 منتشر جسم ہوتی ہیں مگر تعداد اور جسامت اور مبداء شروع میں شرائین کے مخالف ہوتی  
 ہیں چنانچہ شرائین بائیں اُذن القلب سے خروج پاکر شعب در شعب ہوتی ہوئی انہر کے عروق  
 شعریہ میں تمام ہوتی ہیں اور وریدین برخلاف شرائین کے عروق شعریہ کی باریک  
 شاخوں سے شروع ہو کر ایک دوسری سے باہم قوصل کرتی ہوئی بڑی وریدونین  
 تمام ہو کر دہنے اُذن القلب میں داخل ہوتے ہیں اور تمام جسم کی وریدین شاریں قسم  
 میں منقسم کرتے ہیں اول ظاہر اور حقانیہ یعنی کم قمر (سو - پرت - فی - شیل -) جسکی ہر شاخ  
 نہیں ہوتی اور پنج جلد کے رہتی ہیں اور خون کہاں وغیرہ کا واپس لے کر عمیق وریدون  
 میں داخل ہوتی ہیں - دوم ورید التخنانیہ (وُیپ - وُین) جو اکثر شرائین کی ہمراہ  
 ہوتی ہیں اور غایرہ اجزا سے خون جمع کر کے دہنے اُذن القلب میں واپس لے جاتی ہیں  
 گو کہ بڑی شرائینوں کی ہمراہ عموماً ایک ایک اور چھوٹی شرائینوں کے ساتھ دود

ورید التخنانیہ ہوتی ہیں مگر کات اور وختاج و جگر اور استخوانی وریدین اکثر علیحدہ رہتی ہیں  
 اور وریدون کے طبقوں کی تعداد میں اکثر اختلاف ہو مگر عموماً شرائینوں کی مانند تین  
 طبقوں سے مرکب ہیں اور اون کے طبقوں کی نسبت دقیق کم لچکیلے زیادہ سہل ہوتے  
 ہیں ابتدا دمانہ شرائین بعد قطع کے کشادہ رہتا ہے اور ورید قطع کے بعد فوراً سکڑ جاتی  
 ہے + اولی اندرونی طبق وریدون کا مطابق اندرونی طبق شرائینوں کے شفاف  
 اور نیکدار ہوتا ہے + دوم درمیانی طبق وریدی جو شرائین کے درمیانی طبق کی

ہنایت دقیق اور نادر کہ ہے اور طبری وریدون میں کم اور چوٹی وریدون میں خوب نمودار ہو گیا  
 دوسرے بیرونی طبق بہ نسبت اور طبقتوں کے زیادہ و کم ہوتا ہے + اور علاوہ ازین  
 وریدون میں خصوصاً ماہرہ و پاؤں کے عمیق وریدون میں برخلاف شرائین کے اگر گواٹیا  
 پائی جاتی ہیں پوشیدہ نہ ہے کہ جملہ وریدین اعصاب و اخشا کی جیسا کہ ورید الباب (نور)  
 (وین) اور ورید اندام (سری) - بیل - وین) اور ورید الحرقضہ (ایلا - بیل - وین)  
 وغیرہ ان کا طریق سے بالکل معروضی ہوتی ہیں + اور وریدون کی پرورش کے  
 لئے بہت سی باریک شریانیں وریدون کی ہمراہ مقدمات میں جسکو عروق العروق (و) - ساد  
 سورم) کہتے ہیں + اور اعصاب وریدی عموماً نظر میں نہیں آتی مگر بعض تشریح دانوں  
 نے ورید اجوف تحتانیہ (الفرجی) - آر - وینا گویا اور سر کے اندرونی ورید وین جریخ  
 اعصاب لگایا ہے + اور تشریح دان تمام جسم کی وریدون کو پانچ بابوں میں حسب  
 تفصیل ذیل تقسیم کرتے ہیں + باب اول - ورید الراس (بیل - آفدی - وین) +  
 باب دوم ورید النقی (نک - آفدی - وین) + باب سوم ورید الشعب الاعلی  
 (آر - آر - آفدی - وین) + باب چہارم ورید الشعب الاسفل (نور)  
 آر - آر - آفدی - وین) + باب پنجم - ورید البطن - (نک - آفدی - وین)  
 یاد دہانی وریدین) + پاکب قل - ورید الراس کے بیان میں اور بھی واسطی بہت  
 بیان کے تین جماعت میں منقسم کیا جاتا ہے +

جماعت اول - ورید الغائرہ کے بیان میں ان وریدون کے دیکھنے کے لئے چاہئے  
 کہ اول استخوانی جہلی گود و سرکین بعد انان بیرونی طبق استخوانی بذریعہ ریتی کے کھرج  
 ڈالیں پس ہمارے طبق بہت بقیہ عدلہ نالیان جال کی تہ نمودار ہونگے اور ان نالیوں

کے توصل سے سر کی ہر جانب نصف حصہ میں چار ورید حسب تفصیل ذیل مرتب ہوتی ہیں  
**کشیح اور کشت اللتخوانی**



اول - درید الجبہ ذنّ کبیلّ وین - دوسری تینون وریدین سے چھوٹی اور عظم الجبہ کے درمیانی حصہ سے خروج کر کے زاویہ حاجبہ فوقانیہ (سوپر - آر بیکل - ناچہ) کے راہ سے باہر نکل کر درید زاویہ حاجبہ سے مل جاتی ہے \* ووم - ورید مقدم الاذن - (ان - ٹی - برمی - آر - ٹم - برل - وین) جو عظم الجبہ کے جانبی حصہ سے نکل کر ورید الاذن میں آخر ہوتی ہے \* سوم - ورید موخر الاذن پوسٹری - آر - ٹم - برل وین جو خون عظم التحف کا جمع کر کے غشاء الصلب میں آخر ہوتی ہے \*

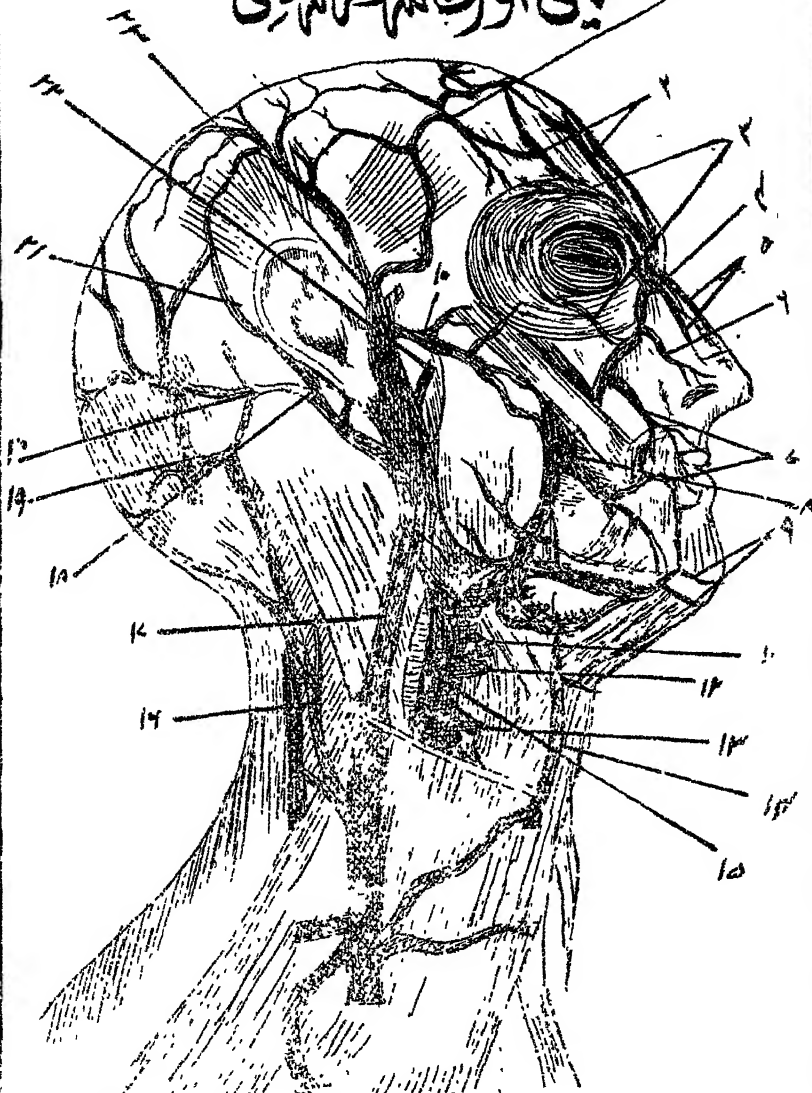
چھارم درید القمودی - آر بیکل وین - یکہ دوسری تینون وریدوں سے بڑی ہوتی ہے

(۱) ورید الجبہ (۲) ورید مقدم الاذن (۳) ورید موخر الاذن (۴) ورید القمودی (۵) ورید

اور خون عظم القحہ کا حج کر کے غشا المصلب (ڈیو۔ را۔ مٹر) میں آخر ہوتی ہے \*  
 جماعت دوم - دماغی وریدوں کے بیان میں اور ہمیں دو طرح کی وریدیں حسب  
 تفصیل ذیل تحریر ہوتی ہیں \* اول اور دۃ الدماغ (سری - برل - وین) اور کچھ  
 وریدیں دو قسم کی ہوتی ہیں ایک ورید الظاہرہ - دوم ورید الغائرہ \* اول -  
 ورید الظاہرہ (سو - پڑ - نیشیل - دین) بڑے دماغ کے مخ کے نشیب فراز میں  
 جسکو عربی زبان میں آندور الدماغ اور انگلیزی میں تسائی بولتے ہیں کچھ وریدیں  
 پچھلے طور پر کثرت سے ہوتی ہیں اور اپنے جاکے وقوع کے سبب بالآخر اور زیرین  
 اور بیرونی اندرونی کے نام سے نامزد ہوتی ہیں جیسا کہ بالائی اور درونی وریدیں  
 بالائی اور زیرین فرقہ طویل دماغی (لاٹچی - یو - ڈی - ٹی - فیشر) میں جو بڑی  
 دماغ کے درمیانی حصہ میں غار کی مانند ایک نشیب نظر آتا ہے مقدم اور موخر دماغ  
 کے جڑ تک پہنچ جاتی ہے اور زیرین اور بیرونی وریدیں جدولان جانبیہ لاکٹرل -  
 سائینس میں جو دماغ کے اندرونی حصہ سے شروع ہو کر باہر کی طرف ہوتا ہے اور عظم الاذن  
 کی سخت حصہ کی جڑ کے پاس جبل الوریڈ کے سوراخ میں داخل ہو کر جبل الوریڈ غائرہ میں  
 آخر ہوتا ہے تمام ہوتی ہے \* دوم - ورید الغائرہ بطون جانبیہ دماغ لاکٹرل - موخر  
 کے متفرق مقام میں تمام ہوتی ہیں \* دوم اور دۃ الدماغ (سری - ہلم) اور کچھ وریدیں  
 مانند اور دۃ دماغ کے بالائے اور زیرین بیرونی اور درونی کے نام سے مشہور ہو کر  
 جدولان جانبیہ دماغ - (لاکٹرل - ویکٹری) کی غیر مقام میں تمام ہوتی ہیں \*



# تشریح اور کلام و سرگدی



۱- ورید الیافوخ - ورید الجنبه - ورید جفن الاعلی الی - ۲- ورید لسان - ورید الارنبه - ۳- ورید العنقین  
 ۴- ورید شفا الاعلی الی - ۵- ورید الوجبه - ۶- ورید القفصه - ۷- ورید الریه الوجبه - ۸- ورید اللسان - ۹- ورید الحلق  
 ۱۰- ورید الریه تحتانیه - ۱۱- ورید المقدمه - ۱۲- ورید الریه - ۱۳- ورید الریه - ۱۴- ورید الریه - ۱۵- ورید الریه  
 ۱۶- ورید الریه - ۱۷- ورید الریه - ۱۸- ورید الریه - ۱۹- ورید الریه - ۲۰- ورید الریه - ۲۱- ورید الریه - ۲۲- ورید الریه  
 ۲۳- ورید الریه - ۲۴- ورید الریه

جماعت سومیم۔ درید الفو تانہ کے باقی میں اور اس جماعت میں چار وریدیں حسب تفصیل  
ذیل بیان ہوتی ہیں۔ ۱۔ اوّل ورید شعبہ (فیشل - دین) قف کے مقدم حصہ کی چھوٹی رگوں  
سے شروع ہو کر درید الجبہ کے تمام سے پیشانی کے درمیانی خط سے ہوتی ہوئی ناک کی جڑ  
تک پہنچ کر وہ جس طرف کے ہنمام ورید سے مل جاتی ہے اور اس جگہ پر ایک شاخ وریدی شروع  
ہو کر اوپر کے پوٹے میں جاتی ہے اور اس شاخ کو عربی میں درید جنّ الاعلیٰ اور انگریز میں  
سُو - پے - رچی - آر - پال - پی - برل - یا آئی لڈ دین کہتے ہیں۔ ۲۔ بعد ہر ایک  
ورید الجبہ ناک کے پہلو سے ہوتی ہوئی عرق الاقین یا مقدم العین (انگ - یو - کر - یون)  
کے نام سے مشہور ہو کر چشم خانہ کے اندرونی گوشہ تک پہنچتی ہے۔ اور اس موقع پر ایک  
وریدی شعبہ نکل کر ناک کے سطح پر بچھا جاتا ہے اور اس وریدی شاخ کو عربی میں عرق اللہ  
اور انگریزی میں ٹرنزل - دین - کہتے ہیں اور اس شاخ سے کچھ نیچے ایک اور شاخ نکلا  
آ نکھ کے نیچے کے پوٹے میں منتشر ہوتی ہے اور عربی میں اس کو درید جنّ الاسفل - اور  
انگریزی میں انفری آر پال - پی - برل - بولتے ہیں اور جب نیچے کی طرف آتی ہے تو  
ایک شعبہ نکل کر ناک کے سوراخوں میں پس جاتا ہے جس کو عربی میں عرق المنخیز بولتے  
ہیں۔ ۳۔ اور جب کچھ ورید لبوں کے محاذی آتی ہے تو لبوں کا میل کچلا خون واپس لے جانے  
والے چند باریک رگوں سے ورید ثفت الاسفل (سُو - پے - رچی - آر - یو - برل) اور  
کئی دریدوں سے ورید ثفت الاسفل (ارن - نئے - رچی - آر - لی - بیکل) جس کو فارسی میں  
چہار بند کھتر ہیں مگر درید ثفت الاسفل سے ایک شعبہ نکلا ہٹوڑی کے درمیانی حصہ میں  
جاتا ہے جس کو عربی میں ورید غرقہ کہتے ہیں یہ سب وریدیں غلیظ خون کو سلسلہ وار  
درید مذکور میں پہنچاتی ہیں اور اسی مقام پر ایک اور شاخ ترچہ طور چہری کی باریک

شاخون سے مرتب ہو کر اس میں تمام ہوتی ہے جبکہ ورید مورب الوجه عربی میں - اور  
 رُئوسُ فیشل انگریزی میں بولتے ہیں اور پھر جب یہ ورید نیچے کو آتی ہے تو  
 ورید الوجه کے نام سے نامزد ہو کر شریان الوجه کے ہمراہ فک اہل یعنی زیرین جڑے  
 اور غروفکیہ تھانیہ (سب رُئوس فیشل - گلائڈ) سے گزر کر ورید الصغیر کی شاخ سے ملتی ہوئی  
 جل ورید الغایہ میں تمام ہوتی ہے + لیکن قبل داخل ہونے ورید جل الغایہ کے چند  
 باریک شاخیں سُورے اور دانہ کی جڑ اور خاص ساخت ادنیٰ سے شروع ہو کر ایک دو  
 سے جڑتی ہوئی اخیر کو ورید الفرس کے نام سے مشہور ہو کر اس میں داخل ہوتی ہے اور جب  
 ورید الغایہ میں شامل ہو جاتی ہے تو دو شاخیں اس میں شامل ہوا کرتی ہیں چنانچہ چند  
 شاخیں زبان کی ساخت سے نکل کر ایک دو سری سے جڑتی ہوئی ورید اللسان -  
 (تنگوئل وین) کے نام سے نامزد ہو کر اس میں تمام ہو جاتی ہیں اور اس طرح پر دوسری  
 شاخ گلا - وٹالو - وکوتا - وغیرہ کے گرد و نواح کے اعضا کی باریک شاخوں سے مرتب  
 ہو کر ورید الحلق (الینجیل) کے نام سے نامزد ہو کر اس میں شامل ہو جاتی ہیں + دویم  
 ورید الغایہ لٹفک (اِن - رُئ - نل - رُئوس فیشل - وین) جو زاید زوجہ (زائگوما) - اور  
 زاید جثاعیہ کی وریدوں کے توصل سے مرتب ہو کر زیرین جڑے کی گردن کے پیچھے  
 جا کر ورید الصغیر سے عند الاذن (پرائی - رُئ - گلائڈ) کی ساخت میں مل جاتی ہیں -  
 لیکن ورید الغایہ لٹفک اور ورید الصغیر کے اتصال کی جگہ کے نیچے سے ایک شاخ ٹھکڑ  
 پیچھے کانوں کے جاتی ہے اور ورید خلف الاذن (پوسٹیریئر آرٹریکولر) کے نام  
 سے مشہور ہے اور جب یہ ورید کان کی کوئی کی محاذی پہنچتی ہے تو دو شاخوں  
 میں منقسم ہو جاتی ہے مگر جو کان سے اوپر کو جاتی ہو اس کو ورید الاذن (پرائی وین)

کتاب  
 فی  
 الطب  
 جلد  
 اول  
 باب  
 فی  
 تشیخ  
 و  
 تعریف  
 الاعضاء  
 و  
 اقسامها

کھتر مین اور دوسری کو جو پچھلے اونچائی بڑی کان کے واقع ہے سخت اختیار کھتے  
 ہیں + سیوم - درید الصغ (میدل - ٹیڈل - وین) جو کپنتی کے مقدم اور  
 موخر شاخوں کے توصل سے مرتب ہو کر نیچے اترتی ہوئی زاید زنجیر کے کچھ اوپر  
 ایک بڑی شب سے مل کر فدا لائن کے اندر سے ہوتی ہوئی زیرین جبرے کے  
 کو نہانک پہنچ کر دو شاخوں میں تقسیم ہو جاتی ہے بجلہ ان دونوں شاخوں کی بڑی  
 شاخ کچھ نیچے گزر کر جل الورد الظاہر (اکسٹر - نل - جوگلہ - وین) کے نام سے  
 مشہور ہوتی ہے اور چوٹی شاخ درید الوجہ کے ہمراہ مل کر جل الورد الغایہ (اکسٹر - نل - جوگلہ - وین) سے مل جاتی ہے + چہارم - درید القمدی (اکسٹر - وین) جو  
 شریان القمدی کے ہمراہ پائی جاتی ہے اور سر کے پچھلے حصہ پر چند باریک رگوں سے مرتب  
 ہو کر گردن کے پچھلے والے عضلوں کے نیچے سے گہری گذرتی ہوئی گہری ورونی سینے غائر  
 اور گاہے بیرونی یعنی ظاہرہ جل الوردین تمام ہو جاتی ہے +

باب دوم - درید النقی کے بیان میں یاد ہے کہ گردن کی ہر جانب پرتین موٹی  
 دو چوٹی ویدین ہوتی ہیں اور ہر ایک کا تفصیل بیان ہوتا ہے + اول - جل الورد الظاہر  
 (اکسٹر - جوگلہ - وین) اور کچھ درید حقیقت مین درید الصغ کی شاخ کا بڑا ہے جو فدا لائن  
 کے زیرین کنارے سے شروع ہو کر گردن کے گہرے عضلات کو چیدتی ہوئی وید تر قوہ  
 تحتانیہ میں تمام ہو جاتی ہے + دوم - جل الورد الغایہ (اکسٹر - نل - جوگلہ - وین) اور  
 فضا الصلب کے جرد لائن وغیرہ داغی دریدین سے مرتب ہو کر عظم اللسان کے بڑے  
 سینکڑے کے مقابل میں پہنچ کر درید الصغ سے ملتی ہوئی گردن کے پہلوؤں پر سے نیچے اترتی  
 ہے اور آخر کو درید تر قوہ تحتانیہ کے ہمراہ شامل ہو کر درید الاسم (اسم) بنتی ہے +

درید القمدی  
 وین

سوم۔ جل الورد المقدم (اِنْ شِیرَی - اَرْجُوْکُمْ - وَنَیْ) اور کچھ ورید عظم اللسان پر بذریعہ چند عروق باریک شروع ہوتی ہے اور گلے کے درمیانی خط پر ستر ہوتی ہوئے عظم القص کے بالائی کنارے تک اُترتی ہے اور بعد از ان قدرے باہر کی طرف مڑ کر ترسہ مقام اختتام جل الورد الظاہرہ کے ورید تر قوہ تحتانیہ میں داخل ہو جاتی ہے۔

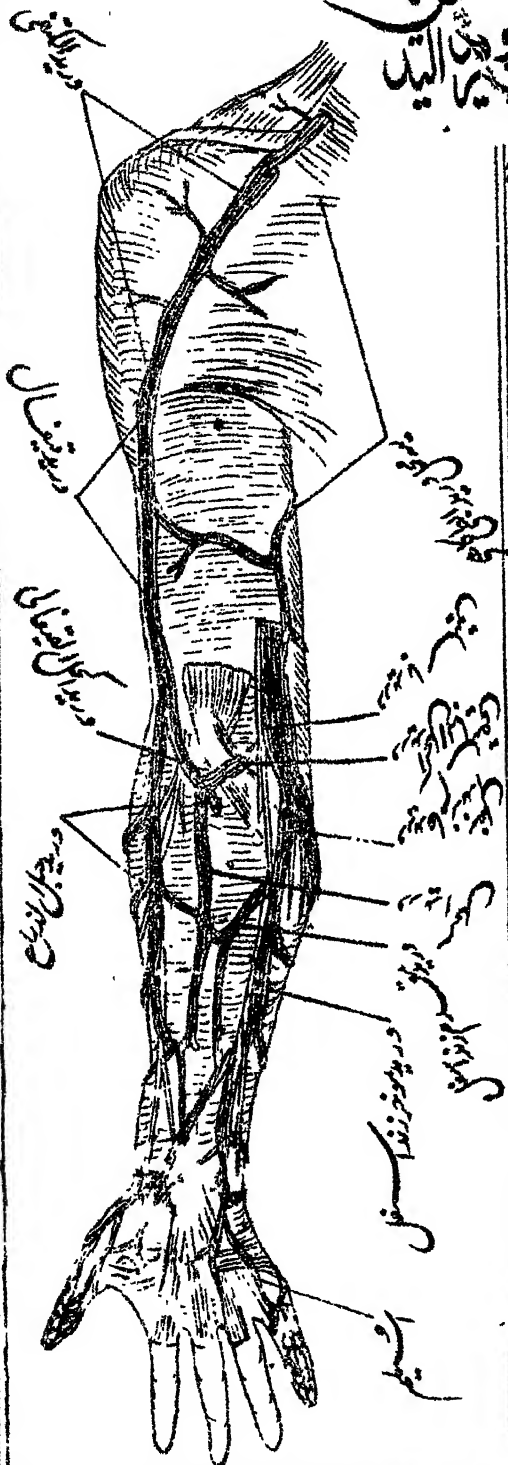
چہارم۔ ورید فقریہ (دُرُّ - طِیْرَلْ - یُنْ) اور کچھ ورید مخرج النخاع (قُرْنِ - یُنْ شِیْنَم) کے پچھلے حصہ پر بذریعہ چند رگین کہو پری اور گردن کے جو گلے عضلن سے نکلتی ہیں شروع ہو کر حامل الکمر (اَلْاَسْ - مَہ) کے اُٹے نکال کے سورخ میں داخل ہوتی ہے اور پھر گردن کے باقی مہر وکی اُٹے نکال دیکر سورخ سے شریان فقیریہ کی ہمراہ گزرتی ہوئی اُتر کر نکال ششم مہرہ کے سورخ سے باہر نکل کر ورید تر قوہ تحتانیہ میں او سکو اختتام کے قریب داخل ہو جاتی ہے۔

پنجم۔ ورید ترسیہ تحتانیہ (سُوْ - پَیْ - رِیْ - اَرْجُوْ - تَہَا - رَکْ - کُتْ) اکثر آدمیوں میں دو اور بعض شہناصوں میں اس سے زیادہ شاخیں ہی ہوتی ہیں اور قصبۃ الریہ کی طرین پر عدد ترسیہ کا خون حج کر کے اُترتی ہوئی چند وریدوں سے مل کر قصبۃ الریہ کے اوپر ایک وریدی جال بناتی ہے اور پھر مہنی اور بائیں شہناخوں میں منقسم ہو کر دائیں اور بائیں ورید لاکم لمین آخر ہوتی ہے۔

باب سیوم۔ ورید الشب لاسطی (اَرْجُوْ - اَرْکُزْ - مَیْ) کے بیان میں اور او سکو ورید الیدین یعنی ہاتھوں کی وریدیں بھی کہتے ہیں اور یہ وریدیں دو قسم کی ہوتی ہیں ایک ورید الخونیہ جو ہمیشہ نیچے جلد کے رہتی ہے۔ دویم۔ ورید الخانیہ اور حق جو ہمیشہ تو سب شریانوں سے پیدا کرتی ہیں اور غصہ وغیرہ تر پوشیدہ پائی جاتی ہے۔

ورید فقریہ کے پچھلے حصہ پر بذریعہ چند رگین کہو پری اور گردن کے جو گلے عضلن سے نکلتی ہیں شروع ہو کر حامل الکمر (اَلْاَسْ - مَہ) کے اُٹے نکال کے سورخ میں داخل ہوتی ہے اور پھر گردن کے باقی مہر وکی اُٹے نکال دیکر سورخ سے شریان فقیریہ کی ہمراہ گزرتی ہوئی اُتر کر نکال ششم مہرہ کے سورخ سے باہر نکل کر ورید تر قوہ تحتانیہ میں او سکو اختتام کے قریب داخل ہو جاتی ہے۔

# تصویر تشریحی یما الید



قسم اول - درید الاصل  
 کے پیلن مین اور سین نو  
 شاخین جب تفصیل مل پائی  
 جاتی ہیں + اول - درید الاصل  
 زندہ الاصل (ان) - کے درید  
 آر - الٹر ہتلی کے اندرونی  
 جانب کی چند عروق کمرتب  
 ہو کر کلائی کے آگے اور اندرونی  
 پہلوں سے ہوتی ہوئی جوڑ  
 گہنی کے قدرے نیچے پہنچتی  
 ہے بعد ازاں درید منور زندہ  
 سے ملتی ہوئی دریدیم زندہ الاصل  
 (کا - سن - ال - نروین)  
 کے نام سے مشہور ہو کر قدرے  
 بالا کو چڑھتی ہے اور مقابل  
 جوڑ گہنی کے درید اکمل الباسقی  
 (سٹیٹین - ریز - کاک) جو



درید اکمل کی دوسری شاخ ہے اور کچھ شاخ بہ نسبت دوسری شعبہ کے موٹی مگر قدرے چوٹی  
 ہوتی ہے اور کچھ دریدہ الارین العنصلہ کے اندرونی جانب سے روان ہو کر درید عام زنا  
 سے ملکر درید باسلیق کھلاتی ہے +

ہشتم - باسلیق (بزرگ) بازو کی رب ریو سے یہ بڑی درید ہے اور کچھ  
 دریدہ عظام زنا اسفل اور درید اکمل الباسلیق کے شال ہونے سے تیار ہوتی ہے اور  
 بازو کے درونی جانب پر ذوات الارین العنصلہ کا اندرونی کنارے سے ہوتی ہوتی  
 شریان العنصلہ (بریکل - آرٹری) کے سامنے سے گذرتی ہوتی درید الابط کے جا  
 آواز کے قریب داخل ہو جاتی ہے +

نہم - درید قفال (سفکٹ دین) اور کچھ درید درید زنا علے اور درید اکمل انقیال  
 کے متصل سے تیار ہوتی ہے اور بازو کے بیرونی طرف ہوتی ہوئی اوپر کی طرف تنصلہ  
 کے بازو کے سہ گوشہ والے عضلہ وکٹائیڈ مسل کے درمیانی نالی سے گذرتی ہوئی  
 عظم القرقوہ کے نیچے سے گذر کر درید البلی کے قریب الاختام درید تر قوہ تھماہ میں آخر  
 ہو جاتی ہے +

تسم دوم - درید التھماہ (ڈیپ وین) کے بائیں کچھ دریدیں تھری اور عیس ہر  
 ہمیشہ شریانوں کے ساتھ دو دو ہتی ہیں اور وینی کیٹی کے نام سے مشہور ہو جاتی  
 ہیں - واضح ہو کہ تشریح دانوں نے انکی چھ دریدیں مقرر کی ہیں مگر دو دریدیں  
 انہیں سے مروج ہیں اور باقی کی چار دریدیں نہ مشہور ہیں لہذا اس حکمہ صرف دو  
 دریدیں مروج حسب تفصیل ذیل تحریر ہوتی ہیں +

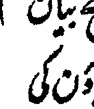
اول - درید الابط (اگ - زکری - وین) جو باسلیق عنبرہ بازو کی دریدیں سے

درید تھماہ



[illegible]

خین باجم کل مل تابی ہے پچا۔  
ازمان و جہان را بکلی



دوسری افق ظاہر

٤٤

خبریں

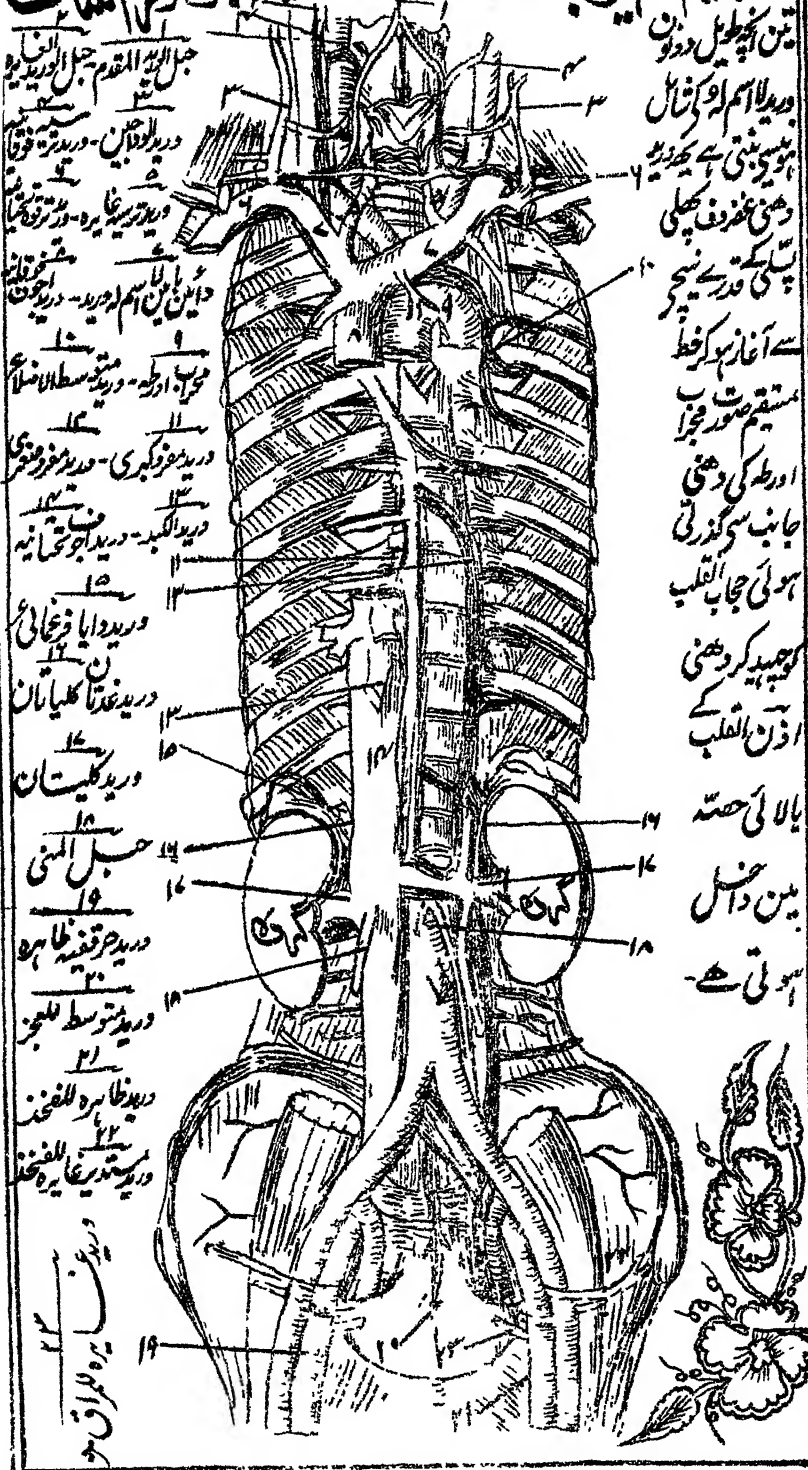


اور پشت پاؤں کی رگوں کے باہم ملنے سے مرتب ہوتی ہیں اور مہنام عضلہ کے زیرین کنارے سے شروع ہو کر بیرونی شریان اور اندرونی حسب کی جانب سے ہوتی ہوئی مقبیہ کبیرہ المغنذہ (أو کبیرہ کینٹس) عضلہ کے درمیان سے بالائی طرف کو نکل کر سفید کھلاتی ہے + دویم دریدہ المغنذہ (دین) جو حقیقت میں دریدہ الدغصیہ کا بڑا حصہ ہے اور مقبیہ کبیرہ المغنذہ عضلہ کے کنارے سوراخ کے مقابل سے شروع ہو کر شریان کے ہمراہ بالائی طرف کو چڑھتی ہوئی پوپارٹ رباط کے نیچے سے اندر کو گذر کر دریدہ جفنیہ ظاہرہ کے نام سے مشہور ہوتی ہے +

**باب پنجم** جسم کی دریدوں کے بیان میں جبکہ انگریزی زبان میں **دین** و **دین** کہتے ہیں واضح ہو کہ جسم کی دریدوں کو شارینج ہفت اقسام میں حسب تفصیل ذیل تقسیم کیا ہے + **قسم اول** دریدہ اجوف فوقانیہ (سو-پیری-ار-یو-ینا-کیو-ا) اور اسکی شاخوں کے بیان میں اور اور اسمیں تین دریدیں حسب ذیل بیان ہوتی ہیں + **اول** دریدہ لاسم لہ یعنی سوانچ طویل اور دہنی جل الوریہ الغایرہ اور دہنی دریدہ تر قوہ تحتانیہ کے توصل سے بنتی ہے اور کچھ دریدہ لاسم لہ شریان کی دہنی طرف سے استقامت کے طور دہنی شش کے بالائی حصہ پر پہنچ کر بائیں دریدہ لاسم لہ کی ہمراہ شامل ہو کر دریدہ اجوف فوقانیہ بناتی ہے + **دویم** دریدہ لاسم لہ (ساری لفٹ - وینا نامیٹا) تین انخ طویل اور بائیں جل الوریہ الغایرہ اور بائیں دریدہ تر قوہ تحتانیہ کے شامل ہونے سے بنتی ہے - اور محراب اور طہ کے آگے سے گذرتی ہوئی دریدہ لاسم لہ یعنی سے ٹکر دریدہ اجوف فوقانیہ بناتی ہے + **سیوم** دریدہ اجوف فوقانیہ (سو-پیری-ار-یو-ینا-کیو-ا)

بابت  
دریدہ  
اجوف  
فوقانیہ

لشترایم تقوی و کمالی و ایمان و امید این است که ایامی



ہے اور سرگردن اور چھاتی کا سایہ ناکارہ خون جمع کر کے اذن مذکورہ میں واپس پہنچاتی ہے +

**قسم دوم۔** ورید اجوف تھانیہ (الْفِرْعَوْنِيَّةُ - اَزْ - وِیْنَا کُیُوَا) اور اسکی شاخوں

بیان میں اور اس میں چار شاخیں حسب تفصیل ذیل مرقوم ہوتی ہیں :

**اول۔** ورید حرقنیہ ظاہرہ (اَلْکُثْرُ - اِلَیَّا کُ - وِیْنُ) جو حقیقت میں ورید الغنڈ

کا بڑا ڈھ ہے اور بھیہ ورید پوپارٹ بباط کے نیچے سے شروع ہو کر چوکتھی اور پانچویں

فقرات القطن کے محاذی ورید حرقنیہ غایہ کی ہمراہ ملکر ورید حرقنیہ عامہ کے نام سے

مشہور ہو جاتی ہے اور ورید مدی وغیرہ چند شاخیں اس میں تمام ہوتی ہے :

**دویم۔** ورید حرقنیہ غایہ (اَلْکُثْرُ - نَلْ - اِلَیَّا کُ - وِیْنُ) جو چند وریدوں کے باہم ملنے

سے مرتب ہوتی ہے اور شریان حرقنیہ غایہ کے درونی پہلو سے گذرتی ہوئی

عظم العجز کے مقابل ورید حرقنیہ ظاہرہ میں شامل ہو کر ورید حرقنیہ عامہ کھلاتی ہے

اور سُرین اور پیڈو اور شانہ وغیرہ وریدین اسکی مختلف مقاموں میں آخر ہوتی ہے :

**سوم۔** ورید حرقنیہ عامہ (کَا مَنَ اِلَیَّا کُ - وِیْنُ) جو غایہ اور ظاہرہ ورید حرقنیہ

کے باہم ملنے سے تیار ہوتی ہے اور عظم العجز کے مقابل سے شروع ہو کر اوپر درونی

جانب کو گذرتی ہوئی چوتھے پانچویں فقرات القطن کے محاذی دوسری ہتھام دہ

کے توصل سے ورید اجوف تھانیہ مرتب ہوتی ہے اور دہنی ورید بہ نسبت بائیں کے

چھوٹی ہوتی ہے : **چھٹا** ورید اجوف تھانیہ (الْفِرْعَوْنِيَّةُ - اَزْ - وِیْنَا کُیُوَا)

جو دونوں ورید حرقنیہ عامہ کے باہم ملنے سے بنتی ہے اور چوتھے پانچویں فقرات القطن

کے محاذی سے شروع ہو کر عموماً الفسفات اور اورغذائے کبھی کبھی دہنی طرف سے چڑھتی

ہوئی جگر کے پچھلے کنارے کے شگاف سے گذر کر سوراخ دایا فوغا میں داخل ہوتی ہے  
 بعد ازاں حجاب القلب کو چھید کر دھننے اُون القلب کے زیرین حصہ میں داخل ہو جاتی ہے  
 اور اعصاب لطینہ اور پیٹرو وغیرہ کا سیاہ خون جمع کر کے اُون القلب سے کورین واپس  
 لاتی ہیں اور دایا فوغا اور جگر اور کمر اور گردہ کی وریدیں اس کے مختلف مقام میں اختتام ہوتی ہیں  
**قسم سوم** مفرد وریدین (افری - گاس - وین) کے بیان میں اور کچھ وریدین  
 صرد و ورید اجوف میں ارتباط پیدا کر کے دونوں کو باہم ملاتی ہیں اور خون اُن مقام  
 کالائی میں کہ جہاں سے کچھ دونوں وریدین علامتہ ہتھیں رکھتی اور کچھ اصل میں چار  
 شاخیں ہوتی ہیں اول ورید مفرد کبری دوم ورید مفرد صغری سوم ورید متوسط الاعلیٰ یعنی چھام ورید متوسط الاعلیٰ  
 اعلیٰ یاری باؤل - ورید مفرد کبری (افری - گاس - یجور) دہنی طرف کی  
 قسطنطنیہ میں دوسرے مہرے کے مقابل ورید کمر اور کبی ورید اجوف تختانیہ یا ورید الکلیہ  
 سے شروع ہو کر اوپر کی طرف جڑھتی ہوئی دائیں پاؤں دایا فوغا کو چھید کر یا سوراخ  
 اور ط سے گذر کر عمود الفقرات کے دائیں طرف گذرتی ہوئی میٹھ کے تیسرے مہرے کے  
 مقابل پہونچ کر محرابانہ طور گذرتی ہوئی ورید اجوف قوتانیہ میں آخر ہوتی ہے اور دہنی  
 جانب کے آٹھ ورید الامتلاخ اور ورید المری اور ورید مفرد صغریٰ اور ورید التجوی  
 اس کے مختلف مقام میں آخر ہوتی ہیں ۴ دویم - ورید مفرد صغریٰ (افری - گاس  
 مائٹربائیں طرف کے قطعی حصہ میں ورید القطن یا ورید الکلیہ سے شروع ہو کر دایا فوغا  
 کے بائیں پاؤں کو چھید کر چھاتی پن پہنچتی ہے اور پیٹھ کے چھٹے یا ساتویں مہرہ  
 کے مقابل سے ترچھے طور پر گذر کر ورید مفرد کبری میں تمام ہوتی ہے اور اس میں  
 بائیں طرف کے ساتھ زیرین ورید الامتلاخ تمام ہوتی ہے ۵ سوم ورید متوسط الاعلیٰ

۲-  
 دایا فوغا میں  
 دایا فوغا میں

اعلیٰ معنی (رَایٹ - سوپر جی - آر - انٹر کاسٹل) جو دو بالائی درید الامسلاح کے  
 باہم ملنے سے بنتی ہے اور اوپر کی طرف چڑھتی ہوئی دہنی و رید ترقہ چٹمانین میں آخر سوئی  
 ہے \* چھارم - درید متوسط الامسلاح اعلیٰ یاری (فٹ - سوئی)  
 رچی - آر - انٹر کاسٹل) جو پانچ بالائی درید الامسلاح کو ملنے سے بنتی ہے اور  
 اوپر کو جا کر بائیں و رید لاسم لہ میں ختم ہوتی ہے \*

قسم چھارم - درید القلب کے بیان میں (کار - ویک - یون) اچھ و رید قلب کی شریں  
 کا خون جو دل کی پرورش کیو اطر جاتا ہے - بعد سیلا پن کے واپس لاتی ہن اور  
 پھر و ریدین چارہ ہن حقیقت فیل بیان کرتا ہن \* اول دریدی کبرے  
 (وینا - کار - ڈس - گنٹا - یون) دل کی نوک سے شروع ہو کر آگے کی طرف سے گذرتی  
 ہوئی دائیں اذن القلب کے پچھلے حصہ میں آخر ہوتی ہے \* دویم - دریدی متوسط  
 (وینا - کار - ڈس - یڈیا) دل کی نوک سے شروع ہو کر پیچھے کی طرف سے گذرتی ہوئی  
 دریدی قلبی کبری میں تمام ہوتی ہے \* سیوم - اور وہ قلبی صفوی (وینا - کار - ڈس  
 پا روجی - یون) دائیں بطن القلب کی اگلی سطح سے شروع ہو کر چند شاخیں آئیں  
 متی ہوئی ایک شاخ بناتی ہے اور دریدی قلبی کبرے سے لجاتی ہے \* چہارم اور وہ  
 تہوس (وینا - یڈیا - یون) جو حقیقت میں بہت باریک بنیاد و ریدین ہوتی  
 ہن جو اذن القلب میں جدا جدا صورا خون کے ذریعہ سے آخر ہوتی ہن \*

نام

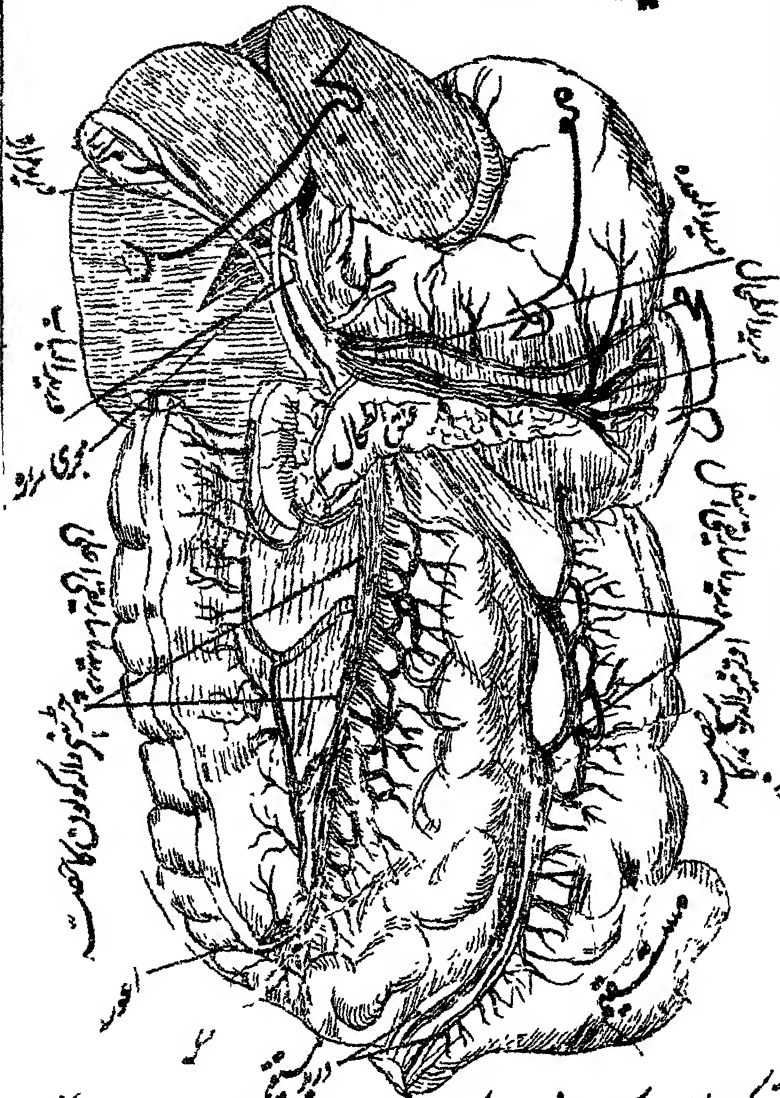
قسم سیم - فقرات القلب: حرام مؤکی درید ذکری بیان میں \*

اول - اور وہ الفوات (ڈار - سالی) - ریا پریٹل - یون) پھر و ریدین بہت تیز  
 ہوتی ہن جو ایک جال کی صورت بنا کر عمود الفوات کے زاید شکوید (سپائیس ٹر سوزن)





# شرح تفصیل البک او ماوی کشالی



تلی کی ساخت کے اندر شروع ہو کہ بذریعہ تین چار بڑی شاخوں کے باہر نکلتی  
 ہوئی باہر مل کر افقی طور پر غنط الطحال کی کھلی سطح کی بالائی کنارہ پر بہت بڑی  
 دایرہ جری کی قریب دریدہ ساریقا اعلیٰ کی متصل سے دریدہ البک (پیشین سرسوزن)

ورید المعدہ اور ورید الکبد اور ورید سارلقی اسفل سین ختم ہوتی ہیں +  
**چھٹا** روم - ورید المعدہ (کیا سترگ - وین) جو شریان المعدہ کا خون بعد از  
 کے واپس لاتی ہے اور فم اعلیٰ معدہ کے سرے سے شروع ہو کر چوٹے ختم معدہ سے  
 گذرتی ہوئی فم اسفل معدہ پر پہنچتی ہے بعد ازاں پیچھے اور نیچے اوپر کر ورید الطحال میں  
 تمام ہوتی ہے + **پنجم** - ورید الباب (پور - ٹل - وین) جو بڑے سرے  
 عنق الطحال کے بالائی کنارے پر ورید سارلقی اعلیٰ اور ورید الطحال کے ارتباط سے  
 بنتی ہے اور مجرے عام للعفرا (ڈکٹس - کیوٹی - کوٹی - ڈوکٹس) اور شریان الکبد  
 کے ہمراہ ہوتی ہوئی آڑے شکاف جگر کے قریب دو شاخوں میں تقسیم ہو جاتی ہے  
 بعد ازاں ایک جگر کے دائیں اور دوسرے بائیں نوٹھری جگر میں داخل ہو کر شریان الکبد  
 اور مجری الکبد کے ساتھ شاخ و رشخ ہو کر ساخت جگر میں پہنچتی ہے - یاد رہے کہ  
 خون شریان الکبد کا جو پرورش جگر کے لئے داخل ہوتا ہے یکایک ورید الکبد  
 میں نہیں جاتا بلکہ ورید الباب میں عروق شریہ کے ذریعہ داخل ہو کر ورید الباب  
 کے خون میں آمیز ہوتا ہوا ورید اوف تحتانیہ میں پہنچتا ہے +

**سہم ہفتم** - اور وۃ الریہ (پلمو - نری - وین) تعداد میں چار ہوتی ہیں اور  
 برخلاف دوسری وریدوں کے شش سے سرخ و نفیس و صاف خون بائیں اذن القلب  
 میں پہنچاتی ہیں اور شش کی تریک عروق شویہ سے شروع ہو کر شاخ و رشخ  
 ملتی ہوئی پانچ شاخیں بنیں ہر ایک نوٹھری شش سے باہر نکلتی ہیں بعد ازاں  
 دائیں طرف کی درمیانی شاخ اپنی جانب کی بالائی شاخ سے مل کر چار وریدیں بنتی  
 ورید او قدرے بالا کو گزرتی کر دائیں وریدیں دائیں اذن القلب میں اور مجرای او طے

کے پیچھے سے اور بائیں دریدین جا خروج اوطہ کے آگے اور شریان اللہ کے پیچھے  
 سے گزر کر جبال القلب کو چھیدتی ہوئی بائیں اذن القلب میں تمام ہوتی ہیں \*  
**فائدہ یا زوہم** - احکام عروق مقصود اور انکو منافع اور مہیت میں \* یاد رہے  
 کہ جو رگین کہولی جاتی ہیں اور وہ ہیں یا شرائین لیکن مقصد اور وہ کی مروج ہے  
 نہ قصد شرائین اور اطباء نے ان کے قصد میں جرأت نہیں کرتے اور جو دریدین ہا  
 میں ہیں اور قصد اذن کے کھوے جاتے ہے حسبِ قیاس ذیل بیان ہوتے ہیں  
 اور شریانیں بھہ دریدین چھہ میں اول قیفال دویم اکحل - سیوم باسلیق چھہام  
 جل الزراع خیم البلی - ششم آسلم \*

**بیان قیفال** - بھہ دریدین عرب قیفال سے ہے اور معنے اسکے نفت یونان میں  
 کھنارے کے ہیں اور چونکہ یہ رگ بازو کے کنارے پر واقع ہے اسلئے نامزد  
 اس نام کی ہو گئی ہے اور حکماء یونان کے نزدیک اس رگ کے قصد کہولن سے  
 خون سر اور گردن کا زیادہ آتا ہے اسلئے اسکو زبان پارسی میں سر اور کھتے ہیں  
 لیکن بھہ خیال ازوے علم تشریح کے محض خیال اور سہ سر غلط فہمی ہے کیونکہ جب  
 ہم گھوڑے عقل کو وسیع میدان تشریح میں جو لان دیتے ہیں اور چرخ خیال  
 کو بندریہ تیل تجربات کے خانہ اراض میں روشن کرتے ہیں اور متقدمین اور خیر  
 کی تصانیف پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں اس بات پر یقین ہو جاتا ہے کہ قصد  
 خواہ کسی رگ سے کھولی جاوے تسکین سبحان بیکہ تمام جسم انسان میں ہوجا  
 ہے اور خون کل بدن کا گھٹ جاتا ہے اور کل بدن کی دھنیں خونیں سبھی آجاتی ہے  
 اور حرکت قلب کی دھیمی بڑھ جاتی ہے ہر شخص میں مقام کی ان رگدین سے لا حاصل ہے



منجملہ انکے فصد کی مثال کی اکثر کہولی جاتی ہے کیونکہ اسکے نیچے شریان و فیرو پائی نہیں  
 جاتی طریق کھولنے فصد کا پھر ہے کہ ریلین کے اس نا تھر کو جسکی فصد کہولنی منظور ہو  
 اپنی چھاتی پر لگا کر ایک فیتہ دو وزن ہاتھوں میں تھام کر کلائی سے کھٹنی کے اوپر تک  
 وریدی خون کی تسویط کریں بعد ازاں بالائی کٹنے کے دولپیٹ دیکر بیرونی جاذب سے  
 باندھیں تاکہ رگیں پھولیں اور جب طبع ظاہر ہو جاوےں بعدہ فیتہ کو قدرے نرم  
 کر دیں تاکہ خون بدون تکلیف کے نکلے مگر کچھ طریق زیر تن میں بہت آتا ہے نہ لاغر  
 بدن میں کیونکہ لاغور میں بہ سبب خلل و ق کے سخت باندھنا سبب احتباس  
 دم اور مانع ظہور گ کا ہوتا ہے پس ایسے آدمی میں واجب ہے کہ پٹی چوٹ نہ باندھیں  
 اور دوران خون شریانی کو بند نہ بننے کے تمیز کریں اگر ضریان بننے کم ہو گئی ہو

تو قدر سے کچا و فیتہ کا کم کر دیوین بعد ازان کہنی کے ذرا نیچے بائیں انگوٹھے سے  
 اوس رگ کو دبا دیں تاکہ چھیدنے کی وقت نشتر کھال کے نیچے حرکت نہ کرنے پاد  
 پھر نشتر کی نوک دائیں ہاتھ کی چٹکی میں پکڑ کر ترچھے طو پر رک مطلب کو چھیدیں  
 جب خون چھلکے دے تب نشتر کو ذرا آگے بڑھا کر نکال لیوین تاکہ شگاف بنائی  
 میں ہو جاوے اور کھوانہ چھیدیں کیونکہ دوسرے پرت چھد جائیگا اندیشہ ہے  
 اور شگاف نشتر کا وسیع ہوتا کہ خون موافق مطلب کے نکل جاوے اسلئے کہ جرم رگ  
 مذکور کا غلیظ ہوتا ہے اور شگاف غیر وسیع نکالنے خون واجب الدفع میں کافی نہیں ہوتا  
 جس سے تصور تر اید امراض کا ہے بعد ازان خون لینے والہ پیالہ صوبق دہار خون  
 کی رکھ کر انگوٹھا ورید سے اوہا لیوین اور لین کے ہاتھ میں کوئی لاٹو وغیرہ جو رگ  
 پھیرنے کو دیوین کہ اس نکت سے خون دہار کے ساتھ باسانی نکلے گا اور جب بقدر  
 حاجت نکل چکے یا مریض کو غشی ہونے لگے تو پٹی باندھی ہوئی کو کھول کر انگوٹھا شگاف  
 پر رکھ دیوین اور خون آلودہ جزو ہاتھ کے پانی سے دھو ڈالیں اگر دھو نہ شگاف کا  
 منظور ہو تو اول جلد شگاف کو کھول کر دھو دیں بعد ازان دوسرے مقام کو صاف  
 کریں پھر اس احتیاط سے گدی کروئی شکل کے شگاف پر رکھیں کہ شگاف جلد کا شگاف  
 رگ کے محاذات سے منحرف نہ ہووے اور جگہ مخصوص جلد کی جو پھلے باندھنی کی  
 رگ سے التصاق رکھتی ہے اسی وضع پر بعد کھولنے کے رہے اور کھارے شگاف  
 باہم بخوبی ملجا دیں بعد ازان انگوٹھا گدی پر رکھیں پھر ایک پٹی لیکر اور میا جھتہ  
 اوس پٹی کا شگاف پر رکھ کر انگوٹھا پٹی پر جادیں اور اس شکل کا ۸ پیٹ بیکر گرہ  
 خاص شگاف پر لگا دیں اور ہاتھ کا ترہ میں کھ دیوین اور بعد ازان اس جگہ سے

پٹی کو کہل ڈالیں اور تین چار روز تک اس ہاتھ سے کام نہ کریں ۔ یاد رہے  
کہ گدنی کے لئے بہتر کپڑوں سے کپڑا کتان کا ہے کیونکہ کچھ جاہ باعث تحفیف  
اور تندرستی کے اندمال زخم جلدی سے لانا ہے اور مواد مستورہ کو مانع ہے ۔  
اور قصد کھولنے میں ہمیشہ کچھ خیال رکھیں کہ شکاف پوست نسبت شکاف ورید کے  
بڑا ہوتا کہ خون بلا وقت و نار باندہ کر نکلے ۔

بیان کحل بھی در یہ قیال نیچے اور وسط انگلی کے مقابل میں اندرونی طرف کلائی  
کے ہوتی ہے قیال اور بایلیق سے مرکب ہے اور اہل یونان چیز مرکب کو کحل اس  
کھتے ہیں اور لفظ کحل اس سے مشتق ہے اسلی مسمی اس نام کی ہو گئی ہے اور  
حکماء یونان کے نزدیک اس رگ کی قصد سے خون تمام جسم کا آتا ہے بدو  
تخصیص نام کے لہذا اس کو عربی میں نہر البدن اور فارسی میں نہت اندام  
اور رگ بدن بھی کھتے ہیں طریق اسکو قصد کا کھٹے کہ ہوشیاری سے نشتر ہلکا لگائیں  
نہ غائر و طول میں کہلین نہ عرفاً کیونکہ نیچے اس کے عصب یا جاتا ہے اور جب بطریق  
خطا کے زخم نشتر کا عصب کو روکے ہوئے تو چاہئے کہ ایسی تدبیر کریں جس سے زخم جلد کا  
ملنے نہ پادے اور جو چیز مانع التمام کی ہو عمل میں لاویں اور معالجہ زخم عصب کا کریں ۔ اور  
زخم کے گرد و نواح بلکہ تمام ہاتھ کو گرم روغن سے چرب رکھیں اور استعمال مبروات  
خارجی سے پرہیز کریں ۔ یاد رہے کہ اکثر آدمیوں کی رگ سر راہ نہت اندام کے  
نیچے شریان نہیں ہوتی لیکن کچھ ہی احتیاط سے کہلین اور قصد کے کہولتے وقت  
پچھلے امتحان شریان کا کریں بعد ازان نشتر لگا دیں اسکو کہ کبھی خلاف واقع ہو جاتا ہو  
تقصص اور تحقیق ہر حال میں لازم ہے ۔

بیان باسلیق بھرگ جوڑ کھنٹی کے مابین بھر لکھی کے متقابل میں اور ہفت اندام کے  
 نیچے اور کھائی کے اندر وہی طرف مایل سہل راق ہوتی ہے اور لغت یونان میں بادشاہ عظیم  
 کو کھتے ہیں اور چونکہ یہ رگ بڑا شعبہ البلی کے اور شعبوں سے ہے اسلئے ستہرہ آفاق ہے  
 نام کی ہو گئی ہے اور اس کے خون لینے سے اکثر امراض الکبد اور امراض الطحال اور ذیابیطہ  
 اور ذات المرہ اور ذات الصدر اور امراض متعلق ورگین اور امراض رگبہر بیماری سابق  
 اور قدم وغیرہ امراض الاعضاء کہ ماتحت گردن کے ہن برابر فایہ ہوتے ہیں طریق اسکے  
 فصد کا پھر ہے کہ بازو پر دو تین لپیٹ فیتہ کے لپیٹ کر کپڑا باندھ دیوین تاکہ بیرونی  
 گردش خون کی موقوف ہو جاوے مگر ایسا نہ باندھیں کہ نبض کی حرکت جالی تر ہے بعد  
 اذن تلاش سہبات کی کریں کہ شریان اسکے نیچے ہے یا طرفین یا ایک ہی طرف ہے  
 اسلئے کہ ایک طبی شریان باسلیق کی ہمراہ لازم الرفاقت ہوتی ہے اور کبھی شریان  
 کی رفاقت سے مٹا پائی جاتی ہے مگر یہ نادر الوقوع ہے پس اگر شریان نیچے باسلیق  
 کے نمودار ہووے تو نشتر کی نوک سے رگ کو ترچھا اور ہلکا شکاف کریں اسطرح کہ شکاف  
 جلد بہ نسبت شکاف رگ کے بڑا اور کشادہ ہوتا کہ خون باسانی نکلے خصوصاً اگر شریان  
 قریب ہے نہ فائبر ہنن تو جہاں تک ممکن ہو رگ کو شریان سے ایک طرف لیجا کر مٹ ہوئی  
 سے نشتر لگا دیں کیونکہ شریان کے کٹ جانے سے اسکے ماتحت غلاف میں خون  
 پسلیجا تا ہے اور تصور آفت عظیم کا ہوتا اگر شریان نیچے ورید کے ہے تو طولانیت اور  
 ترچھی نشتر لگانے میں محتار ہیں اور اگر طرفین ورید کے شریان ہو تو واجب ہے کہ نشتر  
 طول میں لگا دیں اگر شریان ایک طرف ہے تو اس طرح کھولیں کہ سر نشتر کا محلات  
 شریان کے ہووے یعنی ترچھے طور پر کہ سر نشتر کا اس طرف ہو کہ جہاں شریان

نہیں ہے۔ بعض اوقات قربہ تن آدمی کے قصد کھولنے میں بہت وقت ہوتی ہے۔  
 اور اوسکی رگ کا شان بالکل نہیں ہوتا تب مناسب ہے کہ اول جلد میں شگاف کریں پھر  
 تک کہ رگ ظاہر ہو جاوے اُس وقت جگہ وید کی نشتر لگاویں اور پاتھ میں کچھ گول چمیر  
 پکڑا دیں تاکہ مرعین ملتا رہے۔ واضح ہو کہ اگر باندھنے کے وقت رگ میں نفع ظاہر ہوگا  
 تو واجب ہے کہ پٹی کو کھینچ کر آہستگی سے ملین اور پھر باندھیں اگر نفع خود کرے تو پھر کہول کر  
 ملین اگر کرے نہ کر ہو تو اسی طرح کرتے جائیں جب تک کہ نفع بالکل موقوف نہ ہو جائے  
 ورنہ قصد کھولنے سے باز رہیں اور اوسکے بدلے وریڈ بطی کو کہولیں۔ اور بعض اوقات  
 غلیظ نفع کے باعث شریان کو دھونے سے ٹھہر جاتی ہے اور فضا و او سک و وید سے بھجکے مستند  
 کھولنے کا ہوتا ہے پس جراح پر لازم اور واجب ہے کہ باندھنے کے پہلے شریان کی تلاش  
 کریں تاکہ خطا قصد سے محفوظ رہیں۔ اور نفع کی حالت میں قصد سے باز رہنا مخصوص  
 صرف باسلیق سے نہیں بلکہ ہر رگ میں بھجے قاعدے مرعی ہے۔ اور اگر زخم شریان کو  
 پہونچے تو جلد پٹی کو کھول دیویں اور خون کو بند کریں اُس طریق سے کہ جریان خون  
 میں نہ کووے۔

**بیان جمل الذراع** یہ رگ قبضہ کے گرد و نواح کی شاخوں سے شروع  
 ہو کر بیرونی طرف اوپر کو جاتی ہے بعد ازاں کلائی کے اندرونی طرف سے ظاہر ہو کر راع  
 کے اوپر پہنچتی ہے چونکہ بھگ مشابہ سن کے ہوتی ہے لہذا اسی بنام جمل الذراع  
 کے ہو گئی ہے تحقیق اور منافع اسکے مختلف فیہ ہیں۔ چنانچہ یہ رگ اکثر آدمیوں کے  
 ماتھے میں نمایاں ہوتی ہے اور صاحب خیرہ لکھتا ہے کہ جمل الذراع اکثر آدمیوں میں  
 باسلیق کے ساتھ ہوتی ہے اور بعض میں اچھل کے ساتھ رہتی ہے اور خلاصۃ التھارت



کی تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ بھرگ باسلیق اور کحل سے مرکب ہے جو اور بعض حساب کہتے ہیں کہ بعض اہمیں میں بھرگ و بنالہ پائیک کا ہوتی ہے بالحد فصد اسکی ترجمہ طود پر چاہیے مگر جب مٹون جانب میں شریان پانی جاوے تو طوالت میں کہونا بہتر ہے۔ کمالا نخفی اور اسکو نوایدوں کا حکم موافق قول متقدمین کے حکم قیفال کا ہوتا ہے اور نوزدیک متاخرین کے حکم باسلیق کا رکھی ہے۔

**بیان البطی** بھرگ ایک شعبہ باسلیق کے شعبوں میں سے ہے اور اس کو باطی البطی کہتے ہیں اور گھگھ اس کے کھنی سے برف اتری اور مقابل بغل کے ہوتی ہے اور اس کے نیچے شریان نہ ہونے کے باعث اسکو کٹیم بھی کہتے ہیں طریق اسکو فصد کا یہ ہے کہ اولاً مذکور کو خوب ملین اور پانی گرم ڈالتے جاوین بعد انان لبنی بی سے باندھیں اور ہاتھ مضمود کو سیدھا رکھیں جیسا کہ زاویہ بغل کا برابر قائم کر دے اور رگ کو پہلے انگوٹھے سے دوبار کہیں بعد ازاں کھولیں۔

**بیان اسلم** بھرگ مشہور و معروف ہے اور اس کے فصد کو لٹنے کی جگہ بنو خضر مابین ہوتی ہے اور ترجمہ اور طول سگاف کر نہیں مختار میں اسکو کہ نیچے اور دونوں طرف اس کے شریان نہیں ہوتی اور اس میں بھرگ بنالہ باسلیق البطی کا ہے جس کو وید سوختر نذا سفل بھی کہتے ہیں اور طریق اسکو فصد کا یہ ہے کہ کھالی کو باندھیں اور رگ کو جگہ مذکور میں معلوم کریں بعد ازاں نوک داشتہ سے کھولیں اور نظر خون کی طرف کریں اگر ضعیف الاخذار ہے اور دبا باندھ کر نہیں چلتا تو ہاتھ گرم پانی میں رکھا دیوین اور خون حسب مطلوب حیثیت مرلیض کے نکالیں لیکن ہاتھ کو پانی گرم میں اسقدر رکھیں کہ خون خود بخود بند ہو جاوے اسلئے کہ بھرگ نہایت باریک ہوتی ہے اور خون اس کا غلیظ ہے پس

اس صورت میں خون معتد بہ خروج کر خود بخود بند ہو جاتا ہے اور دائیں طرف کی اسلم درد جگر و ذوات الجنین میرینہ اور عظم لہال کو بالذات مفید پڑتی ہے اور بائیں جانب کی اسلم لہال دل کو فائدہ کرتی ہے کمالا یحییٰ علی البحر میں + اور شیخ زینس لکھتا ہے کہ فصد اسلم کی امراض کبد اور طحال کو باسلیق کے فصد سے زیادہ فائدہ دیتی ہے اور اکثر حکماء تجویز بہ کاسر واسطی امراض مذکورۃ الصد کے اس رگ کو کہ لاکر تے حسین اور اس سے برابر فائدہ اوٹھایا کرتے ہیں اور علامہ تحریر تحریر لکھتے ہیں کہ بائیں طرف کی اسلم سے فصد لینا بواستیر دروشت اور گردن کی امراض میں مفید پڑتا ہے +

**فایں دو اوصاف** - عروق مفسودہ کے بیان میں جو پاؤں میں واقع ہیں اور سے تعداد میں تین ہوتی ہیں +

**اول صافن** - بکھوید بالا طرف اندرونی ٹخنہ کے واقع ہے اور جاست میں بڑی اور خوب طرح نمودار ہوتی ہے دونوں طرف اور نیچے اسکی شریان نہیں ہوتی اور مٹھے صافن کے اسلم کے ہیں لہذا مسمی اس نام کی ہو گئی ہے اور اگرچہ بکھوید حکماء یونان کے نزدیک رفاقت عصب سے ہی موا ہے لیکن جب ہم تشریح کی طرف نظر ڈالتے ہیں اور انسان کی لاش کو سپاٹ چیر کر دیکھتے ہیں تو بھبات قابل ثبوت کے نہیں پہنچتی کیونکہ اس کے ساتھ عصب برابر پایا جاتا ہے اسکی تشریحی بیان کو دیکھو اور فصد اس رگ کی اعضا زیرین کی امراض خصوصاً ورگین کے متعلقہ بیماریاں کو بہت ہی مفید پڑتی ہے اور حکماء فرانسیس امراض سر اور سوزش قصبۃ الریه وغیرہ امراض گودہ فایں اعضا ٹمیر عالیہ کے لئے امالہ کرنے کے واسطے اہل اعضاؤں کی طرف جیسا کہ اوڈر لہال کا طریق ہے استعمال کثرت کیا کرتے ہیں اور امراض درمی دماغی میں صافن کی فصد کو اچھا

جانتے ہیں اور اس کو اور غلاجلن پر مقدم رکھتے ہیں۔ شیخ رئیس اور قرشی اشارہ کرتے ہیں کہ فصد صافن اور حجامت باقین کی ابتدا شروع لقمہ مواد کے بطور مالہ کے مناسب ہے کیونکہ انتہا لقمہ کے فصد قیصال کی لائق اور فائق ہے اور جب مواد سر میں مستقر ہو گئے ہیں اور صوف سے موقوف ہو چکے ہیں تو عرق جبہہ کو کھولنا اور فقرات العنق پر حجامت کا کرنا بہت مفید پڑتا ہے اور شرح الاباب والعلامات مایخیو الاستلانی کی بحث میں لکھا ہے کہ فصد کے فصد قیصال کے فصد سے مقدم ہونا چاہیئے تاکہ جذبہ ادماکان بعیدہ سے ہر خصوصاً عورتوں میں اور فصد صافن کی تقیج افواہ عروق کو سیر عرق الفنا اور پلٹ۔ غار ش گوشہ مان اور غار ش خصیہ اور غار ش قضیب اور اس کے قروح میں اثر تمام رکھتی ہے طریق اس کے فصد کا یہ ہے کہ پاؤں کو پٹلی سے باندھیں اور چند قدم پہروں اور بعد ازان اینٹ پر پاؤں کو ٹکا دیں اور ساتھ فصد پاؤں اپنے کو اُس پر دباوے تاکہ رگ پہول کو خوب بلا ہر مہجاء بعد انان سنگاف نشتر مرید یعنی آٹا نائل عرض لگا دیں اور خون حسب طلب حدیثیت طاعت بریق کے نکالیں اور بہ قاعی ستمہ مذکورہ کے چٹی کو باندھ دیں اور اگر بدون حیلہ سا مذکورہ کے رگ پہول کو نمودار ہو جاوے تو نقطہ پٹلی کا باندھنا کافی ہے اور وقت فصد کھولنے کے اگر صاحب مقصود بدن تکلیف کے کھڑا ہو سکتا ہے تو قیام کی حالت میں نکالنا خون کا بھتر ہے۔ یوں ہی نکالیں والا فلا +

ن  
ووم عرق الشا۔ اور اس کو صافن اصغر بھی کہتے ہیں اور کچھ درپشت پاؤں کی ویدوں سے مرتب ہو کر بیرونی ٹخنہ کی پاس سے نخل کر پاؤں کے بیرونی جانب سے اوپر کھینچتی ہے اور اُس میں اکثر گرہ پائی جاتی ہیں اور فائدہ ایسی رگ کے فصد کا عرق الشا کے درمیں فصد صافن سے بہ نسبت زیادہ ہے اور دوسری بیماریاں

معدرگ صافن کے برابر ہے طریق اسکے قصد کا یہ ہے کہ دستا طویل یا فیتہ داری لکیر  
ایک سراسر اس کا متصل ٹخنہ کے باندھن اور باقی کو باستحکام تمام پٹلی اور ران کو گروٹ  
دیون اور رین کو نشست و برخاست کی اجازت دیون بعد ازان پاؤں کو امینٹ پر رکھیں  
اور یار پاؤں ماؤف کے بل کھڑا ہو کر باؤ دیوے تاکہ رگ پہول کر خوب نمودار ہو جا  
بعد ازان سیرونی ٹخنہ کے اوپر یا شیچے رگ کو دریافت کر کے قصد کھولین اور شگاف شتر  
طول میں ہوا سیکے کہ دونوں طرف اس کے عصب ہوتا ہے اور اگر ٹخنہ کے نزدیک رگ  
مذکور نشان نہ دیوے تو خضر اور زہر کے میان سے شعبہ اس رگ کا کھولین اور حسب  
ذخیرہ لکھتا ہے کہ خضر اور زہر کے درمیان سے ہر طرح قصد کا لینا بہتر ہے تاکہ شتر خطا و  
جانے سے محفوظ رہے مگر اس جگہ رگ کے نشان وہی ندینے سے نزدیک ٹخنہ کے کہلین  
**سیوم بالجن** بھگ رگ کہنے کے بالجن میں پائی جاتی ہے اور اس کو قصد کا  
فایل برابر صافن کے ہوتا ہے مگر اوپر ٹھٹا و در و مقعد اور در و کبیر میں قصد جن  
سے زیادہ مفید ہوتی ہے اور در و احشاء اور در و پیٹہ اور زخم کے لئے فایده کئی ہے  
طریق اسکے قصد کا یہ ہے کہ پٹلی اور ران کو باندھن اور چند قدم چلا دیں اور کسی سراسر  
بٹالین اور اوٹھالین تاکہ رگ پہول کر خوب ظاہر ہو جاوے بعد ازان بطریق مذکور  
کہلین + اور علامہ تحریر کرتا ہے کہ چائے لکھنی کا قدر زانو کے اوپر زور سے باندھن اور  
صاحب قصد کو چٹ لٹا دیں اور دونوں پاؤں اکٹلا کر تلاش عرق مذکور کی کہلین بعد ازاں  
کہلین + اور شیخ رئیس لکھتا ہے کہ ادراس دموی یا سوداوی میں جو سر کے  
متعلق ہوتی ہیں قصد عروق پاؤں کے مفید پڑتی ہے + یا وہ ہے کہ قصد عروق  
پاؤں کے بہ نسبت عروق ہاتھوں کے ضعف زیادہ کرتی ہیں چنانچہ قول قوشی

تائید کلام مذکورہ کا ہے وذلک نہ سبب عروق الرجال لدم والروح عن القلب والاعضاء  
 عجیبہ یعنی قصد عروق پاؤں کے خون اور روح کو دل اور اعضا ریسی سے دور کرتی ہے  
**فایک سینہ** - عروق مفسودہ کے بیان میں جو سر اور چہرہ سے تعلق  
 رکھتی ہیں اور ان تمام وریدوں کو ترچھے طور پر چاہئے کہوں گا مگر دو اجہن چنانچہ بیان  
 ہر ایک کا تفصیلاً ذیل میں آتا ہے ۔

**اول** - دو اجہن یکھ دو بڑی ریگن طرفین گردن کے واقع ہوتی ہیں اور قصد انہی  
 امراض ہر مثل سکنتہ وغیرہ اور شروع امراض جذام اور خناق شدید اور ضیق النفس اور بختہ الصفا  
 اور ذات الریہ اور امراض طحال وغیرہ ایسی قسم کی امراض کو مفید پڑتی ہے اور اس رگ  
 کی قصد خصوصاً لڑکیوں کی امراض میں اکثر کہولی جاتی ہے کیونکہ لڑکیوں کی کھنی کی جگہ  
 باعث کثرت چربی کے باسلیق وغیرہ دکھائی ہنیں دینی طریق اگر قصد کا یکھ ہے کہ بھلے  
 انگوٹھا ہنسی کی بڑی پر رکھ کر خوب دباویں اور بیمار کے سر کو مخالف جانب مفسود کی جگہ  
 ناکہ رگ خون سے بہر کر خوب نمودار ہو جاوے بعد ازان نظر کریں کہ رگ شدالرواں کس  
 میں ہے پس نشتر طول میں اس طرف کی حد میں لگاویں جب خون چمک آوے  
 تو ذرہ نشتر اگر کو بڑا کر نکال لیں اور خون بقدر ضرورت اور حسب حیثیت مریض کے نکالیں  
 بعد ازان نشتر کے سگاف پر گدھی کو رکھ کر پٹی سے باندھ دیویں ۔

**انتباہ** - ابتداء سے انتہا تک انگوٹھا دیر نہ رہے ورنہ دل میں ہوا کے  
 پہنچ جانے کا اندیشہ ہو جس سے مریض سکھ سکے شفا مانے میں اگر ملک الموت کے موالی  
 سے ساریٹکٹ موٹ کا ماتھ میں پکڑ کر عالم جاوے والی کو کوچ کر جاتا ہے ۔  
**دوم** - عرق الجبہ یکھ رگ ابین ملتق حاجبین کے ہوتی ہے اور سر کے گرانی کو اس

فصد کے بنایت عمدہ فایده ہوتا ہے خصوصاً جب سحر کی طرف ہوا و آئینہ ہون کی نقل اور در و سر  
نہیں جو ہمیشہ لازم الزامت ہوتی ہے اور کسیدت جدائی نہیں کرتے اس کی فصد سے فوراً  
آرام آجاتا ہے مگر خون زیادہ زلیوین اور کمال احتیاط سے کہولیں ورنہ رباط مشیلہ کے  
سٹ جانیکا اندیشہ ہے جو موجب فساد عظیم اور خطرہ شدید کا ہوتا ہے +

سوم - عروق الصغیرین اور اس رید کو زبان انگریزی میں ٹمپٹل - دین اور فاسی  
میں درید بنا گوش اور نہی میں کنپٹی کی رگ بولتے ہیں طریق کھولنے کا بھیج ہے کہ  
اول بال کنپٹی کے تراشیدن اور دریدہ کو رگ کے اوپر دوا لٹکی اس طور سے رکھیں کہ گھولیں  
کے درمیان میں کچھ گھیر خالی رہے پھر خالی مقام میں رگ کو معلوم کر نشتر عرض میں  
قدرے اڑے پن آہستگی سے لگا دیں جب خون بقدر حاجت نکل چکے تب اس کو  
کاٹ کر دو ٹکڑے کر دیں تاکہ اس کے دونوں سرے کھال کے اندر گھس جاویں اور  
خون بند ہو جاوے پھر آٹھ دس روز تک گدی لگا کر پٹی سے باندھ رکھیں اگر تیسرے  
باند سے خون بند نہ ہو تو دونوں سرے شریان کے مورچے سے مڑور گدی دیکر پٹی سے  
باندھ دیں اگر اس ترکیب سے خون بند نہ ہو تو شگاف کھال کا بڑا کر شریان کے  
دونوں سروں کو ڈور سے باندھ دیں +

چھارم - عرق الیافوق یا ذائقہ جو وسط سب میں واقع ہے اسکی  
فصد سے شقیقہ اور قروح سر کو فایده تمام ہوتا ہے + پنجم عرق الماٹن  
اور اس درید کو الکیوٹو دین انگریزی زبان میں کہتے ہیں جو آنکھ کے گولنے میں واقع  
ہے اور پھر گین اکثر شخا ص میں خود بخود ظاہر نہیں ہوتی مگر گردن کے دبانے  
یا ماصنبد کے مٹھنے کہولنے سے نمودار ہو جاتی ہیں اور اسکی فصد میں نشتر کے گہری

لکھنے سے احتیاط کریں کیونکہ اس سے ناسور ہو جائیگا خوف ہے اور خون میں سے قلیل  
 نکلتا ہے اگر ایسا ناخون بہت نکلے اور حاجت بند کرنے کی پڑے تو صرف صغریٰ غریٰ بہا  
 پیسکر چپکین اور دروسر اور دشتیقہ اور دروسر من اور دوسر اور حرب الاحقان اور ثبور الحفر  
 اور شب کوری کو اسکی فصد نہایت مفید پڑتی ہے **ششم** - تین رگین چوٹی  
 کان کے پیچھے واقع ہیں اور ان سے دو بریدیں خوب ظاہر اور نمودار ہیں اور فصد اسکی  
 نزول الماء کے شروع میں اور قصب الاذن اور قروح موخر سر کو فایدہ کرتی ہے اور  
 معدہ سے بخار کہ سر کی طرف چڑھتے ہیں او کو مائع ہوتی ہے اور علاوہ ان بیماریوں کے  
 اور امراض کو فائدہ دیتی ہے مگر اکثر اطباء ان کے فصد سے قایل قاطع نسل کے ہیں  
 مگر یہ بات بموجب علم تشریح کے غیر ممکن ہے اور جالینوس اس امر کے وقوع سے  
 بھی منکر ہے **ہفتم** - عرق الارنبہ کہ ناک کے سر پر واقع ہے اور اسکی فصد  
 کی جگہ وسط سر ناک کا ہے اور کہولنے اس رگ کے لئے نثر طویل البراس ہوتی ہے اور  
 اسکے فصد کا طریقہ یہ ہے کہ جبکہ معلوم میں تلاش رگ مذکور کے بدون دباؤ گردن کے  
 کریں اگر معلوم ہو سکے تو فنبہا ورنہ بطریقہ مستمرہ گردن کو دبا دیں - تاکہ رگ ظاہر  
 خوب نمودار ہو جاوے بعد ازاں نثر لگا دیں اور اس رگ کے کھولنے سے خروج  
 خون قلیل اور فائیک کثیر ہوتا ہے چنانچہ کلف اور کدورت رنگ چہرہ اور بواہیر الاسف  
 اور بثور ناک کے واسطے برابر فائدہ کرتی ہے اور کبھی اس کے فصد سے رنگت چہرہ سرخ  
 ہو جاتی ہے اور بثورات شل گینے کے نکل آتی ہیں - اور بدئے فائدہ کے نقصان  
 غلیظ وقوع میں آتا ہے لہذا بات کا جاننا واجبات سے ہے کہ اول شخص دیکھتے ہی  
 کہولین بعد ازاں اس رگ کے فصد کا قصد کریں ۔

ششم - عرق حنظلہ اور کچھ رگ نیچے کے لب اور ٹھوسری کے مابین میں واقع ہے اور  
 اسکی فصد مرض پیرینے بوسے دمان کو فائدہ کرتی ہے۔ **ہفتم** - عرق اللبہ اور کچھ دیر  
 چنبر گردن کی ہڈیوں میں ہوتی ہے اور فم منہ کے معالجات میں کھولی جاتی ہے۔  
**دہم** - چھار رگ اور کچھ رگین اور پینچے کی دونوں لبوں میں دو دو ہوتی ہیں اور انکے  
 فصد سے قروح ہن اور اسکی قلاع اور درد اور اورام کو منفعت کثیر ہوتی ہے اور استرخا لثہ  
 کے واسطے نہایت فائید ہے ہوتا شقاق اور بوسیلہ کو حل ہوتے کرتی ہے طریق اسکے فصد کا یہ ہے  
 کہ صاحب فصد کے گلے میں کپڑا یا کوئی فینہ ڈال کر کسی مددگار کو پکڑا کر فداوین کہ فینہ کو اسکی  
 سے کہیں کہ تمام چہرہ سرخی نمایاں ہو جاوے اور رگین ہل کر خوب ظاہر ہو جائیں بعد ازاں  
 اوپر اور پینچے کے لبوں میں رگین ٹٹولیں اور نشتر تدرار اس سے کھولیں اور اسی طرح رگ  
 باطن الذقن جو نیچے زبان کے واقع ہیں اور خایتق اور اورام کو زیتین کو اسکے فصد  
 فائدہ کثیر ہوتا ہے اور طریق اسکو فصد کا یہ ہے کہ جہانک ہو کے نشتر طول میں لگان  
 نہ عرفنا اسلے کہ بائیں سے عصب واقع ہیں اور عین شفاف سے خون بدستاری  
 نکلتا ہے اور اذیت کمال ہوتی ہے۔ **یا ز دہم** - عرق تحت الخاء جو کان کی  
 ہڈی کے پیچھے واقع ہے۔ اور فصد اسکی مرض صدر اور دوار اور درد سر میں کو مفید پڑتی  
 ہے اور مقام اسکی فصد کا نقرات الخ کے متصل ہوتا ہے۔ **دوا ز دہم** عرق البحرین  
 اور کچھ دونوں رگین نان کے سوراخوں میں ہوتی ہیں اور انکھ اور ناک کی بیماریوں میں انکے  
 فصد نہایت مفید پڑتی ہے اور طریق اسکو فصد کہتے کا یہ ہے کہ رین کو مقابل آفتاب  
 کے کپڑا کرین اور ناک کے دونوں سوراخ سے بیج کے سامنے کرین اور رینیں کچھ لگے کو  
 بطریق مذکور الصدہ باوین جہان تک کہ چہرہ چار سوراخ ہو جاوے اور رگین ہل کر ظاہر ہوں



بعد از ان شتر چلاوین اور خون حسب حاجت پکڑین مگر خون کو مکھن کرکے دباؤ لگور یا بری کرکے  
 فایده چھارم۔ شریانوں کے فصدین + یا درھے کہ فصد لینے میں صرف دو شریان  
 مروج ہیں ایک تو کپٹی پر واقع ہے دوسری کان کے پیچھے ہوتی ہے اور شریان صغیر  
 کی کہی فصد لیتے ہیں اور کبھی داغ دیتے ہیں اور گاہکھم کا ٹٹا فراتے ہیں مگر فصد داغ  
 سے اور داغ کا ٹٹو جو بہتر ہے اور مقصود کبھی علوج کرنے سے یہ کہ تیرنوازی کو بند کرنا جو انکھوں کے  
 طرف کڑتے ہیں اور اکثر اذیاد میں جو خیالات مندرہ نزول الماء میں مبتلا ہوتے ہیں داغ  
 کیا فایده کمال پایا اور مانع نزول الماء کا ہوا۔ اور کچھ عمل مرض انتشار کو بھی  
 مفید پڑتا ہے +

**طریق داغ۔** جو خیالات مندرہ نزول الماء کو روکے اور مدد فرمیں وغیرہ امر اول  
 چشم کو فایده کرے یہ ہے کہ صغین کے بالوں کو تراشیں بعد از ان انگوٹھ کے سر سے کپٹی  
 کو ملین چند انکھ جگہ پر رخ ہو جاوے اور شریان پھول کر ظاہر ہواوے پس اس سطح داغ شریان  
 پر دیوین کہ چٹھر کپٹی کا جل کر گر پڑے اور زخم کچھ مدت تک مندمل ہونے دیوین تاکہ  
 رطوبت تمامہ نکل جاوے بعد از ان مراحم مندملہ لگا دیں جو ویکرہ بعض صاب  
 کا غدی تیزاب کے لگاتے ہیں یہاں تک کہ ہڈی نمودار ہو جاتی ہے اور شریان ستر کر  
 خشک اور سبجان بخاتی ہے پس از ان شریان کو کاٹ کر زخم کو جاری کرتے ہیں بعد اسکے  
 مرہم انگور لانیوالی لگاتے ہیں۔ مگر میرے نزدیک انیوالی ترکیب بہت اچھی اور بہتر ہے  
 کیونکہ اس میں فایده کثیر اور اذیت لیل پائی جاتی ہے + و وہم وہ شریان جو کانوں کے پیچھے  
 ہوتی ہے اسام رمد اور ابتدا نزول الماء اور تاریکی چشم اور سردی و فرسوس کو مفید ہے مگر فصل  
 و دونوں شریانوں کے خالی خطرہ ہے نہین ہر اور اسکو شگاف کو التمام دینا ہوتا ہے جو

**غیاثی پانزدہم۔** خون لینے کے مقدار میں بعض اعضاء انگشتان و سطوح یا اگر ان کو زخم و جسد کہوں گی جاد  
 خون کو بند کر دین۔ یہاں تک کہ اثر فصد کا جسم کے تمام خون میں مبتلا کر دیا اور دوران خون مستعد  
 آثار غش کے وقوع میں آجائیں اگر چہ ظاہر اس قدر خوں کا اخراج کرنا سرسرقصان اور ضرر جان انسان  
 معلوم ہوتا ہے لیکن حقیقت میں نہ تو کس طرح کا نقصان نہ ضرر جان ہے بلکہ موت و بستی  
 کا آئادہ اور سامان ہے کیونکہ اس قدر خون کے کھلنے سے فوراً آنا فانی ہو جاتا ہے مرض میں صحت  
 تحفیف نظر آتی ہے اور چند روز کے بعد شفا ملتی حاصل ہو جاتی ہے اور باقی خون مٹا اور مصنی ہو کر  
 حالت کے دوران پر چلتا ہے اگر قبل وقوع آثار غش کے خون کو بند کر دیں اور صحت حاجت جیستہ  
 کے نہ لگائیں تو اثر فصد کا تمام بدن پر نہیں ہوتا جس سے فوائد فصد کے وقوع میں آئیں مگر جس قدر خون  
 اخراج پاتا ہے وہ مضایح اور بیکار ہو جاتا ہے علاوہ ان میں بہ سبب شامل رہنے مرض کے بقیہ  
 جسم کا خراب ہو کر عداوت تیز اور مرض کا ہوتا ہے اور اگر خون مقدار متناہیہ سے بھریں تو  
 غش کامل طاری ہو جاوے تو اس سے بھی سرسرقصان نقصان۔ بلکہ خطرہ جان ہے کیونکہ غش کے باعث جسد  
 پست بہت زیادہ ہوتی ہے اور مقدار فاقہ کے بعد بازگشت فعل الاعضاء کی بڑھ جاتی ہے دوران خون  
 جز جسم کی گئی وغیرہ بڑھ مقام ماؤف کے جلن اور عوارض جہانی زیادہ ہو جاتے ہیں اور اگر مرض انقباض  
 میں مبتلا ہے اور علاج اوسکی بیماری سے ناواقف ہے تو اس موقع پر فصد کے لینے سے قلب کی  
 حرکت بالکل موقوف ہو جاتی ہے یہاں تک کہ امید اور توقع نہیں رہتی کہ قوت زایلہ پر ہو کر آوے  
 پس ایسے حال میں مریض کے ہلاک ہو جائیگا اولیٰ شہ ہے لہذا فصد کو لازم ہے کہ فصد میں غش کے آثار کو  
 خیال اور مد نظر رکھے اور جہاں تک اس کے اقراط و تفریط سے کنا رہ کرے ورنہ سرعاً تقو نقصان جان  
 اور علاوہ ان میں چاہے کہ حتی المقدور اس تحریک فصد کو کہوں کہ مقدار خون کی کم نگلی اور غش کے آثار زیادہ  
 ہو جائیں کیونکہ فصد صرف مقدار خون کی کم کرنا ضرر نہیں ہے بلکہ فصد لینے سے یہ مطلب ہے کہ اثر عام

جسم کے خون پر پہل جاوے اور تھوہہ مندی کا حسبِ خواہ نکل آوے۔ اگرچہ ایک شخص کی نسبت دوسرے سے  
دو گنا خون نکالاجاوے یا اس سے کم لہذا اس لحاظ سے چاہیے کہ بیمار کو بیٹا کر نشتر عرض الراس سے نکالیں  
کیونکہ ہن طبع سے خروجِ الدم سرعت کے ساتھ ہوتا ہے اور تھوڑی مقدار نکلنے سے غشی کے آثار نمایاں ہو جاتے  
ہیں تیج کے برخلاف کہ اس میں اگر خون زیادہ ہی نکل آوے تو غش کے آثار وقوع میں نہیں آتے  
مثلاً کسی شخص نے نشتر عرض الراس لگا کر جلدی کے ساتھ مقدار سات چھٹانک کے خون نکلوایا ہے  
اور آثار غش کے نمایاں ہو گئے ہیں بخلاف اُس شخص کے جو ڈھائی پاؤنک آہستگی اور تیج سے نکلے  
اور سپٹوریہ کو بیٹا کر خون لینا آثار غش کے جلدی بہت ظاہر ہو جاتے ہیں بہ نسبت اوس موضع کے  
کہ لٹیا کر لیا جاوے اور جب غش ہونے لگتا ہے تب ابتدائ میں بیمار کو غشیان اور نفس کی دوازی ہوتی ہے  
اور پانی پیچ کی خواہش کرتا ہے اور دل دسکاٹھنے کو چاہتا ہے مومنہ کا ہر لیسکیلا و جہرہ کا رنگ زرد  
ہو جاتا ہے جس سے کھوڑا و بلی چلتی ہے جسم سرد اور پسینہ سے معرق اور ڈھال ہو جاتا ہے اور  
گھومنے لگتا ہے۔ بعد ازاں غشی مکمل طاری ہو جاتی ہے لہذا جب یہ مندرہ علامات غش کے وقوع  
میں آجاوے تب بہتے ہوئے خون کو فوراً بند کریں اور بیمار کو آرام سے لٹا دیویں اور کمرے کی  
گھڑکیوں کو کھول دیں۔ اور ہوا کی آمد و رفت کو نہ روکیں اور مفعود کے سر اور گردن اور سینہ پر  
خوب کپلے دل سے سرد پانی چھڑکیں کیونکہ اس نظامِ عصبی کو تحریک ہوتی ہے اور علاوہ ان تدابیر  
ایسی تدبیر کریں جس سے کامل غشی طاری نہ ہو۔ اور بر وقت قصد کی محنت کی حالت میں نسبت  
حالتِ موشل اور التہاب کے کم ہوتی ہے چنانچہ جوان و سترت آدمی محنت کی حالت میں اگر تھوہہ سے  
قریخن نکلو اڈاے تو مندرہ آثار غش کے نمودار ہو جاتے ہیں اور سوزش میں موافق متاثر نکل  
ماؤف کے طبیعت بر وقت قصد کی ہوتی ہے جیسے کہ دماغ کی سوزش اور اجتماعِ خن میں سواہ  
سے ڈھڑیر سیر تک خون کو نکال سکتے ہیں اور عجائب الریاء پر وہ صفاق وغیرہ آبدار جلیبی کی سوزش

مین پندرہ چھٹانک سے سو سیر تک فصد لے سکتے ہیں اور بکھر پیرہ و گردہ وغیرہ آبی بافتون کی  
 سونش مین پندرہ چھٹانک تک مقدار خون کی نکالی جاوے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے برابر فائدہ کرنا  
 ہے اور اگر عذاب دار چربی یا خالص چربی مین شکایت جلن کی ہو تو آدھ سیر کے مقدار تک خون  
 لے سکتے ہیں جس سے غش کے آثار نمایان نہیں ہوتے اور جو مریض کہ چیچک کے بخار مین مبتلا ہو اور  
 پانچ سے سات چھٹانک تک خون اُسکا نکالا جاوے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے کیونکہ اس قدر خون کے  
 اخراج سے طبیعت متحمل اور شدت ادا دے کے ادا ہوا سکتی ہے اور اس عوارض کا بخار چھپک اور بخار  
 کے جو شامل حال مریض ہوتے ہیں بخوبی روشن اور مشخص ہو جاتے ہیں کہ آیا یہ کس بیماری کے عوارض  
 ہیں چنانچہ چیچک کے ابتدائین شدید بخار اور دماغی سونش کے عوارض لاحق حال بیمار ہوتی ہیں اور  
 اُسکی تشخیص اور دریا کرنے سے لاپرواہ ہو جاتا ہے اور نہیں جانتا کہ یہ شدید عوارضات بخار و موی  
 کے سببے شامل حال علیل ہوتے ہیں یا نہ چیچک کے ظہور سے لیکن جب بحالت مین خون پاد پھر نکالا  
 جاوے اور اس سے آثار غش خواہ خود غش کی حالت نمودار ہو جاوے تو بیشک ہمیں اس بات کا یقین کامل  
 ہو جاتا ہے کہ پھر کل عوارض چیچک کے سببے ہیں نہ دماغی خلل سے کیونکہ بخار چیچک خون کی زیادتی  
 سے نہیں بلکہ چیچک کی سمیت سے ہوتا ہے لہذا اس بخار مین خون کے تھوڑے نکالنے سے بھی  
 مریض پست ہوتے اور کم طاقت ہو جاتا ہے اگر کچھ قدر زیادہ نکالیں تو بیشک عوارضات بخار کے کم اور  
 مود چیچک کے گھٹے یا بالکل معدوم ہو جاتے ہیں مگر علیل موجود کی سمیت کے باعث جو تمام خون مین  
 سرایت کر گئی ہے ہلاک جان ہو جاتا ہے اور اس طرح بعضی اور رحم کے بگاڑ مین جس سے رنگ عورت  
 متبدل سبزی مایل ہو جاتا ہے اور اس بیماری کو انگریزی زبان مین (کُلو رُوسس) کہتے ہیں  
 پاد بہر خون نکال سکتے ہیں اور دبائی امراض مین تین چھٹانک بلکہ اس سے بھی کم نکالنے مین اور  
 پھر تھوڑے اوزان خون کی صرف اہل یورپین وغیرہ ملک کے لوگوں مین کہ جہاں دور بخار

زرد سے چلتا ہے آرایش اور تجربہ کر کے تحریر کئے گئے ہیں۔ اور اس فہرست مذکورۃ الصدقین  
 ہونے کی دلیل یہ ہے کہ چونکہ اس ملک کے لوگ اہل یورپین کی نسبت پست ہمت اور کم طاقت  
 ہوتے ہیں رعایت نسبت خاکسار عالم پاک۔ لہذا طبی دانہ خودی قنون تجربہ کار کو لازم ہے  
 کہ حسب برداشت طاقت بیمار کو نکالیں اور علاوہ اسکے علیل کی عمر اور جنس اور مزاج اور طاقت اور  
 سکونت ملک اور اسکی غذا خوردی کو بھی زیر خیال رکھیں اور جن کی شدت اور اسکی اقسام  
 کو دیکھیں کیونکہ ہر ایک شخص ماری کی حالت میں مختلف طور پر علاج کیا جاتا ہے چنانچہ جو بیمار  
 لڑکیوں اور بوڑھوں کی نسبت اور دموی مزاج میں دوسرے مزاج کی نسبت اور مرد و عورتوں  
 کی نسبت اور طاقت اور توانا میں کمزور و ناتوان کی نسبت باشندگان دیتا اور بلاد و شدید البرد  
 کے شہروں معتدل ملکوں کی نسبت اور گوشت خوردہ کے دوسرے مستعملہ غذاؤں کی نسبت حاجت  
 اخراج خون کی زیادہ کہتی ہیں۔ اور شیخ رئیس بوعلی ابن سینا اپنی کتاب قانون میں تحریر کرتے  
 ہیں کہ خون کی مقدار حسب فصد کے حال میں متغیر ہے کیونکہ بعض شخص اس بات کے مستعد ہوتے ہیں  
 کہ اگر پانچ یا چھ رطل تک خون اور نکال نکالا جاوے تو وہ کچھ کمزور نہیں ہوتے بلکہ بعد اخراج خون کے  
 طاقتور اور جربہ تر رہتے ہیں اگرچہ وہ مبتلا تھے ہی ہوں اور بعض صفا اپنی بود و باش کے  
 باعث ایسے کم ہمت اور بے جوش ہوتے ہیں کہ صحت کی حالت میں برداشت مقدار ایک رطل  
 کی ہی نہیں کھتی کردہ خون کو نکال سکیں پس علیٰ اس بنا میں رعایت مفسودہ و الفصد  
 کی ضروریات سے ہے اور غیر مفسودہ و الفصد کے حق میں اگر خون زور سے آتا ہے اور کوئی اثر  
 اور غشی کا نمودار نہیں آتا مثل اُبابیہ اور پیکی اور عثمان اور بھی وغیرہ جو اوپر مذکور ہو چکی ہیں  
 اور جن غلیظ قاسد الکون اور امتلا کی کثرت مجوز نکالنے خون ہی ہے خصوصاً جو دموی  
 مزاج تو مقدار معتدل کی مجلس میں دود رطل تک نکالیں تو نکال سکتے ہیں اگرچہ ہر جہت داعی ہے تو

دوسرے دن تک از قعدہ کر سکتے ہیں کیونکہ ایک دفعہ کثرت سے خون کا نکالنا مناسب نہیں ہے اور ایک انگریزی  
 ڈاکٹر صاحب مقدار خون کے لئے عام قاعدہ تحریر کرنا ہے کہ جب تک لیسن مرین زندہ انکسین نیگلین  
 اور کشیدگی آہ اور جی کا تھلنا اور حرکت نمض سے پہلے استکین دماغ وقوع میں نہ آوین خون بہت  
 روکین اور غشی آئیے پیشتر قصد کے زخم کو باندھیں ایسا نہ کہ غشی کا مل طاری ہو جا بعض ڈاکٹر صاحب  
 اپنی تصنیفوں میں تحریر کرتے ہیں کہ خون کی مقدار مقرر نہیں ہو سکتی کیونکہ اندازہ اور سکا بیاہ کی  
 طاقت اور حجم حادث کی راس پر منحصر ہے لیکن مقدار خون لیا جاوے کہ اثر قصد کا جسم کے تمام خون میں  
 بخوبی ظاہر ہو جا اور غشی کی نوبت نہ پہنچے اگر غشی کی علالت لاحق حال ہو دین تو فوراً خون  
 لینا بند کر دین ڈاکٹر جان ولسن جاسٹن صاحب مقدار خون لینے کی اپنی کتاب میں نہایت خوب  
 کے ساتھ قلمبند کرتے ہیں اور خون کی کیفیت کے اعتبار قصد لینے میں تین درجہ قرار دیتے ہیں  
 چنانچہ اعلیٰ اور ادنیٰ اور اوسط درجہ تحریر فرماتے ہیں : اعلیٰ درجہ کی قصد اکثر سخت بیماریوں  
 استعمال کرتے ہیں جیسا کہ آب دار حلیہ کی سوزش مثلاً ذات الحبث وغیرہ کے لئے کہو لاکرے  
 ہیں تو دوسرے چاہئے کہ دین خون کا آٹھ سے دس چھٹا تک پکڑیں اور اوسط درجہ کی قصد  
 اکثر سوزش سپریا یا نالی ہوا یا عبادار جھلک سوزش میں کہو لاکرے تین اور آٹھ چھٹا تک بخور  
 لیتے ہیں اور ادنیٰ درجہ کی قصد اکثر جسم کی شدید آبی ورم میں مدتی قوت جاذبہ کے لئے  
 نکالتے ہیں اور چھ چھٹا تک تک خون کی مقدار پکڑنے میں چونکہ خون کے تینے میں مقدار کے  
 بابت مختلف راجحان ہو ہیں اور ہر ایک صاحب اپنے تجربہ کے موجب تحریر کیا ہے مگر میری رائے  
 ناقص میں ڈاکٹر جان ولسن جاسٹن صاحب کی تجویز خون کے مقدار میں نہایت خوب اور سہل  
 بہت عمدہ تجربہ رسیدہ ہے اور میں نے بھی یہی مقدار خون کی اپنے تجربہ میں مفید پائی ہے مگر  
 یہ حساب اوسط ہے چھٹا تک خون لینا چاہئے اور کم عمر ہر سال کے لئے چھٹا تک نکالنا

**فایہ شامز و هم**۔ اُن چیزوں کی بیان میں جو جراح کو اُن چیزوں کا اپنے ساتھ رکھنا لازم بلکہ ضروری ہے اور یہ چند چیزیں ہیں جو حنفی مل بیان کی جاتی ہیں +

**اول**۔ فصد یعنی کاشتہ خوب تیز اور صاف ہونا چاہیے۔ نہیں تو اس سے سوزش و رید ہو جاتی ہے۔

**دویم**۔ جراح کے پاس بہت طرح کی نشروں کا ہونا ضروریات سے ہے بعض اُن سے شفقہ وار یعنی سرشتہ و لون طرفت عرصین اور تیز ہو جبکہ ہندی زبان میں ٹوکا کہتے ہیں اور بعض نشربدون شفقہ یعنی سرشتہ زکوار تیز ہوتا کہ مناسب مقام میں لاوین اور عروق الزوالہ مانند عرفا و الداجین اور عرق الجبدہ کی فصد میں نشتر شفقہ دارد و سری نشتر سے بہتر ہے اور اس فصد آسانی سے بلا وقت نکل آتا ہے + **سوم**۔ پرمغ یا آلہ تے آور موجود ہونا کہ غشی کی حالت میں آلہ مقررہ یا پرمغ کو حلق میں ڈال کر تے کر دین چاہیے کہ نہ سرج الاثر افاقہ کیو سٹے ہوتی ہے طریق استعمال آلہ مذکور کی بھی ہے کہ لعل مرین کو کر سسی پر پٹا کر سر کو پیچھے کی طرف سے پکڑ رکھیں اور ایک گال لکڑی کا مرین کے دونوں جبروں کے بیچ میں اسطو لگا دیں کہ کسی صورت میں آلہ کو نہ کاٹے اور موہ نہ کو خوب کھول ڈالے بعد ازاں آلہ مذکور کو تیل لگا کر گرم کر لیں پھر جراح اس کے سر کو ذرہ موڑ کر اس احتیاط کر کہ مذکور داخل حلق میں کرین کہ کو تین پر نہ لگے اور قصبہ المریہ کی نالی میں چلانے جا ورنہ چہرہ مرین نیلگوں ہو جاتا ہے اور صرف شدت سے آتا ہے اور جب آلہ نکالا جاتا ہے تو خون آئیرہ توک نکلتا ہے مگر جب نالی مذکور حلقوم سے معدہ میں بدون رکاوٹ کے چلی جاوے تو فہما ورنہ جراح آلہ کو ذرہ اور کھیرف کھینچ کر سر پیچھے کو دباو تا عام مواد معدہ باہر کھیرف نکل آوے اور مکرر کر کر کرتے جاوین یہاں تک کہ مرین ہوش و جا اس میں آجاوے +

**چہارم**۔ موجب بلوم ہو چکا یا شہید ہند مفید میں ہونا غرض کہ اسے ایسا ہے کہ کبھی غشی کے بعد

افاغہ میں ہوتا ہے اور بیمار کے کچالے میں رہا ہی ناک عدم کا ہو جاتا ہے پس لازم ہے کہ  
 جب علامات غشی کے نمودار ہو دیں یا مرہن فی الواقع غشی میں مبتلا ہو جا تو جلدی کے مدارک  
 انگارین اور شہا لک حرارت غریزی کے لئے دوا لک اور اتر اص سبب تفصیل ذیل ہو  
 ہے قدر قلیل استعمال میں لادین نسخہ دوا لک خفقان گرم اور حدوث غشی کہ سبب اس کا  
 حرارت ہو اور مدقوق اور صاب سل کو بھی مفید ہوتی ہے۔ ترکیب۔ مروارید نافستہ  
 کہربالہ۔ ایشیم مقرون طابخیر گلشیخ خشک کشنیر خشک خشک خالص بدستور تیار  
 کرین خوراک درم اسے متقال تک استعمال کریں۔ دوسرا نسخہ دوا لک حار مقبول  
 حکیم محمد باقر سے ہے اور غشی اور برانگندہ خیالوں کو نہایت مفید ہوتا ہے ترکیب۔ دارچینی  
 مصطکی رومی تخم مرزنجوش تخم فحش خشک تخم بالنگو تخم غام۔ بنجیل بدلفل درختیاد۔  
 درو بخ عقول جملہ دس دس کاشمشک۔ مر یا پلیدہ بہرین سرخ بہرین سفید۔ ساج ہندی  
 مسادی جملہ دواؤں کے اور ہر ایک کو بار یکایک سین اور چھان کر بہت تیار کریں۔  
**دھرم**۔ جب نشتر شریان کو سوچنے تو جلدی قصہ کی پٹی کو کہولین اور شگات  
 قدر سے اور غیر مضمود کو باز نہ دیں اور دوا تین مفضلہ ذیل اس میں بہرین اور ادھر سے سرد  
 پانی ڈالیں اور ایک پٹی شگاف نشتر پہ بات نہ دیں اسطرح کہ جس خون بدون ادیت کے بند  
 ہو جاو اور تین دن تک پٹی نہ کھولیں اور دوا تھ کو تکیہ پر کریں اور تین روز کے بعد بھی  
 احتیاط میں رہیں اور شروع سے حاصل ہونے شفا تک استعمال ادویہ قابضہ کے کرتے جاویں  
 ترکیب ادویہ قابضہ کی یہ ہے۔ دقاق گند روم الاچین جبرق طری مر سیکو برابر کریں  
 اور چوتھا کی حصہ ایک جزو کا قلعہ دار اور زاج ملا کر بار یکایک سین اور سرگوش کے ریشہ  
 اس میں آلوں کر کے غلو نہ بار کھیں اور حاجت کام میں لادیں۔ یاد رہے کہ نرف الدم



شریان کو لازم ہوتا ہے مگر کبھی سگاف اور دہ میں بھی ہو جاتا ہے جو حرف دفاق کہتے ہیں  
سفوف میں لپٹم خرگوش آلودہ کہہ کے سگاف میں بہر دیتے ہیں اس سے خون بند ہو جاتا ہے

### ترکیب و ویم

خاص مقام کے خون لینے میں پہلے ہم بیان کر چکے ہیں کہ خون دو طور پر نکالا جاتا ہے ایک عام دوسرا  
اور عام خون لینے کا ذکر تحریر ہو چکا ہے اب خاص مقام کے خون لینے کا بیان تسطیر ہوتا ہے اور کبھی عمل  
اکثر اس وقت کیا جاتا ہے جب کسی خاص عضو میں اجتماع خون کا ہو اور دل پر کچھ دھیمپا ہونا مطلوب  
نہ ہو اور اگرچہ خاص اکثر عام کی ہمراہ عمل میں آ جاتا ہے کیونکہ عام خون کھانے سے یہ مراد ہے کہ  
تاثیر تکین ضد کی کل جسم انسان میں ہو جاوے اور خاص سے مقام میں جو مبتلا مرض کا ہو مگر بعض  
صورتوں میں خاص عام پر ترجیح دی جاتی ہے۔ اول سوزش کی خفیف حالت میں جو کسی عضو میں کے مقام  
میں ہو۔ دوم وہ شخص کے قبل مبتلا ہو سوزش کے کمزور اور خفیف البدن ہو۔ سوم نان سوزش  
اور التهاب عرصہ مداز کو پہنچ گیا ہو یا در ہے کہ یہ عمل بوڑھے آدمی اور چوڑے لڑکوں کو پسندیت  
اور روک بہت ضروری ہے اور خاص مقام کی سوزش سے خون کا لینا نامناسب ہے کچھ فاصلہ سے نکالیں  
اسلئے کہ سوزش کے خاص مقام سے لینا خون کا باعث زیادتی رجوع خون کا ہوتا ہے اگر فاصلہ کر  
نکالا جائے تو آدھ خون کی مقام مفعو میں ہوگی کہ سوزش کی جگہ میں اندر اگر سوزش خاص مقام سے  
خون کا لینا منظور ہو تو مقدار نسبت سے زیادہ نکالیں اب بیان خاص خون کے نکالنے کا حجامت میں شرط  
سے تحریر ہوتا ہے۔ اور کبھی عمل سب علون کے قابل ترجیح کے ہے اسلئے کہ خون چھالیں میں بخوبی  
معلوم ہو سکتی ہے اور عضو ماؤن کی ساخت سے خون جلدی کے ساتھ نکال آتا ہے اور یہ عمل تاثیر  
دیگیا جاتا ہے اور اس میں نسبت جو کوئی کہ وقت اور ہڑی ایذا ہوتی ہے اور خون حقد جلدی نکالا جائے  
اور قدرت تاثیر دھکی تھکین کے باب میں زیادہ ہوتی ہے اور مدین بدون تکلیف کے نکالنا ہے اور کبھی

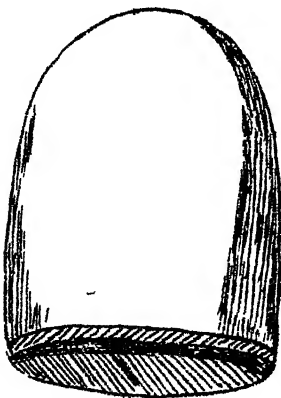
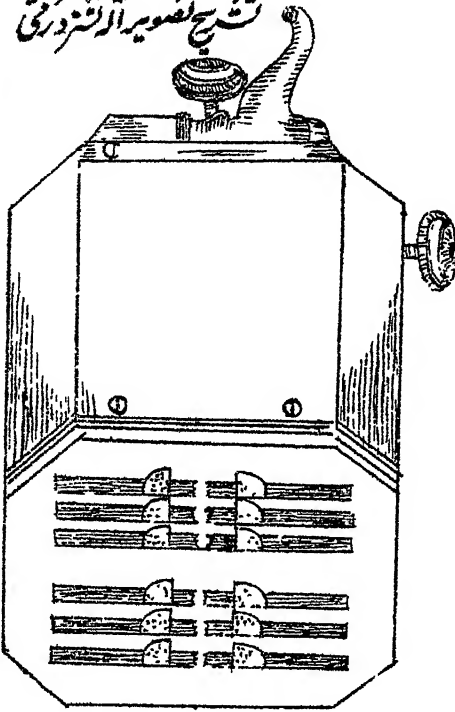
ودطوبہ پر ہوتا ہے ایک شرط دوسرا بلا شرط اور ہر ایک اس سے عام ہی ناری ہو یا بد دن اسکے اوجھ  
 فصل و مفادہ میں بیان ہوتا ہے۔ **فایک اول** حجامت سے شرط کے بیان میں حجامت جس کو  
 سینگی اور شل بھی کہتے ہیں اور شرط پچھنے کو بولتے ہیں پچھنے جلد کے قریبی مواد کو نکالتا ہے اور  
 سینگی کے لگانے سے خون قریق بہ نسبت غلیظ کے زیادہ برآمد ہوتا ہے اور موٹے آدمی کو مفید پڑتی  
 ہے ابتداء اور انتہا تا ریخ مہینے کے نہ لگائیں۔ اسلئے کہ ان ایام میں بموجب کمی تاثیر نور قمر کے اخلاط  
 شدید المتکاثف ساکن اور باطن کی طرف مرجع ہو جاتی ہیں پس حجامت کی عمدہ اور محو ایام سولہویں  
 اور سترہویں تا ریخ مہینے کے ہوتے ہی اور اسی میں لگانا اکتاہتر ہے اس واسطے کہ بموجب یا دلی  
 نور قمر کے یہاں ہو اور میں ہوتا ہے اور اخلاط صالح لطافت کو باعث بموجب ہل حرکت باطن  
 کی طرف رجوع کرتے ہیں اور اخلاط فاسد غلظت کے سبب بھی جلد کے رہتی ہیں پس تا ریخ میں  
 خون فاسد فاجب البفس خروج کرتا ہے اور گرمی کے دنوں میں دن چڑھے دوسری ساعت  
 اور جاڑی میں چوتھے ساعت بہتر اوقات حجامت کا ہے اسلئے کہ ان وقتوں میں خون رقیق  
 خروج کی کرتا ہے اور حمام کے بعد کریں مگر جبکہ خون گاڑا ہو وے اور اگر اول تنقیہ عام جسم کا  
 کریں بعد ازاں متوجہ خاص عضو کے ہو دین تو مناسب بہتر ہو اور دوسرے کے قبل اور ساکھ برس  
 کے بعد وضع حجامت سے منع کیا گیا ہے کیونکہ اس کا شیر خوار باعث ضعف قومے اور کم طاقتی اعضا  
 کی شدت اس عمل کی نہیں رکھتا اور سن ششخوشت میں سرد مزاجی غالب ہوتی ہے جس میں غلظت  
 خون کی زیادہ اور رفت دم کم ہو جاتی ہے پس وضع حجامت کا اس سن میں معین غلظت  
 کا ہوتا ہے جس سے طبیعت متحیر اور جلد پر میوست پہلپتی ہے مگر حاجت قوی اور ضرورت شدید  
 میں کر سکتے ہیں اور مقدم سرکے اسکا لگانا خاص ذہن کو مضرب اور حجامت پس ہر اختلال  
 عقل اور درمن و دار کو مفید ہوتی ہے اور بوڑھا یا دیر میں لاتی ہے لیکن بھی قول حراز سے خالی

ہیں ہے کیونکہ فوائدِ فزوریہ بعض ابدان میں پائی جاتی ہیں اور بعض میں نہ۔ بلکہ یہ مقام پر  
 وضع حجامت کی بڑا پالا جلدی سے لاتی ہے اور بعض مقامات میں اس بات کے ہیں کہ اس جگہ کی جگہ  
 کبھی اور بشور چشم اور سرچ کو فائدہ کرتی ہے مگر حاکت اور نیان اور روعات فکر میں لاتی  
 ہے اور گردن کے فقرہ پر لگانا حجامت کا قایم مقام فصد سر آرو کی ہوتی ہے ابرو کی گرانی  
 کو دور کرتی ہے اور پلکوں کو سبکی دیتی ہے اور آنکھوں کی کبھی کو دفع کرتی ہے اور گندہ ہن  
 کو مفید پڑتی ہے لیکن اکثر اوقات نیان کو لاتی ہے اور اگر اس جگہ کے تورا نیچے رکھیں تو منفعت  
 بدون ضرر کے ہوتی ہے اور دونوں شانوں کی حجامت قایم مقام فصد باسلیق کے ہوتی ہے اور  
 شانہ و حلق و سر کی درد کو مفید پڑتی ہے اور نفث الدم اور رکھانسی کو فائدہ کرتی ہے مگر خفقا  
 پیدا کرتی ہے اور غم معذ کو ہمیشہ ستر بھر ہے کہ اس جگہ سے تھوڑا اوپر یا نیچے کی طرف لگا دین تاکہ فائدہ  
 بے ضرر حصول میں آوے اور گردن کے طرفین وضع حجامت کی قایم مقام فصد قیفال کے ہے سر کے  
 ریش اور امراض دہن اور دانتوں اور کانوں اور حلق اور ناک کی بیماریوں کو دور کرتی ہے اور  
 قبل لگانے سینگی کے اگر ضعف و ماغ ہے تو عین س سے باز آویں کیونکہ جگہ نفع کی اندیشہ نقصان  
 کا ہے۔ پٹلی اور ٹخنہ پر سینگی کا لگانا اور ریحض میں فصد صافن کے قایم مقام ہوتی ہے خصوصاً  
 عورت سفید پست اور تھلج البین اور رقیق الدم اور ٹھوڑی کے نیچے لگانا سینگی کا دانت اور گردن  
 اور چھوڑ اور حلق کے امراض کو مفید ہوتا ہے اور سر اور دونوں جبڑوں کا استقیہ کسی وضع ہو جاتا  
 ہے اور مکر کے نیچے خاص کر رین کے مابین وضع حجام کے باعث پوڑے اور خارش خصوصاً  
 ران کے پوڑے وغیرہ امراض کو فائدہ ہوتا ہے اور نفوس اور قیلہ کے مبتلا کو اس کے لگانے سے  
 صورت صحت کی نظر آتی ہے اور امراض گروہ اور کوبہ اور داء الفیل اور یاح ثمانہ اور پست کی  
 کبھی اور رحم اور معد کی امراض کو مفید پڑتی ہے اور دونوں ران کے اگلے کی طرف وضع حجام سے

درم خستین کو نافع ہے اور ران اور ساقین کے خراجات کو بھی مفید ہے اور رانوں کے نیچے آنکھیں  
 نیچے کی طرف البتین کے اور ران و خراجات کو فایں دیتی ہے اور عقد کے گرد اگر دینگی کے لگا  
 سے سر اور تمام بدن کے جذب مواد ہوتے ہیں اور جسم کی سبکی حاصل ہوتی ہے اور جین کے  
 نسا اور امسار کی امراض کو نافع ہے اور گھٹنے کے نیچے دینگی کے لگانے سے گھٹنے کی ضرباں اور  
 پٹلی و پاؤں کے خراجات روئے اور قروح خبیثہ دور ہوجاتے ہیں۔ اور دونوں ٹخنوں کی حجامت حفر  
 کی بندش اور رگین ہوا۔ اور نفوس کو مفید ہوتی ہے۔ اور حجامت بلا شرط مواد کو ایک عضو سے  
 دوسرے عضو کی طرف کھینچتی ہے جیسا کہ امراض دماغی میں پٹلی اور پاؤں کی تپلی پر وضع حجامت سے  
 دماغ کے بخار دن کو نیچے کی طرف کھینچتے ہیں اور جب اور راجین زیادتی کے درجہ کو پہنچے  
 اور عورت روز بروز کم طاقت و ناتوان ہوتی جاوے اور اسپر کوئی دوا کارگر نہ ہو دے تو  
 پستانوں پر دینگی کو لگا دیں کیونکہ اسکے لگانے سے فوراً خون بہہ ہوجاتا ہے اور کبھی عمل اکثر  
 حکماء کے تجربہ میں آتا ہے اور بندہ نے بھی کئی دفعہ آزمایا ہے سیرجہ التاثر پاپا ہے۔ اور  
 وضع حجامت کے خواہ کسی جگہ پر ہوا اسکے فوائد سے کچھ غرض ہوتی ہے کہ درم اندرونی باہر نکل  
 آوے اور اثر و دوا کا مقام باؤں پر بخوبی پہنچے اور کبھی دینگی لگانے سے کچھ مراد ہوتی ہے کہ  
 رئیس یا شریف عضو کے درم یا اسکے گرد و نواح کا التہابی مواد عضو خبیث کے طرف منتقل ہوجاؤ  
 اور کبھی اس سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ جو عضو اپنے اصلی موضع سے اوتر یا الگ ہو گیا ہے پر لوٹ کر اپنی  
 معمولی وضع پر آجاوے جیسا کہ فقرہ نائیکہ کی روح میں خاص موضع فقرے پر اور امایا شرب  
 نازلہ کی صورت مرض فقر میں غلظت عانہ پر دینگی لگایا کرتے ہیں اور کبھی تسکین درد کو وسط وضع حجامت  
 کیا کرتے ہیں جیسا کہ درد شدید قرح غیر درمی میں خواہ دھشکم کی ریاح سے ہو خواہ رحم کی درد  
 جو خون جھین کی حرکت کے وقت ہوا کرتا ہے ناف کے گرد و نواح یا جھکی خاص جگہ پر دینگی لگاتے

ہیں اور رد سے تسکین پاتے ہیں اور حجامت سے شرط عفو و محو کی رست سے غلیظ خون کو بدین جسم  
روح کے نکالتے ہیں اور اعضا و ریشہ کے فعل میں کچھ خلل انداز نہیں ہوتا کیونکہ اسکی نگاہی سر دوسرے  
خون میں فرق نہیں آتا اور اس قسم کی سینگ کی ہر فرد انسان خصوصاً فربہ آدمی کو بہت مفید پڑتی  
ہے اور جب ارادہ وضع حجامت سے شرط کا کریں تو چاہیے کہ غلیظ مواد اندرونی باہر کو نکل آوے

تشبیہ تصویر آتش دہری



اور جب کبھی عضو مجہوم مبتلا اور مہکا  
ہو سکے اور اتارنا سینگ کی کارڈر اور جگہ  
تو ابتر رہے یا پھر کچھ کپانی نیگیم میں ہو  
گروہ کی ٹکڑ کرین یہاں تک کہ محل متوسم  
نرم اور ڈھیلہ ہو جاوے اور سینگ کی سانسی سے  
اور تڑاوے اور یہ صورت اکثر اوس موقع پر  
لاحق حال ہوتی ہے کہ جب حق یا کبیر  
کے خون کو بند کرنا منظور ہوتا ہے اور  
اور اسکی معالجہ کیو اگر گرد و نواح پستان  
کے سینگ لگاتے ہیں آخر کار اس غنہ  
کی معیت میں گرفتار ہو جاتے ہیں لہذا  
حکما و قوی وقار اور صحت فزون بخار  
نے دیکھا اور وسیع میدان تجربہ مزید  
کے گہرے کو دوڑایا اور پستانوں کو  
گرد و نواح سینگ لگانے سے فائدہ

پایا اور بعض جگہ عوض فائدہ کے ضرر دٹھایا اور اسکی ہمتال سے نفع و نقصان کی صورت کو دیکھا  
 اور ضرر کی سبب فائدہ کو کا اعدم تصور فرما کر پستانوں کے اور پینگی کے ہمتال کو بالکل ترک کیا  
 طریق سینگ لگانے کا یہ ہے کہ اول مقام مجھ کو خوب گرم پانی سے دھو ڈالیں تاکہ خون  
 سطح عضو پر آجائے بعد ازاں طلحی سچچہ پر پالہ جسکے اوپر ایک ہوا لگانے کا آلہ لگا رہتا ہے بدن  
 رکھ کر اوسکی ہوا کو بذریعہ آلہ مخرج ہوا کے نکال دیں تاکہ وہ ہوا جو ہر رتبہ پنج ہر جگہ بدن  
 پر موجود رہتی ہے پیالہ کو روک دینے کی طرف دبا دیوے اسلئے وہ چسپیدہ رہتا ہے جب مقام مجھ خوب  
 سرخ ہو جائے تو اسکو اوٹھا کر سید اتر دیکھا آتے ہیں بارہا نثرین موجود ہیں لگا کر شگاف  
 کریں اور بعد ازاں گلاس مسطورہ بہ ترکیب کو تہ الصدہ لگا دیں تاکہ وہ تمام خون سے بہرہ ور  
 ہندوستانی سینگ ہی اس طلب کے لئے کافی ہے لیکن اس سے تکلیف زیادہ فائدہ کم ہوتا ہے۔  
 طریق ہندوستانی سینگ لگانے کا یہ ہے کہ اول محل مقصود کو روغن کی مالش کریں بعد ازاں  
 سینگ تہ بدن شرط کے لگا دیں اور بعد کچھ ساعت کے بد کریں اور پچھنے عمیق کریں اور پھر  
 سینگ لگا دیں اور کچھ زمانہ صالح کے بعد اوٹھا ڈالیں اور سینگ اور مقام مجھ کو آو دگی خون کے صاف  
 کریں اور دوسری مرتبہ پھر لگا دیں اسطورہ مکرر کر کریں تاکہ مقدار خون حسابت اور موافق  
 مطلوب کے نکل آوے اگر دوم و سوم مرتبہ باعث عدم عمیق شرط کے خون کما بیٹنی نہ نکلے تو مکرر کر  
 شرط کریں لیکن پہلی مرتبہ یہ کہ لگائیں تاکہ جلد اوٹا سانی سے اوتہ پڑے بعد ازاں  
 رفتہ رفتہ بتدریج گہری لگائیں اور فراغت کے بعد کپڑے سے زخم کو صاف کر کے سفوف ہلدی کے  
 ملین کن زخم خشک ہو جائیں اگر مواد کا بہانا منظور ہو تو بیگاری خام اور نوشادہ میں کر لگا دیں  
 اور بعد فراغت کے جب ایک عشت گذر چکے تو غذا لطیف دیویں اور مجمع صفروں کو دانہ انار اور  
 آب انار اور عرق کاسنی ہمراہ شکم کے پائیں اور کاہ کو ہمراہ سرکہ کے کنا دل کسائیں۔

اور مچھناری بلا شرط جو کوٹری یا باڑیہ کترہین واسطے تحلیل ریاح اور مواد بغنی کی نہایت مفید اور زیادہ موثر ہے مگر اسی عضو سے کہ خیر لگایا جاوے یا اسکے قرب وجوار اعضا سے مواد کو جذب کرتے ہیں اور اسکے استعمال کی کیفیت باعتبار طرح کر ہر شہر میں مختلف امضاع ہے اور بہتر طریق جو آجکل اکثر مروج اور رایج الوقت ہی بیان کیا جاتا ہے + طریق اسکا یہ ہے کہ اول جلد عضو مقصود الحیات کو تیل سے چکنا کرین اور خام آرگنڈم کی ایک تیلی ٹھیک بنا کر وہاں پر ٹکھا رکھیں اور بعد ازاں ایک آنچورہ یا شل اس کے دوسرے طرف جسکی لبیں باریک ہوں اس میں ہٹوڑی مونیجہ یا گھاس یا بھوج پتر خواہ روئی یا کپڑہ جلا کر اسکے پیچ میں مشتعل کرین جب جلنے لگے تب اسکو ٹکڑیاں نکال کر کے اوپر معکوس کر لگا دیں اسطورہ کہ خارج کی ہوا اندر کی طرف جانا پادے + جبکہ دھواں اس میں کشت کرتا ہے تب وہ اس عضو کو کپڑا لیتا ہے کیونکہ آگ کی گرمی کے باعث ہوا اندر ہی متخلف ہو جاتی ہے۔ اور بجھنے کے سبب دفعہ ہوا نہ نکال سکے شگاف بن جاتی ہے اور محسوس کسان تنگ سے ہوتی ہے پس بالضرور بموجب خلا کے منجذب جلد اور گوشت کو کرتی ہے تاکہ غالی مقام کو پہنچے +

### ترکیب سیوم

علق کے میان میں جبکو جو تک کہتے ہیں اور اہل ہند اور اہل ترک اس کے استعمال کثرت سے کرتے ہیں اور طبائے مستعدین یونان اس سبب سے مبالغہ اور دلیری اس کے نگالنے میں نہیں دیکھتے کہ اکثر انواع اسکی سمیت رکھتی ہیں لیکن تاخرین بعض مقام میں کہ جہاں سنگی لگانی دشوار ہو یا تاب پچھنے کی نہ رکھتا ہو جو تک کے لگانے سے کام نکالتے ہیں لیکن خطر روکنے خون کو جذب نہیں جو کبھی کبھی بچن اور نازک بدن آدمیوں کو لاحق ہوتی ہیں مناسب اتین سہات کی ذکر کیا جاتی ہے نیز نچلی ذہن نشین کرین اور عمل میں لا دیں چنانچہ وہ بھی ہیں کہ دنگوں سے بہتے خون کو روکنا

لازم جانیں اس پہلے کہ ریعین سے شب پہر کے لئے دست بردار ہونا پڑے اور کو آئین مقام پاؤ  
 کی ہڈی پر جو تک کا لگا ہوتا ہے تاکہ خون کے نہ بند ہونے کی صورت میں اثر دباؤ کا بخوبی پیدا ہو جاوے  
 مثلاً گلے کے امراض میں چھاتی کی ہڈی پر امینہ کی بیاریوں میں پسلیوں پر لگا دین اور پچھون کو  
 چند جو تک لگانے سے وہی اثر پیدا ہوتا ہے جو بڑے آدمی کے فصد لینے سے متصور ہے اور ایک ہلکے  
 کے بچہ کو غایت میں جو تک لگا سکتے ہیں مگر پہر بھی چھوٹی جو تکیں لگانی بہترین اور اس سے زیادہ  
 پانچ برس تک ایک ایک جو تک زیادہ کر سکتے ہیں اور اسے عضو پر جو ہمیشہ حرکت میں رہتا ہے  
 یا ایسے جگہ پر کہ جہاں دباؤ بخوبی نہیں پہنچ سکتا جو تکیں نہ لگا دین اور جہاں درجہ جلی جو بہت نازک  
 اور ڈھیلی ہو مثلاً ایک چشم اور قلفہ قصبہ پر نہ لگا دین کیونکہ اس سے سرخ باد یا ڈیا ہو جاتا ہے  
 اندیشہ ہے اور ایسے مقام پر جہاں وریدیں پہنچ جلد کے بکثرت ظاہر ہوں جو تکیں نہ لگا دین  
 اور خام مقام سو دش میں لگانے جو تکیں سے پرہیز کریں کیونکہ باعث خراش کے زیادتی سے زخم  
 کا اندیشہ ہے اور زہریلے زخموں کے گرد وہی نہ لگا دین اسلئے کہ اکثر دنگ جو کوئی ایک کرشل نہ پڑی  
 زخموں کے ہو جاتے ہیں اور جو تک برخلاف سینگی کے عضو کے گہرا پن سے خون کو کھینچتی ہے جبکی  
 نسبت بد چھوڑانے جو تک کے سیلان خون بکثرت ہوتا ہے یہاں تک کہ خبر سباب جبر الدم کے بند  
 نہیں ہوتا اور حاجت سے الشرط اس درجہ کو نہیں پہنچتی کہ نکات اور ناتواقی جسم میں لادے  
 اور حاجت بند کرنے کی پڑے اور امراض غریبہ جلدی مانند گنچ اور داد کی جو تک کے لگانے سے فائدہ  
 بہت ہوتا ہے اور جو تک ششام الشرط کی نسبت سے خون ناقص اور زائد کو زیادہ جذب کرتی ہے  
 اور ہر جو تک ہمیشہ سے ہمیشہ تک خون پیتی ہے لیکن اوس کے چھوڑانے کے بعد اوس جگہ کو  
 پانی گرم سے سینکین تو فی جو تک ڈوٹرہ تولہ خون نکل سکتا ہے اور اون بچوں میں جہاں خون  
 سطح جلد کی طرف تیز چلتا ہے یعنی خون تپلا اور رگ کے سطح سے قابل تراوش ہوتا ہے فی جو تک



ڈیڑھ یا دو تولہ شمار کیا گیا ہے اور شرائط جو مٹو کر مثل شرائط حجامت کے ہیں چنانچہ مہینے کی  
 وسط تاریخ میں لگا دین اور اول اور آخر مہینے کی تاریخ میں اونکے لگانے سے بہتر کر دین اور  
 اور سطح دکنی سامعہ کا مقصد کرنا یا چھوڑ دینا ضروریات سے ہے اور چونکہ غلیظ الراس اور رنگ  
 بن سرمئی سیاہ یا سبز اور بغین بال لا جردی لکھن اور شبیہ بارہا کی کھسک ہو یا وہ چونکہ کہ  
 پانی سو سے کپڑی لگی ہو استعمال میں نہ لا دین اور کچھ جیسے ہاٹم سمیت وار اور واقعہ صحتی  
 ہیں اور لگانا بالکھا موجب اور ام لوغشی اور زف الدم اور حدوث بخار اور قروح رقی کا  
 ہوتا ہے اور بہترین جو تک وہ ہے کہ پانی صاف و شیریں طبعیہ سے شکار کر دین اور رنگ  
 چونکہ بایل مہتری غالب اور دو لکھن میں ہر مال طبعی کے رنگ اور سپر پائی جا دین یا پہلو اسکے  
 گول اور رنگ کیلجی کے ہون مثل چھوٹی تلخ یا دنبالہ موش کے ہون اور پتلی چونکہ سر چوٹا  
 خواہ متوسط اور شکم سرخ پشت مہتر اور پانی جاری سے شکار کر دین بعد انان خون یکوے کا  
 سامنے کر دین تاکہ اس سے وہ جو نکلیں غذا پر کھیں اور وجیت اور بیل و شیرہ او سکی دین سے  
 پاک کر دین اور ایک دن او سکھو سو کھا کر دین اور لگانے سے پہلے آب شیریں میں ڈالیں تاکہ  
 سرخ حرکت میں آ دین بعد انان چنگک کپڑے سے اچھی طرح خشک کر لیں اور مقام محروق  
 دھو دین بعد اس کے لگا دین اگر عضو کو نہ پک دین تو نوشادر اور بوردہ اسے سے دھو دین اور  
 جگہ کو مل کر خوب سرخ کر دین یا خون جگہ پر پلین یا لکھا سا پتہ نوک نشتر سے کر دین تاکہ ہلکے  
 کو نباشت کے ساتھ چپٹیں جب خوب طرح بدن سے خون پلے چکیں اور بیت دیکھ چھٹی  
 رہیں اور چوٹانا چالیں اور انھوں نے چھوٹیں تو صرف ناک چھوٹا کر اتار دین بارہا کیا جائے کہ  
 جامہ گمان اور سفنج یا پشم شینہ پھر کر دین تاکہ جلدی سے گر پڑیں اور نہ بہت نہ سنجین  
 پھر او سکی گردن پر ایک لکڑی سے جھوکر خون کو بالکل نکال کر رتن میں کہ جس میں پانی اور

پہری ہو ڈال رکھیں کہ زندہ رہیں اور پہر کام میں آدین اور بعد ازاں اگر سنگینی سے  
 اوس جگہ کو چوسین تو بہتر ہے تاکہ وہاں سے تھوڑا اور خون جو جو ٹکونے کاٹے سو جمع ہو گا  
 ہے کھل جاوے اور جب تک خون ناقص اور فاسد اللون جو ٹکونے ڈنگون سے آتا ہے بند کر دیں  
 اور نیم کے سبز تھون کا بہر تہ بنا کر باندھیں کہ زخم منسل ہو نا پنا دیو اور خون اوس سے  
 بہتا رہے اور چونکہ پہلے روز جو ٹنگ کے لگانے سے بخوبی تنقیہ نہیں ہو نا بلکہ اور بھی سواد  
 اوس جگہ آتا ہے اسکو دوسرے دن بھی اونکا لگانا ضرور ہے کہ بقیہ سواد فاسد مقام  
 خارج ہو جاوے اور اکثر اوقات خون بہتا ڈنگ جو ٹکونہ کا از خود بند ہو جاتا ہے یا صرف  
 روئی لگانے سے مطلب حاصل ہوتا ہے اگر اس سے بند نہ ہو اور اوس کا بند کرنا ضروریات  
 سے ہو تو ایک چھوٹا کپڑا زخم کے بلر تہ تہ جا کر اوپر رکھ دیوین اور اوپر سے چوڑی پٹی  
 کے ساتھ باغ میں اگر یہ بھی عمل کار گر نہ ہو تو مالہ سوختہ خواہ راکہ یا چونہ یا سہکری  
 یا ملہی و چھوٹی سٹی یا دم الاخوین سفیدہ مردانگ وغیرہ جو جابات خون کی میں نشو  
 کر کے زخون پر چھڑک دیں بند ہو جائیگا اور زخون کو کہلا رکھیں کہ ہوا کے لگنے سے پیپ  
 نہ لادین اور خود خشک ہو جاوین اور صاحب معلوق کو لازم ہے کہ پہلے لگانے جو ٹکون کے  
 اعتبار یا بسہ مذکورہ الصدر وغیرہ سے سفوف بنا کر تیار کر رکھیں اور جو ٹنگ لگانے کے وقت  
 حسب حاجت کام میں لادین اگر ندایر محرمہ والا سے مطلب حاصل نہ ہو تو روئی یا صوف کی  
 چھوٹی چھوٹی گولیاں بنا کر ٹنگ پٹیل یا نا میٹریٹ اف سدر کے حق میں بگڑ کر دو چار لپٹے  
 زخون پر رکھیں اور دوا دین یا کاشک کی بہت بار بیک لوک بنا کر زخون کو سنہ میں دیوین  
 اور بعض اوقات بار بیک سوئی میں ریشم کی ڈور پرو کر زخم جو ٹنگ کے دونوں سرے پر چھار  
 ٹانگا لگانے میں اسلئے کہ جو ٹنگ کے تین دانت ہوتے ہیں اور اوس سے کاٹروہ خون

پتی ہے اور زخم اوس کا مثلث شکل ہوتا ہے۔

## ترکیب چہارم

مصطفیٰ خون اور ادرک و سیجان کو شکین دینے والی دو این جو فایم مقام قصد کے ہیں  
تخیر و تسخیر ہوتی ہیں اور اس قسم کی دوا دیکھا اثر اس طور پر ہوتا ہے کہ جب تک  
کہانے کے استعمال میں آتی ہیں خلاصہ ادرک کا وزن سو عروق کے جسم میں منجذب ہو  
دوران خون کے تمام جسم میں پھیل جاتا ہے اور کل بدن کی کٹیوں میں سرایت کر کے  
ادرک کو فعل کو زیادہ تحریک دیتا ہے جس سے رطوبات بکثرت پیدا ہوتی ہیں اب چند قہ  
مصطفیٰ خون کہ جسے استعمال سے خون کی تیزی اور سیجان اور کافضیہ اور مست ہو جاتا ہے  
بیان ہوتا ہے قسم اول جلاب کو بیان میں۔ اول اُن مذاہیر کا بیان ہوتا ہے  
جو قبل سہل کام میں لائی جاتی ہیں مین چار روز جلاب کے اول مرتبہ استیلا میر  
لا دین اور تعب و جماع اور احداث نفسانیہ قویہ وغیرہ امور محفہ سو احتراز کریں اور

اسی طور روز سہل اور بعد سہل یہاں تک کہ جسم اصلی حال پر آ جاوے محففات کو استعمال  
باز آوین اور سہل کے پہلے استعمال منفع کی جو مضاف غلبہ خلط کے ہو واجب جانیں۔

منفع صفر۔ کل بقیہ کل بلیو کاسنی سچ کاسنی عتاب ستائہ کل سیخ قسم بندی  
نہات سفید سب اجزا کو ملا کر شب بہر بائی میں بیکور کہیں علی الصبح بدون جوش ملا کر چھ  
نہات سے شیرین کر کے پلاوین اور صفر منفع کے بعد تین روز میں بچہ ہو جانا ہی شہر طیکہ خواہ

ہو ورنہ پانچ دن منفع صفر ہوتا ہے منفع بلغم کل بقیہ سو تیر منفی بادیان باور بخو یہ اصل  
بہر بادیشان اتھو لاسی شکوہ ادرک کا وزن کل کمرش کل نقد جلد اجزا رادویات شکوہ ملو فو  
نوشہ بندی آب میں شکر کہیں صبح کو وقت جوش خفیف و بکری صاف و چہان کر تیار کریں

نوشہ بندی آب میں شکر کہیں صبح کو وقت جوش خفیف و بکری صاف و چہان کر تیار کریں

گلاہند سے شیریں کر کے پلاوین اور بلغم و دن میں منضج پانی سے اور غلیظ بلغم و دقتین روز دریا  
 نین اور رقیق باخچ روز میں منضج پاکر لالین اخراج کے ہوتی ہے۔ منضج سودا۔ بلبلہ  
 اقیقون بے باج اسطو خود پس گل ہفتہ باور بخوبی کا دربان اصل السوس بقشر کا سنی  
 باوربان سببان نبات سفید سب اجزا کو ملا کر علی الرسم نقع کرین اور صبح کیوت چھا کر  
 نبات ڈاکر پلاوین اور سودا پندرہ روز میں منضج پاکر پختہ ہوتی ہے اور کبھی مقدم اور وخرین  
 بھی لائق اخراج ہوتی ہے اور غذا منضج کی دنوں میں مرض کی حالت میں مناسب مرض کے چا  
 لیکن صحت میں مرغی یا برفالہ کی آب گوشت بنا کر کھائیں مشویات و قلابا و بلجات وغیرہ  
 محفف غذا اور حواض و ملح و حریف و حفص و بقول و فواکہ کے استعمال سے احتراز کریں  
 مسہل کے فوائد ضروریہ جو شخص کہ معاً مسہل نہیں یا مسہلج ادسکی طبیعت ہو نا واقف  
 ہے قوی دوا ندیوین جیسا کہ امتحان دوا ضعیف مثل ہفتہ وغیرہ کے ساتھ نکرین بودہ  
 اور لڑکے اور ضعیف الاسعا اور گرم اور خشک مزاج والے کو حتی الامکان مسہل قوی ندیوین  
 اور مسہل پینے کے وقت مال کو بند کریں تاکہ مسہل کی بود سے طبیعت نفرت نہ کرے اور  
 نہ ہو جاوید و دنوں باز و مضبوط باندھیں اور خوشبو سو نکھیں اور لالہ پچی بود نہ کو  
 کہا بہ چا وین اور جیسا کہ مسہل عمل نکرے کچھ نہ کہائیں اور شروع عمل کے پہلے نیند معین  
 عمل مسہل کی ہوتی ہے بشرطیکہ دوا قوی ہو ورنہ خواہ بضعف عمل مسہل کی ہو لالان طبیعت  
 بہضم الدوا الضعیف عند النوم اور شروع عمل کے بعد نیند سے حرک کریں دوا مسہل  
 قوی ہو یا ضعیف اور شارب المسہل کو مسہل کے دن سردی سے بچا دیں خصوصاً مہدہ اوقیہ  
 کو گرم رکھیں اور جبکو مسہل کے بعد نے پاکر یا ہوتی ہو مناسب ہو کہ ادسکو قبل مسہل کے  
 دو روز تک تو اتروٹی کر لیں عیاز ان دوائی مسہل کی کہائیں اور بہر مقدمہ برہن سے

ثابت واجب التسمیم ہو گیا ہے کہ جرم دوا کا بدن میں نفوذ نہیں کرتا بلکہ وہ جرم فضلہ کی مانند معدہ اور امعاء میں رہتا ہے اور جذب مواد کا دوا کی نفوذ و قوت سے ہوتا ہے اسلئے اسباب میں ہر ایک حکماً و کراً وہ فی مختلف رائی ہو جب عقل خدا داد اپنی کے وہی ہے چنانچہ بعض محدثین کے نزدیک جو سہل کی دوا معدہ میں وارد ہوتی ہے فضول مافی المعدہ اور اسکی گرد و آلودگی دفع میں تخریک طبیعت کو دیتی ہے اور بعد خروج فضلات مذکور کے اعضا و مجاورہ وغیرہ سے جذب فضول ہوتے ہیں اور علیٰ ہذا القیاس جذب بعد جذب اعضا و عیدہ سے ہوتا ہے اور اسہال متواتر آتے ہیں اور بعض حکما کہتے ہیں کہ شرب سہل کے بعد اگر چہ اخذ مواد کا دوا کی جاذبہ قوت سے ہوتا ہے مگر اسکی شان نہ یہ ہے کہ پہلے مادہ رقیق کو جذب کرتی ہے اور بعد ازاں مختلف اجزاء کو کھینچتی ہے جیسا کہ سہل کے روز حال دستون کا دیکھا جاتا ہے اور بعض محققین کی تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ جذب مواد کا دوا کی اوس جاذبہ خاصیت سے ہوتا ہے کہ جو صانع حقیقی نے اوس بن عطا کی ہے مثل قوت جاذبہ قنطاریس کے جو آہن رہا ہوتی ہے اور اخذ اب اخلاط کا دوا کی قوت جاذبہ سے خواہ کس طرح ہو سکا کہ دوا کی راہ معدہ اور امعاء میں نہ گردش پاتا ہے مگر وہ اعضا کہ معدہ کے قریب اور اسکو ساتھ شد مجاورت کی رکھتے ہیں مواد انکا منافذ کے طریق بدون واسطت عروق کے اول میں نچتا ہوتا ہے بشرطیکہ عضو مخصوص کثیر المسام اور وسیع المنافذ رکھتا ہو جیسا کہ امراض ریہہ و ظاہر ہے لہذا شیخ رئیس لکھتا ہے کہ الاخلاط التي فی الرية فانها تجذب من طریق المجاورة الى المعدة والامعاء وان يسلك العروق اور حکما انخستان کو نزدیک ادویات مسہلات عمدہ دافع سوزش اور مضعفا تیزی اور یہی جان دوران خون کی ہوتی ہیں اور تمام فیض روتہ اور سہل دوا انٹرٹونکے سہل آبی رطوبت خون کے دستون کے راہ اخراج

پلے ہیں چنانچہ دوا و اسہل کی تاثیر سے شریک الاسعاد ہوتی ہے جسکے باعث اونکی کلیتوں سے  
 رطوبت بکثرت پیدا ہوتی ہے اور رجوع خون کا انٹرپون کی طرف زیادہ اور سیلان الدم  
 سوزش کی مقام کی طرف سبک ہو جاتا ہے اور اونکو استعمال سے رفع قبضیت اور جو دوا  
 دیجاتی ہیں سریع التأثير کہلاتی ہیں اور پھر عموماً سوزش اور مرض بہرہ منی اور  
 خاص کر دماغ کی امراض میں استعمال قوی سہلات کے مفید ہوتی ہے لیکن معالج کو چاہیے  
 کہ ایسے صاب سہل بن سکے تاہم الکاملاً تمامہ نکل جائے اور جملہ امراض کے ابتداء میں جلد کا  
 دینا جائز ہے مگر بعض حالتوں میں نفع کے عوض اندیشہ نقصان کا ہو مثلاً شکستہ استخوان  
 اور معدہ اور اسعاد اور اسکرغلان کی سوزش میں بائریوز جو کئی صورت میں ہوتا ہے  
 کے ساتھ دینا چاہیے کہ ایسے موقع میں بیمار کا بلا حرکت اور آرام سے لیٹا رہنا منظور ہے اور  
 سہلات کے دینے سے حرکات البدنی اور نفسانی لازم الوجود ہوتی ہیں جس سے انسان  
 کی جان کا ضرر مقصور ہے اگر حاجت قوی داعی ہے تو بلکی سہلات کا دینا ردی ہے اب سہلات  
 کے چند نفعات تحریر ہوتے ہیں حسب موقع اونکو استعمال سے فائدہ اٹھادین جو ارشاد شدہ  
 تنقبہ معدہ بلکہ کل بدن کے فضلات کو دفع کرتی ہے اور قبضیت کے رفع میں صاحب اسرار  
 صنعت - تربہ مقشر سفون کر کے روغن بادام سے چربا کرین زنجبیل نبات سفید سبکو  
 پس و جہا نکمر علی الیم معجون تیار کرین خوراک سورم علی الدوم استعمال میں لادین -  
 نسخہ دیگر غلیظ بلغم کو بدن کے گہرے مقام میں لگاتا ہے معدہ اور رحم اور دماغ کو بلغم سودا  
 پاک کرتا ہے مایئو لیا و خون و صرغ کو فائدہ دینا ہے اور کہا نسی کہنہ بلغمی اور درد سینہ کو  
 نافع ہے صنعت - تربہ سفید مقشر کوٹ و صاف کر بادام روغن سے چربا کرین زنجبیل  
 مصلحہ کثیرا غار بقون سفید پوست بلکہ کالی نبات سفید جلد دوا میں کو کوئین اور صاف کر  
 چھوڑ دے

بانی گرم کے ساتھ کہائیں۔ دیگر حب حب السلاطین، اخلاط ملکہ کو بدن سے نکالتی  
 ہیں خصوصاً بلغمی مزاج اور آنک کے مبتلا کو اکیر کے مشابہ تاثیر دکھاتی ہیں۔ صفت  
 مضر جال گوشت مدبر زنجبیل سیاہ مرچ کرسچوہ سبکو کوٹ چھانکر گلاب کو عوق میں تین روز تک  
 کہل کرین بعد ازاں سخود کے مقدار گولیاں بنا کر استعمال میں لادیں طریق تدبیر  
 حسب مطلق مقدار جال گوشت متفکر لکیر پارچہ کی پوٹی میں باندھیں اور گائے کے دودھ میں جو تیار  
 حصہ پانی اوس میں ملا لگیا ہو کھا دیوں اور نرم آگ پر پکا میں یہاں تک کہ دودھ مذکور  
 غلیظ ہو جاوے بعد ازاں گرم پانی سے دھو کر اندرونی پردہ اوس کا کھال دیوں اور دیو  
 سنا سب میں داخل کر کے استعمال میں لائیں اور بعد سہل کے دیکھیں اگر دوران بخون اپنی  
 اصلی حالت پر آگیا ہے تو بہتر ہی مطلوب ہے ورنہ چند روز تک یہ ادویات استعمال میں  
 لادیں نفوع حار و سرد اور پیوست جسمانی کو فائدہ کرتا ہے اور خون کے جوش اور اوکھلے  
 مٹھے ہوتا ہے خصوصاً بلاؤں و سندید الہر و اور سوکھ گرا اور حار فراجوئے واسطے تاثیر اکیر کی  
 رکھتا ہے صفت عذاب و لائی آلودہ آلودہ اکل بنفہ کل نیلو فر عرس مقبہ کشنہ کشنہ  
 کا سنی نیم کو فہ اگر شدت تشنگی کی شکایت ہے تو تر سندھی دالین اور رات کی وقت حسب  
 نوشیدی آب میں بگھر کہیں علی الصباح صاف و چھانکر نبات سے شیرین کر کے ملاوین۔  
 قسم دوم فکرو بیان میں جو معدہ کی حرکت میں مراد ہے جو جی متلا تالو تیارانی معدہ سب کی راہ و اجزا  
 پانچ میں اور بیار و بیار نڈل ہو جانے اور فیض کمزور تشنگی سے جلتی ہے اور جب فی ہونو لگتی ہے تب معدہ  
 کی گلیٹوں میں رطوبت پیدا ہوتی ہے جو ہمراہ تے معدہ رطوبت جگر کے باہر نکل آتی ہے و معدہ  
 صاف ہو جاتا ہے بسبب کثرت سے آئے ہے نبض پُر اور جگہ جلد جلتی ہے حرارت جسمی زیادہ  
 چہرہ و ماتہ خون سے پُر ہو جاتے ہیں اور بعد موقوف ہو جانے تے کے نبض کمزور اور رفتا

او سکی آہستگی سے ہوتی ہے یا سست و سست ہوتی ہے بعد از اچھو اور اوجھانی  
 جو بخوبی جذب ہو کر یا شیراچی دکھاتی ہے اور جلد امراض مزمنہ خصوصاً اسفل بدن کی بیماریوں  
 کو مفید ہوتی ہے چنانچہ سوزش کے شروع میں اسکو استعمال سے عمدہ فائدہ ہوتا ہے اور اکثر  
 بصارت کو تقویت دیتی ہے اور درد سر و دلچ و رخشہ و قروح گرہ اور سناہ و جذام و برص  
 و استسقا و برقان کو دور کرتی ہے اور بہترین ہے وہ ہوتی ہے کہ بے مشقت بدون درد  
 اور بغیر حرکت کے ہو اور جو شخص کہ عمدہ اور انتہائی یون اور سینہ بلکہ تمام اعضا و تنفس و نقل  
 میں مبتلا ہونے کے استعمال سے چٹ پٹ آرام پاتا ہے اور بعض صفاوی معدی اور بعض طبع  
 بلخی اور بعض دماغی امراض کو اس سے فائدہ ہوتا ہے مگر جو شخص کہ نحیف البدن اور سر میں  
 پھیپان اور دماغ کی بیماریوں میں مبتلا ہو تو اسکو استعمال سے باز آوے ورنہ ہتھکڑ  
 خون کا دماغ میں ہو جاوے گا جس سے نقصان جان کا تصور ہو یا وہ تنگ سینہ اور نفس نحیف  
 سے لبتا ہے یا نفث الدم اور سل اور سینہ کو آرام میں گرفتار ہے یا اس کا سینہ گوشت  
 سے حالی اور گروہن ہو تو دراز ہے یا شانوں کی ٹہنی ٹہری ہوئی دیکھائی دیتی ہے یا مریضہ  
 حمل کی حالت میں اور ضعف المعده اور قح کی مرض میں گرفتار ہے یا بیمار معادالقی  
 نہیں ہے یا کوئی عضو خون کے جریان میں مبتلا ہے تو فے کے دفع سے ضرر کمال پاتا ہے  
 اور گرم مزاج اور ضعف القوی خصوصاً خلو معدہ میں فے کے استعمال خطر اوٹھانا ہے مگر بلخی  
 مزاج یا مبتلا بارہ امراض کا خلو معدہ اور حمام و ریاضت کے بعد اسکو استعمال سے آرام  
 پاتا ہے اور جو شخص کہ معنادالقی نہیں حالانکہ اسکو فو کرنے کی ضرورت درپیش ہے چاہے کہ اسکو  
 پہلے قویہ و داند یون ضعیف سے آزمادین اور ایک دن قبل از فے ملین غذا محمود و الکھنوز  
 منفع الا خلاط مثل سوئ و مولی و شلغم کے تھے مگر کلا گو سفند و ماہی شور و نیز چرب و شیرین



غذا استعمال میں لاوین اور چند قدم چلاوین اور پانی کثرت سے پلاوین بعد ازاں مقبلاً  
 سو کہلا میں اور کدی آنکھوں پر اور ایک پارچہ نہ ملائیم سخت شکم پر باندھیں اور دونوں غلا  
 کو پیچ کر کپڑے پہنکی سے بکڑیں اور تے کرین مگر اکیدن میں مبالغہ نہ کرین بلکہ آہستگی کے  
 ساتھ دو روز میں متواتر کرین اور معادالغی کو ہمیشہ مہینو میں ایک دو دفعہ تے کرنی  
 مناسب ہے نہیں تو دوسری مہینو میں ضروریات سے ورنہ امراض مذکورہ میں مبتلا  
 گاگر ہر مہینو میں اسکے دن اور ساعات کو مختلف طور پر برتن اور جب گرمیوں کے دن بچا  
 اخلاط میں ہو دوسری متب حفظ صحت کی واسطے کرادیا کرین اور خریف کے فصل میں تے کرنا  
 سے کنارہ کرین کہ سورٹ بجا کر کہوٹی ہے اور تے کے بعد مانتہ اور سنہ فصل اور کیفیت حال کے  
 موافق گرم و سرد پانی سے دھوین اور آلو بجا واسطے عود مہندی نکھند و دال مسک  
 جو ارش عود زنجبیل و ہلبہ کامر باور سیب و ہبی کا پانی اور لالچی سباری لوگ دارچینی  
 وغیرہ دوائیں مقوی معدہ طبیعت اور فصل کے موافق چنانچہ صفراوی مزاج سرد و تر  
 ترشی مائل اور بھنی گرم و خشک دوائیں استعمال میں لاوے اور اگر تے کی دوا کھانے سے  
 تے نہوے اور ردی مایہ امراض طاری ہو جاوین تو فوراً حقنہ کرین اور شہد بکیر  
 پانی میں ڈالکر پلاوین اگر پسیوں میں درد شروع ہو تو بارہ لگا دین اور نیم گرم پانی کی  
 نمکید کرین اور اگر کثرت سے آنی شروع ہو جاوین اور بند نہ ہو دین تو بیمار کو فوراً نیند  
 میں لاوین بازو اور بندلی نہ دوسری باندھیں پیکہ کرین مانتہ اور پاؤں پر سرد پانی چھپن  
 اور انشیا و فافضہ کی شکم پر مالش کرین اور تے کی حاجات کھانے کو دیوین نسخہ قطع نے اور  
 نکین غشیان کی کرنا ہی صنعت زرد شک آنار دانہ سماق طباشیر کلینج البورجوسیت ہیر  
 جملہ اجزاء کو کوٹیں اور جہان رکھیں اور آب سیب یا سب کے ساتھ یا شراب کے ہمراہ قدر دوسرے

کے کہائیں نسخہ دیگر بلغمی اور سوداوی تھے کو بند کرنا ہے صنعت گل سرخ۔  
 عود مندی مصطکی سعد کونی سنبل الیب بودہ پوسٹ بیرون پسند واریجینی کوئی تک  
 فرسخک زبیرہ سیاہ زرد شک سفوف کرین اور دوزوم تک سکنجین کے ساتھ کہائیں اباجند  
 نسخات تھے اور تجربہ رسیدہ ذیل میں تحریر ہوتے ہیں استعمال میں لا دین محرب  
 سٹھٹائی رنگ جو نیر آب گندک اور حبس تیار ہوتا ہے خوراک ہ سرخ سے ہانک استعمال  
 میں آتا ہے مرکب دیگر محرب نار نارامیکن جو سرسہ سیاہ اور پس ماندہ عوق انگور سے  
 بنتا ہے خوراک نیم سرخ سے ایک تک دیا جاتا ہے مرکب دیگر محرب اپنی کی کو آنا جو شک  
 جڑ ملک برازیل سے آتی ہے ساتھ سرخ سے دس تک خوراک دی جاتی ہے اور چونکہ یہ جڑ  
 ہندوستان کے بازاروں میں نہیں ملتی لہذا اسکے بدلے اگر عدار کی جڑ استعمال میں  
 لا دین تو عمدہ فائدہ نکل آتا ہے اور عجب آب و غریب فوائد کہاتی ہے اور اگرچہ ضرر  
 رانی کو استعمال میں لانا تے آوروادون سے نہایت عمدہ محرب دوا ہے مگر ترکیب بنا کر استعمال  
 میں لانا افضل ترین دواؤں کی ہے لہذا چند نسخات اسکو حسب ذیل تحریر ہوتے ہیں علی بن  
 لا دین مصفی ادون اخاص کے واسطے جو کہا اہل نیکی بعد دو گھنٹہ پیچہ شحایت درد عمدہ کی  
 کرتے ہیں اور جب تک تے نہ کرین ماسی بے آب کی مانند بقاری میں رہیں اور جانور  
 نیم بیل کی مشابہ اور اوپر اوٹ پوٹ ہونے میں حص سفید رانی کچھ قدر کی لیکر نیم  
 کو فٹہ کرین اور مولیٰ میں بہر دیون اور شبانہ روز کے بعد مولیٰ مذکور کو ریزہ ریزہ  
 کرین اور سکنجین شہد والی میں رات و دن بہر کہیں بعد از ان سکنجین مذکور کو  
 جو شانہ ختم شبت اور لوبیا کے ساتھ پیون اور اسکو اوپر قدرے مولیٰ پر درودہ کہائیں  
 اور مکرر سے ہر استعمال میں لا دین مصفی دیگر یہ طبوبات بلغمی کو سہولت کے ساتھ نکالتی ہے

صنعت تخم مولیٰ اور بیاسنج راسی سفید مسلم ہر ایک حسب منشا پنچ کے پکڑین اور بانی پن  
چوش دین اور کینجین شہد والی ڈالکر پیوین اور بطریق مذکور نے کرپن - قسم سوم  
سیاہ کر بیان میں جسکو عربی زبان میں زہیق اور انگریزی مرکبوری اور منہ ہی بارہ  
کتنے میں یہ ایک محدثی قسم جو چین سے آتا ہے دوسرے درجہ میں سرد تیرہ میں تر  
اور بعض اطباء اسکی حدت اور قبض کے باعث گرم اور تر کے قایل ہیں اور اسکو دخان  
کے سونگھنے سے قوت شفا داتی اور دماغی قوت میں جاتی رہتی ہیں اور مرض فالج کے ہوتا  
البدیشہ ہو اور اسکی مالش اور لپ سے آتش کے دانے اور خارش کے مواد اور ٹکڑا گرج  
رطب اور قروح سابعہ دور ہو جاتے ہیں اور اسکو دھوئیں سے بھی فواید مذکور مقصور ہیں  
بشرطیکہ جلن و ناک و کان کو نہ پہنچو اور صفائی خون کے واسطی نہایت عمدہ دوا ہے اور باہر  
لگانے سے مصفے خون اور ٹھک الجلد ہوتا ہے اور بعض دفعہ اسکی حدت کے سبب جلد چاکر  
اکھا د اوس میں پڑ جاتا ہے اور اسکی تھوڑی مقدار کھانے سے غدود جاذبہ کی تحریک سے  
رطوبات خاصہ صغرا اور تھوک کثرت سے پیدا ہوتی ہے اور بعض دفعہ اسکو استعمال سے  
رسولی اور بڑی ہوئی گلٹیان اور استسقا کا پانچ با اور دو ہوتا ہے اور اسکی زیادہ  
مقدار کھانے سے نفخ کمزور مسوڑا پھول کر سُرخ ہو جاتا ہے گندہ دھن تھوک کثرت  
سے آتا ہے اور زخموں کے سبب گال و منہ کھجائی میں آخر کو مریض نہایت کمزور و نڈل  
ہو کر رہی ملک عدم کا ہوتا ہے اگر اسکو مرکبات کو دفع سوزش اور صفائی خون وغیرہ  
امراض کیواسطی کہلایا جائے تو اسکی احتیاطین خیال میں رکھیں چنانچہ مریض طاقتور  
اور مرض سخت مثل ذات الجنب وغیرہ امراض غشا و مدہونہ کر تھوڑی سی بجا دین اور مسوڑا  
ملاحظہ کرنے میں جب دیکھیں کہ وہ سُرخ یا پھول گئی ہیں تب اسکی استعمال سے باز آدین

اور کشنیز و لیمو و سماق کے جو شاذہ سو غزوہ کراوین بادہ شخص جو نہایت کمزور یا خازیری  
 مزاج رکھتا ہے یا مرض درجہ ردیہ کو پہنچ گئی ہے ہرگز استعمال میں نہ لادو اور غذا لطیفہ  
 بے ملک کہا میں اور جو شخص کہ ہر سال میں چند روز متواتر جبہ کے قدر پارہ خام کو کھائے  
 بعد از آن استعمال آب گوشت کی کرے صحت اور باہ و اضمہ کی تقویت کیواسطی خصوصاً  
 گرم مزاج میں بے نظیر ہے اب اس کے چند نجات مجرب تحریر ہوتے ہیں استعمال میں لادو  
 حب سیما ب آنک کے اقام اور قروح خبیثہ کو مایع ہر خازیر وغیرہ زخم و بواسطی  
 نہایت سفید ہے ص عاقرقرہ جاذبہ تر متصلکی گندہک گندہر بان ملبہ اجزاساوی  
 کبڑین اور پارہ گندہک کو علیحدہ کھل کرین بہانک کہ کھلی ہو کر کشتہ ہو جادو جہاز آن  
 سرکہ انگوری حب ضرورت قدری سنگ سیما فی دالکر اچھی طرح صلا یہ کرین اور جملہ ادویات  
 کوٹ و چھانکر قدری آرد گندم ملا کر دو ادا کورین آمیز کرین اور خوب کھل کرین یہاں تک  
 کہ گولی بنانے کے لائق ہو جادو حب بقدر زخم و بواسطی کرین خوراک تین عدد و صبح تین  
 شام استعمال میں لادوین اگر مٹہ جو سن کر آوے تو ترک کر دیوین نسخہ طلا مجرب آنک  
 کے اقام اور زخم خبیثہ کے واسطی بہ اکیر ہے ص گندہر متصلکی سیما ب ہر ایک ڈنبرہ درم  
 سکبہ صلا یہ کرین اور چربی کردہ نر قدری کھایت بگھلا کر ملائین اور فماد کرین مرہم سیما ب  
 آنک اور قروح خبیثہ وغیرہ زخموں کے دور کرنے میں صاحب اسرار ہے ص  
 سیما ب نیلہ تہہ سوختہ سیما ب سوختہ موم سفید روغن کاؤ موم دروغن کو کھچھی  
 میں آگ پر بگھلا کر آتار لین اور ادویات مذکورہ سفون کر کے اوس میں ڈال دیوین اور  
 خوب ملین یہاں تک کہ باریچھین نابو داوڑ بے معلوم ہو جادو استعمال میں لادوین اگر  
 نیلہ تہہ کے برابر مزاج بھی ملائین تو مناسب ہے مرکب کیا لؤل جو ملک اور پارہ سو

تیار ہوتا ہے ایک سسج کے مقدار نیم سسج افیون کے ساتھ ذات الجنب وغیرہ امراض  
 مذکورہ میں دیتی ہیں تاکہ اسہال کے سہارہ نکل نہ جاوے مرکب گری می پوڈر ملین دفع  
 صفرا مصفے خون باضم غذا دفع آتشک اور امراض الکبد اور بدہضمی اور خنازیر کو فائدہ  
 کرنا ہر ص <sup>۱۰</sup> پادہ کہہ یا مٹی چینی کے برتن میں اس قدر پسین کہ پارہ بچپن بے معلوم  
 ہو جاوے اور یگنی رنگ کر او <sup>۱۰</sup> خوراک ڈھائی سسج سو ۴ دم تک دی سکتی ہیں اور ڈیڑھ سو  
 کی مقدار میں چار چاول پارہ ہوتا ہے ہر سم سیاب مصفے خون دفع صفرا اور آتشک اور  
 جگر کے امراض میں ملائم جگہ مثل گوشہ ران و گبل کی جلد پر مالش کرتے ہیں اور اس  
 ترکیب کو بارہ خون میں منجذب ہو کر جسم کی تمام گٹھیاں میں سرایت کر جاتا ہے صنعت  
 سیاب چربی گروہ دُنبہ چربی گروہ گوسفند سبکو ملا کر خوب ملین یہاں تک کہ سیاب لفظ نہ آوے  
 خوراک ایک سسج سے ڈھائی سسج تک استعمال میں لاوین اور کبھی بارہ کے استعمال  
 سے بدن کی اجزا میں شقاق اور زخم پڑ جاتے ہیں جو بڑوں میں سو جن اور دروہوتے  
 سے اور کل جسم کی گٹھیاں پہ لکڑی کے طور پر نمودار ہو جاتی ہیں اور انکا گھاؤ  
 دیر میں اچھا ہوتا ہے علاج حب القطن کی ایک انار شیرہ میں کچھ بزرگ کاچی کلمیں اور  
 دھاف کر تین دن پیوین و دیگر پوست درخت پیلہ لار بانی انار میں ملا کر جوش  
 دیوین چند انکہ نصف بنار بنکر اڑ جاوے بعد ان آن انار میں اور شیر گرم کے ساتھ  
 ہاتھ پازن کو دے دین کہ یہ کھائے ان دو خون ترکیبوں سے جو ادب مذکور ہوئی ہیں سیاب  
 خوراک بول کی راہ سے نکل جاتا ہے اور شفا کلی پاتا ہے قسم چہارم اعدا اور سکو  
<sup>۱۰</sup> اور غاریسی سہ اور رومی کو خلق اور یونانی طمطاوس اور  
 سریانی صدید اور انگریز آئینی سوئی بولتے ہیں اور یہ معدنی قسم مختلف دلائل سے

آتا ہے دویم درجہ میں سرد سویم میں خشک اور رطوبات زائدہ اور مرض اسہال کیوہے  
 مجفف اور قابض ہے اعصاب اور باصرہ کی تقویت اور حفظ صحت چشم کے لئے بے نظیر ہے  
 اور اکھون کی گرمی اور اونکو زخموں کی رطوبت اسکے استعمال سے دور ہو جاتی ہے  
 جلن اور التهاب خاصکے پیپرا اور اوکی مجاری ہوا و خضیتین و پستان و وجع مفاصل کے  
 شدید جلن وغیرہ امراض کو دفع کرنے کے واسطے نہایت عجیب تاثیر کی کہلاتا ہے  
 کیونکہ اسکے کھانے سے جسم کی گرمی و طاقت اور دل و شراہین کی قوت اور دوران  
 خون کی تیزی گھٹ جاتی ہے اور سرخ کیسے تبدیل پا جاتے ہیں اور گردن خون کی  
 دہیمی ہونے کے باعث خود فعل مقام محترق کا کم ہو جاتا ہے اور سفید کیسوں کی چسبیدگی  
 و لزوجت منع ہوتی ہے مگر پیش اور معده و امعاء کی جلن میں اسکو استعمال سے سہرا  
 ضرور نقصان ہوتا ہے اور جب کبھی اس کا عمل و ماغ کے آٹھوین جوڑی پر جبکہ عصبہ شکر  
 کہتے ہیں ہوتا ہے تب اسکو اثر سے معده متاثر ہو کر غثیان مٹے لاتا ہے اور انکو عمل سے  
 پیپرا معمول ہو کر مواد زیرش کے زیادہ بہا نا ہے لہذا اسکا استعمال اسطوریہ چاہیے  
 کہ جس شخص وغیرہ کی علامات پیدا ہو دیں اس لحاظ سے اسکو ہمراہ انیون یا سوڈا و اثر  
 یا چند قطرہ نیز اب تک کے ملا کر کھلا دیں اور یاد رہے کہ اسکو استعمال کی برداشت حالت  
 جلن میں بہ نسبت صحت کے اور ولایت کے لوگوں کو بہ نسبت ہولندین کے زیادہ  
 ہوتی ہے اور جس قدر جلن شدید ہو اوسی قدر اوسکی برداشت زیادہ رہتی ہے جو  
 نشان وقت نہین ہوتی اور اسطرح برداشت دوسری ادویات کی مرض میں صحت  
 کی نسبت زیادہ ہوتی ہے جیسا کہ بخار میں کونین اور جوڑوں کی درد اور زچہ کے بخار میں  
 انیون اور کرنا زمین بھناک یعنی مشہ تبلیا اور نقرس میں سورنجان اور اختناق الرحم

میں جو این خراسانی کہہ دیتی ہے اور خصوصاً بعض مزاج کو سرسبز یاہ کو استعمال سے پستی و ناتوانی  
 زیادہ ہوتی ہے اسکو ایسے اشخاص کو ہوشیاری سے دیویں اور امتدائیں اسکی بردبار  
 کم اور جزد و دفعہ دینے سے موجب عادت ہو جانے کے برداشت او سکی زیادہ ہو جاتی ہے  
 اور بعض اوقات اسکو قصد کے بعد کیا نوبل افیون کے ہمراہ استعمال کرنے میں کو اثر نہ  
 قائم رہے کیونکہ اس کے استعمال سے حرکت قلب دہیمی اور دوران خون سست ہو جاتا ہے  
 اور اگر سرسبز کو مرید و ڈیون کے گوہر بنات سفید کے ساتھ برتین تو شکبوری اور بریار  
 چشم کے واسطے بہت مفید ہوتا ہے اور رسوت اور سماق کے ساتھ آنکھوں کے لہو  
 اور اسکی کچلی کے واسطے نہایت مجرب ہے اور اسکو دہنیاں تازہ اور نار چوکا کے  
 پانی میں گیس کر آنکھوں اور کانوں میں چکانا انکی پیوے اور پتھیاں کو نافع اور طاف  
 ہوتا ہے اور خون کا بہنا خواہ کسی جگہ سے ہو اسکی چھڑک نے سے رک جاتا ہے اور  
 اسکی بنی سے اور ارجین اور مقعد کی گہاؤں کو فائدہ ہوتا ہے اور انکی چھڑکنے سے طبقہ قریب  
 جسم اور آرتھریس اور آند و غیرہ اعضا اگر گہاؤں کو زخم بہرنے کے باب میں عمدہ  
 فائدہ سریع النثیر ہوتا ہے ہر کب ٹارٹار ایٹمیک جو سرسبز یاہ اور پس ماندہ جو  
 انگور سے تیار ہوتا ہے اور اسکو مختلف فوائد خوراک کے مختلف مقدار سے ہوتے ہیں  
 چنانچہ جبہ دانی خفائش کو مقدار کھانی جلد و جگر و عنق الطحال کی رطوبتیں زیادہ پیدا  
 ہوتی ہیں۔ بلغم اور التهاب کے متورمی مادہ کو نکالتا ہے پسینہ آتا ہے اور ایک چاول کے  
 مقدار کھانے سے دو اکاثر زیادہ ہوتا ہے بنفن سست و کمزور طبی ہے جی متلا تاؤ  
 خواہش طعام کی جانی رہتی ہے اور ڈیڑھ سونج کے استعمال سے مریض تے اور سہا کے  
 ساتھ راہی ملک عدم کا ہوتا ہے اراض سیز اور گلا اور جوڑوں کے پرانی یار یونیہ

انار کے طور اسکو باہر لگاتے ہیں اور دوران خون کے کمزور کرنے کو ناصکر التہاب کو مستحب  
 امراض میں اس کو کراتے ہیں اور وضع حمل میں اسکو استعمال سے فم رحم کو ڈھیلہ  
 کرتے ہیں اور بخاروں میں کہلا کر پسینہ لانے میں قسم پنچم عشبہ کو بیان میں اسکو  
 انگیزی زبان میں سار سا پریلا رومی سرستہ کہتے ہیں اور تمبر سے درجہ میں گرم خشک  
 ہوتا ہے اور ہم درخت امریکہ کے ٹالو میں پیدا ہوتا ہے اور جڑ اسکی اکثر استعمال میں  
 آتی ہے اور ۱۸-۱۹ انچ کے قریب لمبی بے بو ذالقیض و تیز کبیدہ عاقدار ہوتی ہے اور رنگ  
 بیورہ امیل بسرخ اور اسپر بہت سی باریک باریک جڑیں لگی ہوتی ہیں بلخی اور سوکڑا  
 امراض کیواسطی اس کا فائدہ بموجب مخالف کیفیت کے ظاہر ہے بعض اوقات صفراوی  
 اور دموئی مزاج کیواسطی نافع ہے اور فواید اسکو بعض امراض خاصکر آتشک وغیرہ میں  
 جو بچپنی کے قایم مقام بلکہ اوس سے بھی بہتر ہیں اور ضرر اس کا جملہ امراض عارہ میں  
 اس کے نفع سے زیادہ ہے مصغی خون اور مقوی معدہ اور آتشک کو دوسری درجہ میں  
 خواہ تنہا خواہ اور دواؤ کو ہمراہ نہایت مفید پڑتا ہے اور جوڑ دکنی پڑانی درد و نفوس  
 و صوق النساء میں منوم اور معرق ادویات کے ساتھ بہت مفید ہوتا ہے کمزوری کی اور  
 اور پڑانے و نملیوں میں کہ جب ان سے بہت زیادہ مواد جاری ہو ہم دوا فائدہ مند  
 ہے اگر تو لعشہ آدھہ سیرانی میں جویش دیون جب پاؤ ہر مانی رہی شب شیرین  
 کر کے بلا دین۔ دما اور پانی کہانسی اور استقا اور عشہ اور ڈھیلہ پڑ جانے بدن  
 اور منہ کے ٹہرا ہو جانے میں عجایب صورت تاثیر کی دیکھا جاتا ہے اور نکودفع کرنے کے  
 یا بت بے نظیر ہے اور اسکی جی سے مدر حیض اور سقط جنین ہوتا ہے اور گلاب کے ساتھ کیم  
 لیب کرنا دروکی نکسین اور اورام کی تحلیل ہوتی ہے اور عکال الطبع کے سبب اسکی



سب کرنا سفید و در استعمال کے دنوں میں اغراض شہوانیہ اور تحت حرکات بدنہ اور مباشرتاً اور بوسہ اور  
 اشیا رترش سے پرہیز کریں اور اب چند نشجات مجرب تحریر ہوتے ہیں محل مادی کو مستطاب  
 استعمال میں لا دین جو شانہ عشیہ پانی شیرین میں گھنٹہ تک بہگو کر بند برتن میں  
 جوش دیوین جب ایک ٹلٹ صد گھٹ جاوے تب سرد کر کے چنانچہ لین خوراک ۴۰ تولد سے  
 آدھا باونک دیوین ایضاً صفی صفا خاک صر جو آتشک کے سبب سے بھیاں خون  
 وغیرہ ہی پایا جاوے سفید ہوتا ہے گل عشیہ گل بنلو ذر عتاب ولا سنی ستریک تسفاح شہانہ  
 آٹو بخار اتر مندی تلیک زبو برگ تسنا عشیہ ہندی بوئی اکتھین نبات علی الرسم  
 جوش مذکر کے چند روز تک استعمال میں لا دین اگر اس میں چند عدد بادام پیڑ کے وقت  
 ڈال لین تو بہتر ہے صفوف جو روکھی درد کو نہایت مفید ہے عشیہ نبات سفید سبکو سفوف  
 کے طور پر بنا کر بوتل میں رکھ کر چوڑی خوراک ۴۰ تولد علی الصبح کہا میں معجون عشیہ  
 وردین اور امراض بلغمیہ اور ضعف معدہ اور ضعف قوت فاضلہ اور کم شہارہ جو رطوبان کو سبب  
 ہوتی ہیں اون کو نہایت مفید مجرب ہے صنعت عشیہ چاہہ متقال سلجہ دار چینی ہر ایک  
 پانچ متقال سو نمٹہ لڑنگ الا جو دائہ کبیرہ ایک نین متقال عمل خالص آثار علی الرسم تیار کریں  
 خوراک ۴۰ تولد عرق گلاب وغیرہ عرق مناسبہ کو ساتھ کہا میں اسطیور معرفات اور بد رات مثل  
 شورہ فالسہ ولیمو کر شربت وغیرہ ٹکین و ترش و مہد و دیات خون کے رفیق اور صاف کنگر  
 نہایت عمدہ سفید ہوتی ہیں کیونکہ انکو استعمال خواہ و سم دار مادی پیٹاب و پسینہ کی راہ اخراج  
 پانی میں جان اور گرمی جسم کی کم ہو جاتی ہے دوران خون پر صورت ٹکین کی چھا جاتی  
 قسم ششم عیش کے بیان میں انگریزی زبان میں کوٹا ٹھ ہندی جھپناک یا میٹھا  
 تیلیہ کہتے ہیں اور ہندوستان میں کثرت کو ساتھ پیدا ہوتا ہے چارم درجہ میں گرم و

ہے اعصاب اور باہ کی تقویت میں بے نظیر ہے اور شیخ امراض بارہ رطبہ خاصہ جو درد کے  
 علامات میں شامل ہیں مفید پڑتے ہیں انتہا بار اور سویش کے دفع میں عجیب مریخ انسانہ  
 مشابہ اکثر کے دیکھا تھے اسکو گرازا اور ملتہب امراض میں بکثرت برتا جاتا ہے ورج مفاصل اور  
 درد اعصاب خصوصاً شقیقہ اور درد اعصاب اس طرح ہوجاتی ہیں سحدہ کی شدید درد جو اسکو  
 برسوں تک کوئی اور دوا کارگر نہ ہوئی ہو اخیر کو اسکو کہانے سے بالکل آرام آجاتا ہے اور  
 بعض حکما کہتے ہیں کہ اگر اسکو بد وقت اور برابر حال میں استعمال کیا جاوے تو نقص و جو تک  
 وغیرہ کی حاجت نہیں رہتی کیونکہ یہ دوا فعل اعصاب اور خون کے فساد کو کم اور اسکو عمل کو  
 بہت وسعت کرتی ہے لیکن بہت احتیاط یہ ہے کہ بدون مدبر کرنے کے اسکو نہ برتن کیونکہ یہ  
 دوا قوی طاقت اور سمیاتیات کے قسم سے ہے اور اسکو استعمال کے دلوں میں جو ضرات و دنیاں  
 و بقولات و اشیا و افغانہ و مجامعت وغیرہ حرکات تعب سے پہلے کر بن طریق تدبیر چاہیے  
 میٹھا تیلیہ کو لیکر پوٹلی میں باندھ کر چرب آب منڈیا میں لٹکا دیں اور دو گھنٹہ تک جوش و بولیں  
 بعد ازاں سوکھا کر استعمال میں لا دیں جب مجرب ملنی اور مرکب بخاروں کو دور کرنے میں  
 و ہذا م و داء الحی و ہر ص و ہن و غیرہ ملتہب مریضوں میں مفید پڑتی ہیں ص بارہ و گندہ  
 اندر اور پتھانک مدبر دستور کے جج ہیکل زرد پوسٹ بلیڈ آئرن پمپل سیاہ مچ تر نالی درنی  
 پہلے بارہ و گندہ ہلا کر کھل کر بن یہاں تک کہ پھین بارہ بالکل نابود ہو جاوے بعد ازاں جلا دوا  
 میکروٹین اور بانی ہنگہ کے ساتھ کھل کر کے گولی مقدار سیاہ مچ کے باندھیں خوراک ایک  
 حب یا زیادہ حسب برداشت طبیعت اور بخار و ہن و ہنات سفید کے ساتھ اد پیمش و اسہال و خور  
 امراض میں نہایت شہد کے ساتھ کھائیں و گیکر مجرب میٹھا تیلیہ سفوف کمر کے ریکی فاسٹا پٹر  
 شراب میں دم گھنٹہ بہر ہنگو رکھیں بعد ازاں مقطر کے استعمال میں لا دیں خوراک ۱۰ پوند  
 عرق مالش مجرب عصبی درد اور وج مفاصل کیو اسطہ نہایت مفید ہے ص میٹھا تیلیہ شنگاؤ

سفون کر کے اسپرٹ شراب میں ۳۰ روز تک ہلکے رکھیں بعد ازاں صاف نظر کر کے استعمال میں لائے۔

۹۲۱۸

۵۶ ج

مقام

قطعہ تاریخ

۷۲

از نتائج طبع نازک خیال ناشر سپہال ملک اشعار غنوی مفتی غلام سرور صاحب لاہوری۔

جب حکیم احمد علی نے گردیا سرور رقم بدینہایت خوشنما رنگین مقالہ تصدک

مصرعہ تاریخ فرمایا سرور شغیب نے اچھا نسخہ احمدی جید سیار تصدک

قطعہ تاریخ



از نتائج طبع ناشر نشر و لیدیر ناظم نظم بے نظیر فصیح الغصا اردہن رسا موبہی اکرم بخش صاحب

مدرس اول گورنمنٹ بربچ سکول دہلی دروازہ لاہور

چونکہ احمد علی حکیم طیب نے کرد اسجاد میں مقالہ تصدک

بہر تاریخ او سرور شغیب نے شمع دانش این سالہ تصدک

استہار

شنا یقین و ناظرین اس رسالہ کو اطلاع ہو کہ جن صاحبان دور و نزدیک کو خریدار رسالہ

موصوف کا منظور ہو بار سال قیمت ۸۰ محصل ڈاک ارکل ۹۰ بذریعہ ٹڈاک طلب فرمائیں

جو چاہیں اس حلیہ سوز یادہ خریداری فرمائیں اگر وہ عطا کی تخفیف کجا و گیا کیم ماہ ستمبر ۱۹۸۷ء

العبد العبد لاہور دہلی دروازہ متصل کو توالی کو چہ کوٹھی الزان

منفق و مکرم بندہ باؤگندامل صاحب کپور پور بیرویم سید کل سکول لاہور نے اس رسالہ کی

تقدیر اور تالیف میں اس قدر امداد فرمائی ہے کہ شکر یہ اذکار علم و زبان سے باہر ہے

اعلان ایک سہ ماہی جرائد کوٹھی میں جمع ہوری جوائت الدنالی بہت حد تک کجا و گیا۔ احمد علی حکیم









